تیرا پیار میری جنت

ازقلم انوشہ ملک

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

Visit website For More Novels

www.urdunovelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

چلو یار کینٹین پر چلتے ہیں مجھے بہت بھوک لگی ہے "ردا بیل بجتے ہی کتابیں ایک طرف رکھتی اٹھ کھڑی ہوئ..

تجھے کب بھوک نہیں لگتی موٹی "اجالہ نے ردا کی بیچینی دیکھ کر کہا تو وہ جھنجھلا گئ..

ہاں تو .....میں کھاتے پیتے گھرانے سے ہوں "ردا نے فخریہ انداز میں بال جھٹکے" تو اجالہ نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے طنز کیا "ہمم کچھ زیادہ ہی کھاتے پیتے "اجالا نے ہر لفظ پر زور دیا" ..اچھاااا بس ... حد ہے ....اب چپ چاپ چلو نیچے تم دونوں کی لڑائ میں لنچ ٹائم ختم ہو جائے گا "اس بار ماہا نے جھنجھلا کر کہا تو وہ دونوں خاموشی سے اس کے ساتھ چلتیں کیفی ٹیریا آگئیں اور اپنا اپنا لنچ لیئے وہیں پڑی کرسیوں پر آبیٹھیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا شہریار کا کیا بنا؟ ...تیری کوئ بات ہوئ اس سے "اجالہ نے سینڈوچ کھاتے ہوئے پوچھا---

نہیں یار وہ تو کافی دنوں سے ہمارے گھر ہی نہیں آیا۔۔۔ تمہیں تو پتا ہے تائ کا وہ ہی نہیں چاہتیں کہ وہ زیادہ ہمارے گھر آئے "اس نے خفگی سے سر جھٹکا ..سنا ہے کہ وہ ایم.فل کرنے امریکہ جا رہا ہے "وہ کسی سوچ میں ڈوب گئ"

اللہ ہدایت دے تمہاری تائ کو پتا نہیں اتنا غرور لے کہ کہاں جائیں گی "اجالا نے خفگی سے کہا

ویسے اگر شہریار نے امریکہ میں کسی سے شادی کر لی تو؟؟ "ردا جو کچھ دیر پہلے" کھانے میں ایسی مگن تھی کہ آس پاس کا ہوش نہیں تھا اچانک بولی تو ان دونوں نے اسے گھورا "میں پہلے خاصی ٹینشن میں ہوں تو مجھے اور ڈرا رہی ہے "ماہا نے اس کی بازو پر چپت لگاۓ

اچھا چلو جلدی کرو وہ دیکھو آرہی ہے ہٹلر کی آخری نشانی "اجالہ اپنا لنچ ختم کرتی سامنے سے آتی ہوئی میڈم کی طرف اشارہ کرتی بولی تو وہ تینوں کلاس کی طرف چل دیں--- "روز قیامت میں ہٹلر سے یہ ضرور پوچھوں گی کہ اپنی آخری نشانی ہمارے لیئے ہی کیوں چھوڑ گیا تھا "ردا نے غصے سے تیز تیز چلتے ہوئے کہا جو بیچاری ابھی سموسے چٹ کرنے کے بعد کینٹین پر کھڑی چپس لے رہی تھی کیونکہ بھوک صرف دو سموسوں سے کہاں ختم ہوتی تھی اور میڈم نگہت نے چیز لیے بغیر اسے کلاس میں بھیج دیا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

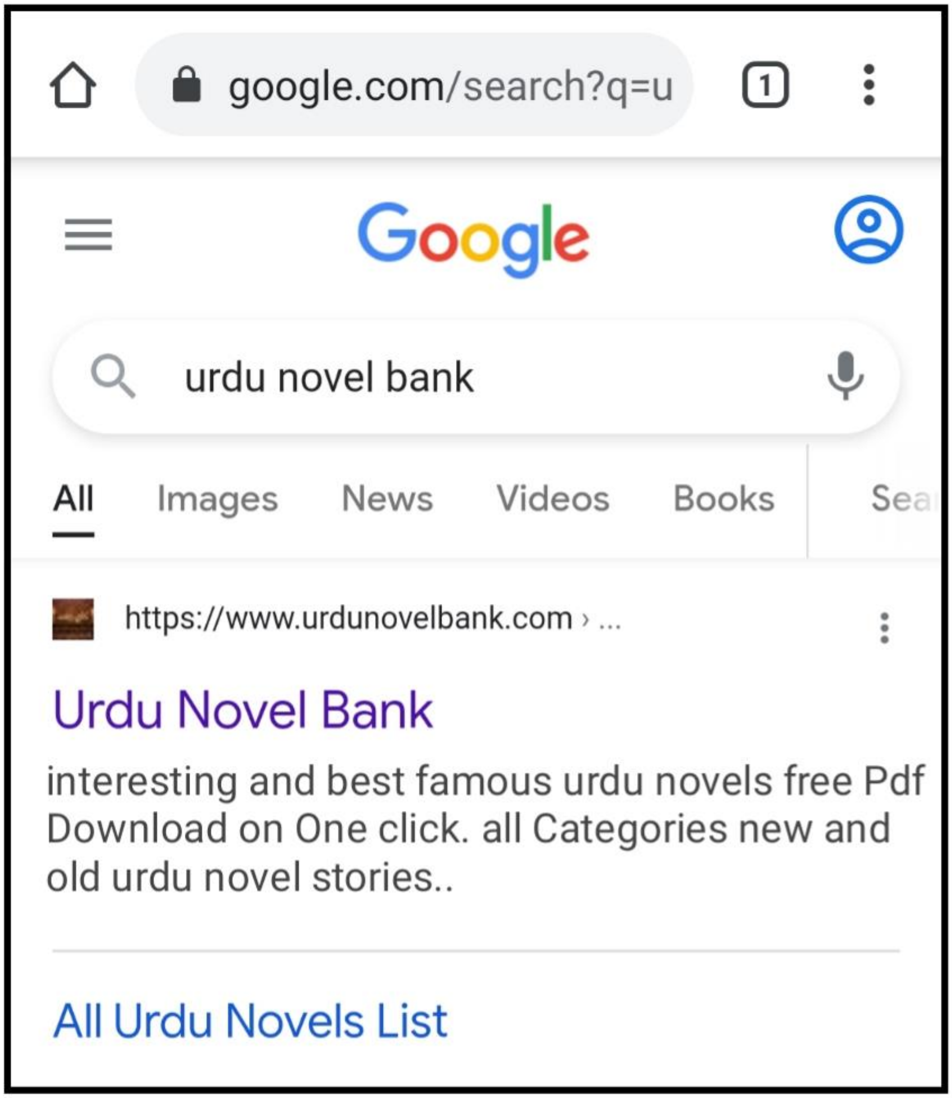

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

اٹھ جا لڑکی مغرب ہونے والی ہے--- اب اٹھ بھی جب سے آئ ہے سو رہی" ہے-- مجال ہے جو ماں سے اتنا بھی پوچھ لے کہ کوئ کام ہے تو بتائیں کہیں سچ میں کام نہ کرنا پڑ جائے اس نواب زادی کو-- جب گھر سنبھالنا پڑے گا تب ساری نیندیں اڑ جائیں گی لکھ لو بیٹا "ثمینہ بیگم کمرے میں پھیلے کپڑے, جوتے اور کتابیں سمیٹتے ہوئے ماہا پر چلا رہی تھیں

مما اٹھ گئ ہوں اب بس بھی کر دیں پلیز "ماہا تیزی سے اٹھ بیٹھی اور دونوں" ہاتھوں سے اپنے ریشمی لمبے بالوں کا جوڑا بنانے لگی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

چل اب اٹھ نماز پڑھ کے کچن میں میرے ساتھ کام کرا "ثمینہ بیگم نے الماری" "کا پٹ بند کرتے ہوئے کہا--- "تو میں پڑھوں گی کب؟

ہاں بس کام کا کہتے جاؤ تو پڑھائ یاد آجاتی ہے ورنہ سارا سال پڑھائ کا خیال" نہیں آتا "ماہا کی بات پر وہ غصہ کرتیں کمرے سے نکل گئیں۔۔ ماہا نے ایک نظر کمرے میں گھمائ جو چڑیا گھر سے واپس کمرے میں تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئ اٹھ کر باتھ روم گھس گئ اسے اپنی مما کا بھی احساس تھا وہ سارا دن کام کرتی تھیں لیکن وہ بیچاری بھی مجبور تھی کام کا سنتے ہی اس کے پیٹ میں درد اٹھتا تھا

نماز کے بعد مما کے ساتھ مشکل سے تھوڑا بہت کام کرایا اور پھر بہن بھائ کہ ساتھ ٹی وی کے سامنے جم گئ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اس کی ایک چھوٹی بہن نور جو اس سے دو سال ہی چھوٹی تھی اور پھر ایک ہی بھائ تھا حارث۔۔

وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی تھی جس میں ماں باپ اپنے بچوں کا مستقبل بنانے میں دن رات ایک کر دیتے ہیں اور عارف صاحب اور ثمینہ بیگم بھی اپنے تینوں بچوں کیلیۓ یہی کر رہے تھے عارف صاحب ایک چھوٹی کمپنی میں ملازمت کرتے تھے

ماہا ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی اپنی سہیلیوں اور کزنوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اس بات کو تو سب مانتے تھے سوائے اس کی اکلوتی تائ اور ان کی دو مغرور بیٹیوں کے انھیں خوش فہمی تھی کہ وہ زیادہ خوبصورت اور ماڈرن ہیں اور سب سے بڑی "غلط فہمی "یہ تھی کہ اگر وہ جینز اور شرٹس پہنیں گی تو وہ کافی حسین لگیں گی مگر یہ غلط فہمی ہی تھی-- ان کی نسبت ماہا مشرقی لباس میں سر پر دوپٹہ اوڑھے ہی سب کی نظروں کو اپنی طرف کھینچ لینے میں مہارت رکھتی تھی لیکن وہ کبھی بھی کسی کی توجہ کی طلبگار نہیں رہی تھی--- بس ایک شخص تھا جس سے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بچپن سے اچھی دوستی رہی تھی-- وہ جو ہر وقت ماہا کے ساتھ ساتھ رہتا اسکی ہر بات پوری کر دیتا ماہا کی دوستی اجالہ اور ردا سے بہت بعد میں ہوئ تھی لیکن شہریار عابد اسکے تایا زاد سے دوستی بہت پرانی تھی اور یہ دوستی کب پسند میں بدلی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا--

نا جانے یہ کب اور کیسے ہوا تھا مگر شہریار اسے اچھا لگتا تھا یا شاید محبت ہوگئ تھی لیکن وہ اظہار نہیں کر سکتی تھی اسے گمان ہوتا کہ وہ بھی اس کے بارے میں وہی جزبات رکھتا ہے مگر وہ یقین نہ کرتی تھی کیونکہ یہ گمان ہی تھا-- اس کی باتوں اور دعاؤں میں ہمیشہ وہی ہوتا تھا-- اجالہ اور ردا بھی ماہا کی پسند سے واقف تھیں اور دوستوں کی ایک عادت ہوتی ہے کہ انہیں آپکی پسند کا اندازہ ہو جائے تو بس آپکی خیر نہیں بار بار یاد دلا دلا کر اس پسند کو پکا ہی کر دیتے ہیں اور ماہا کو اسی بات سے چڑ تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"آخر وہ دن آہی گیا جس کا ان سب کو شدت سے انتظار تھا "وہ دیکھو آگئے پاپا
حارث نے اس طرف اشارہ کیا جہاں سے عارف صاحب سوٹ کیس گھسیٹتے انہی کی
طرف آرہے تھے

وہ آدھ ماہ بعد عمرہ سے واپس آرہے تھے وہ تینوں بھاگ کر انہیں لپٹ گئے ان
کے بڑے بھائی عابد صاحب بھی اپنے بیٹے شہریار کے ساتھ وہیں ائیرپورٹ پر
موجود تھے "کیسے ہو میرے بھائی ....بہت بہت مبارک ہو اللہ قبول و منظور
فرمائے "انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو گلے لگایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

''گھر پہنچنے کہ بعد سب کیلیئے چائے کا انتظام کیا گیا ''شہریار تم امریکہ جا رہے ہو؟ ماہا نے خود سے تھوڑا فاصلے پہ بیٹھے شہریار سے پوچھا ''ہاں یار لگلے ماہ کے آخر تک جا رہا ہوں ''اس نے چائے کا گھونٹ اپنے اندر اتار کر کہا تو ماہا کا منہ لٹک گیا ''پھر واپس کب آؤ گے ؟ ''اس نے کسی امید کے تحت پوچھا میں تو وہیں سیٹل ہو جاؤں گا ویسے بھی پاکستان میں رکھا کیا ہے ''اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے جو ماہا کچھ دیر پہلے اداس تھی اب تو جیسے اس کے دل پر کسی نے بوجھ ڈال دیا تھا وہ بالکل خاموش سی ہوگئ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

عارف میں دو دن کیلیئے اسلام آباد جا رہا ہوں وہاں سے آجاؤں تو تم سب میرے گھر ضرور آنا ''عابد صاحب نے جاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور ان کا بیٹا چلے گئے

رات کو وہ تینوں اپنے پاپا کے اردگرد بیٹھے تھے عارف صاحب انہیں ان کیلیئے لائے گئے تحائف تھما رہے تھے ان کے چہروں پر خوشی واضح تھی "تھینک یو سو مچ پاپا" ان تینوں نے یک زبان ہو کر کہا "ارے میرے بچوں کو پسند آیا میرے لیئے یہی کافی ہے تھینک یو کی ضرورت نہیں "انھوں نے اپنے جان کے ٹکڑوں کو اپنے ساتھ لگایا

چلو اب تینوں اپنے کمرے میں جا کر سو جاؤ اور پاپا کو بھی ریسٹ کرنے دو "ثمینہ بیگم کے کہتے ہی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئے کیونکہ سارا دن عارف صاحب سے ملنے مہمان آتے رہے تھے تو سب گھر والے خاصے تھکے ہوئے تھے نور اور حارث تو فوراً ہی سو گئے لیکن اس کی نیند کہیں نہیں تھی "وہ مجھ سے دور جا رہا ہے .....میں نے اللہ میاں سے کتنی دعائیں کی تھیں ایک تو قبول کر لیتے اسے مجھ سے دور نہ جانے دیتے "وہ خالی خالی نگاہوں سے چھت کو تکتی سوچ رہی تھی

صبح ناشتے کے بعد وہ سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے نور اور حارث اپنی شرارتیں کر رہے تھے ماہا اپنے موبائل میں گم تھی عارف صاحب اور ثمینہ بیگم ٹی وی پر خبریں سننے میں مصروف تھے کہ اسی دوران ان کا فون بجا "السلام علیکم اللہ کا کرم ہے آپ کیسے ہیں؟ "وہ بڑے جوشیلے انداز میں بات کر رہے تھے آپ کا اپنا ہی گھر ہے جب مرضی آئیں "وہ اپنائیت سے کہہ رہے تھے "ٹھیک ہے پھر رات کا کھانا ساتھ کھائیں گے میں انتظار کروں گا "انہوں نے دعوت دے کر فون بند کر دیا اور پھر ثمینہ بیگم کو افتخار صاحب کے آنے کی اطلاع دی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مما یہ افتخار صاحب کون ہیں؟ "اس نے حیرت سے پوچھا "تمہارے پاپا کے دوست ہیں دو سال پہلے لاہور میں ملاقات ہوئی تھی اس کے بعد اچھی دوستی ہوگئی لیکن

گھر پہلی دفعہ آرہے ہیں "انہوں نے وضاحت کی تو اس نے سمجھ کر دوبارہ نظریں موبائل میں گاڑھ لیں

چھوڑ دے اس کی جان پتا ہے ناں مہمان آرہے ہیں چل اٹھ کر کام کروا میرے ساتھ "انہوں نے اسے ڈانٹا تو اس نے برا سا منہ بنا لیا لیکن موبائل نہیں چھوڑا

سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے افتخار صاحب اپنی اہلیہ انعم بیگم اور بیٹی پلوشہ کے ساتھ آئے تھے ماہا اور پلوشہ کی اچھی دوستی ہو گئ تھی وہ دونوں ایسے گپیں لگا رہی تھیں جیسے بہت پرانی سہیلیاں ہوں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی نہیں آیا؟ "عارف صاحب نے ان کے بیٹے کے بارے میں پوچھا"

نہیں وہ اصل میں بزنس ٹؤر پہ گیا ہوا ہے "افتخار صاحب نے بتایا "اگلے ماہ پلوشہ کی شادی ہے آپ سب نے ضرور آنا ہے "انعم بیگم نے انھیں شادی کے بارے میں بتاتے ہوئے دعوت دی ہوئے کہا "ماشاللہ اللہ ڈھیر ساری خوشیاں دے عارف صاحب اور ثمینہ بیگم نے اسے دعائیں دیں

تھوڑی دیر بعد کھانا لگ گیا کھانے کے بعد سب لان میں بیٹھے تھے ماہا کچن میں چائے بنا رہی تھی اور پلوشہ بھی اس کے ساتھ کھڑی تھی لیکن وہاں چائے کم اور باتیں زیادہ بن رہی تھیں۔۔۔ "عارف میں تم سے ایک بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں "افتخار صاحب نے انھیں مخاطب کیا "جی جی کہیں کیا بات ہے "انھوں نے متوجہ ہوتے ہوئے کہا "میں اپنے مصطفی کیلیئے تمھاری بیٹی ماہا کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں "انھوں نے بلا تمہید اپنی بات کہہ ڈالی عارف صاحب قدرے حیران ہوئے

مجھے خوشی ہوئی آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا لیکن ہمیں تھوڑا وقت دیں ہم" ماہا سے بھی پوچھ لیں "انھوں نے تھوڑے توقف کے بعد پرسکون انداز میں کہا تو "افتخار صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا "ٹھیک ہے جتنا وقت چاہو لو

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں چائے لے آئیں۔۔۔ چائے پینے اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ چلے گئے

عارف صاحب وہیں لان میں بیٹھے خوشی اور اداسی کی ملی جلی کیفیت میں مبتلا کچھ سوچ رہے تھے "مجھے تو یہ رشتہ منظور ہے آپ نے کئی بار اس بچے کا ذکر کیا ہے مجھے تو بہت اچھا لگا اور پھر اگر اچھا رشتہ آیا ہے تو ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔ اللہ اس کے نصیب اچھے کرے "ثمینہ بیگم نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا اور اپنی بڑی بیٹی کے اچھے نصیب کی دعائیں کیں "اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بچہ بہت شریف اور خاندانی ہے۔۔۔ اور تم ٹھیک کہہ رہی ہو ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے لیکن تم ماہا سے ایک بار پوچھ لینا اسکی رضامندی کے بغیر ہم کوئی فیصلہ نہیں کریں گے "انہوں نے بھی مصطفی کو اپنا داماد بنانے پر رضامندی ظاہر کی

وہ اپنے بستر میں پڑی موبائل پر تصویریں دیکھ رہی تھی یہ تصویریں بلا شبہ شہریار کی تھیں جو اس نے اپنے موبائل میں محفوظ کر رکھی تھیں۔۔۔ اس کی تصویریں دیکھتے ہوئے وہ ہمیشہ مسکرا رہی ہوتی لیکن آج وہ خاصی اداس تھی اس کا دل ہی کہیں نہیں لگ رہا تھا اسکا سب سے اچھا دوست جو اتنی دور جا رہا تھا۔۔۔ کچھ لمحوں بعد اس نے موبائل بند کر کے تکیئے تلے رکھا اور سو گئ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ملک صاحب !میں آجاؤں؟ "پلوشہ نے اس کے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت مانگی "آپکو اجازت کی ضرورت کب سے پڑ گئ؟ "مصطفی نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے ٹائ کی ناٹ باندھتے ہوئے کہا تو وہ مسکراتی ہوئ اندر آگئ۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹک کے اپنے چھوٹے بھائ کو غور سے دیکھنے لگی جو کہ اب کافی بدل گیا تھا۔۔۔ پہلے کی نسبت اب وہ سنجیدہ ہو گیا تھا اسکا ہر انداز اب ٹھہرا ہوا ہوتا تھا

کیا اتنا پیارا لگ رہا ہوں؟ "اس نے مسلسل پلوشہ کی نظریں خود پر محسوس کیں تو بولا "ہمم اب یہ تو اسی سے پوچھنا "پلوشہ مسکرائ "ارے ہاں آپ لوگ تو انکل عارف کی طرف گئے تھے۔۔۔ کیا بات ہوئ؟ "اب وہ بیڈ کے ایک سرے پر بیٹھا جرابیں پہن رہا تھا "انہوں نے کہا ہے کہ ماہا سے پوچھ کر جواب دیں گے "پلوشہ نے اسے بتایا

اچھا تم لڑکی سے ملی وہ تمہاری طرح تو نہیں ہے ناں؟ ''اس نے اپنی بہن کو'' چڑانا چاہا ''ہاں ملی تھی وہ بالکل میری طرح ہے بس کوئی سننے والا مل جائے تو وہ بھی بہت بولتی ہے ''پلوشہ نے اس پر بم گرایا ''توبہ ہے کہا تھا ناں اپنے جیسی نہ ڈھونڈنا ''اب کی بار پلوشہ کی جگہ وہ چڑ گیا تھا پلوشہ نے اسے دیکھ کر قہقہا لگایا اس کے بعد وہ دونوں نیچے ڈائننگ روم میں آگئے ''میں شام تک تمہیں اس کی پک واٹس اپ کر دوں گی ''پلوشہ نے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کان میں سرگوشی کی تو وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اللہ معاف کرے ردا .....شکر کر آج کل وہ رسم نہیں ہے جس میں شادی پر'' ''دلہا اپنی دلہن کو گود میں اٹھاتا ہے ورنہ تیرے والے نے تو وہیں دم توڑ دینا تھا

اجالہ نے ردا کو کینٹین سے ڈھیر سارا سامان لاتے ہوئے دیکھ کر کہا لیکن اس پر کہاں اثر ہونا تھا

وہ تینوں فری لیکچر میں پلے گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں "ماہا یہ فری لیکچر ایسی گندی شکل بنا کے گزارنا ہے کیا "اجالہ نے دائیں طرف بیٹھی ماہا سے پوچھا جو کب سے خاموش سامنے نظریں گاڑھے بیٹھی تھی "نہیں یار بس ایسے ہی کچھ بولنے کا دل نہیں کر رہا "اس کے چہرے پر جیسے صدیوں کی اداسی تھی "کیا شہریار چلا گیا؟ "ردا نے چونک کر سوال کیا "ہونہو ..... تم تو چپ کرو "اجالہ نے اسے ٹھوکا مارا "ابھی نہیں گیا .... نیکسٹ منتھ جا رہا ہے اور وہیں سیٹل ہو جائے گا "وہ سامنے ہی نظریں گاڑھے بولتی گئی "اچھا پریشان نہیں ہو سب ٹھیک ہو جائے گا "اجالہ نے اسے تسلی دی اس کے بعد وہ بالکل ہی خاموش ہوگئی

دوپہر کو وہ گھر آئی تو ثمینہ بیگم اسے کمرے میں لے گئیں "ادھر بیٹھو میرے پاس میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے "انہوں نے اسے اپنے پاس بٹھایا جی مما بتائیں لیکن ذرا جلدی بتا دیں مجھے نیند آرہی ہے "اس نے جمائی روکنے" کی ناکام کوشش کی تو ثمینہ بیگم نے اس کی بات پر سر جھٹکا کہ یہ لڑکی تو کبھی نہیں سدھرنے والی۔۔۔ سونے کی مشین۔۔۔ "کل رات افتخار بھائی اور انعم بھابھی اپنے بیٹے مصطفی کیلیئے تمہارا ہاتھ مانگنے آئے تھے "اس کی نیند اچانک غائب ہوئی تھی "بہت اچھا اور شریف لڑکا ہے تمہارے پاپا بھی مل چکے ہیں اس سے کئی بار۔۔ اپنا بزنس کر رہا ہے اور باقی گھر والوں سے تو تم مل ہی چکی ہو اب تم سوچ کر مجھے بتاؤ تمہارا کیا جواب ہے تاکہ انہیں بھی ہم بتائیں۔۔ دیکھو بیٹا ہم کبھی تمہارا برا نہیں سوچیں گے لیکن پھر بھی اچھی طرح سوچ لو "وہ جیسے جیسے سنتی جا رہی تھی ویسے ویسے شاک کے عالم میں جا رہی تھی "میں اور تمہارے پاپا تو

راضی ہیں اللہ تمہارے نصیب بہترین کرے "وہ یہ کہتیں اور اسے دعائیں دیتی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

وہ وہیں پتھر بنی بیٹھی رہی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔آس پاس کی سماعتیں جیسے مکمل طور پہ بند ہو گئی تھیں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے لیکن اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا جیسے سن ہو گئی تھی یعنی اسکی پسند کا کیا ہوگا اور وہ تو ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو دھڑلے سے اپنی پسند کا اظہار کر دیں وہ تو خود سے بھی نہیں کہہ پاتی تھی کجا کہ ماں باپ کے سامنے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ گاڑی میں اپنے کزن بلال کے ساتھ بیٹھا تھا وہ دونوں باہر لنچ کرنے آئے تھے اور اب واپس آفس جا رہے تھے بلال اس کے تایا کا بیٹا تھا ان دونوں میں بچپن سے بلا کی انڈرسٹینڈنگ اور دوستی تھی---

بلال کا بڑا بھائی اب مصطفی کا ہونے والا بہنوئ بھی تھا--- وہ ڈرائونگ میں مصروف تھا جب اس کے فون پر میسج ٹون بجی اس نے ڈیش بورڈ سے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا تو پلوشہ کا میسج تھا غالباً اس نے واٹس اپ پر تصویر بھیجی تھی اس نے واٹس اپ کھولا تو ایک تصویر اس کی نظروں کے سامنے جگمگائ اور نیچے انگریزی میں اس تصویر میں موجود لڑکی کا نام لکھا تھا "ماہا" اس نے نام پڑھا اور پھر غور سے تصویر دیکھی-- اسی پل بلال نے سٹریو پلئیر چلایا

دل یہ دھوکا دھڑی کر دے گا سوچا نہ تھا

ایسی یہ گڑبڑی کر دی گا سوچا نہ تھا

ایسی مشکل کھڑی کر دے گا سوچا نہ تھا

اڑ گئے طوطے رے

تیرے تو اڑ گئے طوطے رے

بلال نے آخری دو جملے اونچی آواز سے گائے تو جیسے مصطفی کی سوچ کا تسلسل ٹوٹا۔۔ اس نے اچانک موبائل سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھا تو ایک بچہ فٹ بال کو ٹھوکریں مارتا ہوا گاڑی کے سامنے آرہا تھا مصطفی نے ایک دم سٹیرنگ دوسری طرف موڑ کر بریک لگائی۔۔۔ "کیا ہو گیا ہے بھائی مروائے گا ابھی تو میں نے اپنے بھائی کی شادی کی روٹی بھی کھانی ہے "بلال نے گھبرا کر کہا آج ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔۔ "اچھا اچھا نہیں مرتا تو۔۔ کھا لینا بھائی کی شادی کا کھانا بھی اور میری شادی کا بھی "مصطفی نے اسے کہہ کر دوبارہ نظریں تصویر پر مرکوز کر

"لیں "تو شادی کرے گا تب ناں "بلال نے منہ بناتے ہوئے کہا "کر رہا ہوں
مصطفی کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ تھی جسے دیکھ کر بلال کو حیرت ہوئ
"اتنے عرصے بعد اس نے اپنے دوست کو یوں مسکراتے دیکھا تھا "یہ کون ہے ؟
بلال نے موبائل پر جمی تصویر کو دیکھا تو وہ زیادہ حیرت زدہ ہوا۔۔۔ مصطفی اسی
طرح اس تصویر اور نام میں محو تھا کوئ جواب نہ پاکر بلال نے اسے یہ کہہ کر کندھا
مارا کہ "لالے تیرے تو سچ میں طوطے اڑ گئے ہیں "مصطفی اس کی بات پر کھل کر
مسکرا دیا اور گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتا آفس کی طرف روانہ ہوا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ہنسنا مسکرانا اس کیلیئے کچھ عرصے سے انمول چیزیں ہوگئ تھیں وہ بہت سنجیدہ
رہنے لگا تھا لیکن اس کی میچورٹی پر سب ہی فدا تھے لیکن آج وہ حقیقتا``خوش تھا
اس کو ویسی ہی لڑکی ملنے والی تھی جیسی وہ ہمیشہ چاہتا تھا سادہ سی

سارا دن وہ کمرے میں بند پڑی رہی تھی وہ بے آواز رو رہی تھی جب ثمینہ نے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا "ماہا آجاؤ بچے کھانا کھا لو پاپا بلا رہے ہیں "اس نے ہتھیلیوں سے اپنا چہرا رگڑا "آئی مما "اور بھری ہوئی آواز کے ساتھ کہتی باتھ روم چلی گئ منہ دھو کر اور اپنا حلیہ ٹھیک کر کہ وہ دستر خوان پر آبیٹھی

عارف صاحب نے اسے اپنے پاس بٹھا کر پیار کیا "میرا بیٹا ابھی سے پاپا سے دور جانے کی پریکٹس کر رہا ہے صبح سے اب شکل دیکھ رہا ہوں اپنے بچے کی "عارف صاحب ہمیشہ اسے اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن آج حقیقتاً وہ یہ سوچ کر اداس تھے کہ ماہا ہر بیٹی کی طرح انہیں چھوڑ کر اپنے گھر چلی جائے گی

نہیں پاپا میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی بس اس لیئے "وہ بس اتنا ہی کہہ" پائی "اچھا تو پھر کیا جواب ہے میری بیٹی کا؟ "اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر عارف صاحب کو دیکھا ان کے چہرے اور لفظوں میں بہت مان تھا جو اس نے زندگی میں پہلی بار محسوس کیا تھا اس کی آنکھیں بھر آئیں "آپ میرے لیے اچھا ہی سوچیں گے پاپا مجھے اللہ اور آپکے فیصلے پر یقین ہے-- "اسے خود اندازہ نہ ہوا کہ وہ کب راضی ہوگئ

عارف صاحب بہت خوش تھے ثمینہ بیگم نے اسے گلے لگایا دونوں نے اپنی جان سے پیاری بیٹی کو ڈھیر ساری دعائیں دیں اور وہ خاموش بیٹھی رہی جیسے ہر احساس سے عاری ہوگئ تھی نہ خوشی محسوس ہو رہی تھی نہ دکھ--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ اپنی ماں اور بہن کے ساتھ جیولر کی دوکان پر آیا تھا پلوشہ کے زیورات اٹھانے تھے جن کا آرڈر دو ماہ پہلے دیا تھا شادی میں اب ایک مہینہ باقی تھا اور ساری تیاریاں تقریباً مکمل تھیں "السلام علیکم ابو !جی کہیں "ابھی وہ دوکان میں داخل ہی ہوئے تھے کہ مصطفی کا فون بجا پلوشہ اور انعم بیگم نے اسے حیرت سے دیکھا "کہ افتخار صاحب کیوں فون کر رہے تھے "جی ٹھیک ہے میں آرڈر دے دیتا ہوں یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا تو دونوں نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا کہ آخر بات کیا ہے تو اس نے مسکراتے ہوئے سب بتایا اور پھر سونے کے سیٹ اور ایک ڈائمنڈ رنگ کا آرڈر دینے لگا وہ آج بہت عرصے بعد خوش تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

گھر آنے کے بعد پلوشہ کی فرمائش پر اس نے مٹھائی منگوائی اور سب کا منہ میٹھا کرایا وہ خوش تھا لیکن اسے ایک بات معلوم تھی کہ بچپن سے اب تک پلوشہ نے اس کا سر کھایا تھا اور اب سے مرتے دم تک وہ اس کا سر کھانے والی ہے لیکن

اسے ہر چیز منظور تھی کیونکہ اسے ماہا قبول تھی ناجانے کیوں پر ماہا کیلیئے اس کے دل میں کچھ الگ جزبات نے جگہ لے لی تھی وہ معصوم صورت سادہ سی شخصیت اور لمبے بال۔۔ وہی لمبے بال ہی ملک صاحب کو جکڑ گئے تھے۔۔

وہ اپنے بیڈ پر لیٹا سونے کی کوشش کر رہا تھا پر ایک ہی خوشگوار خیال تھا جو آج اسے سونے نہیں دے رہا تھا "ماہی "اس نے زیر لب دہرایا اور ایک گہری مسکراہٹ چہرے پر سجائے آنکھیں موند لیں جیسے کوئ تصویر اپنے اندر نقش کر رہا ہو

Visit website For More Novels

---

www.urdunovelbank.com

اوئے آج چپ کا روزہ رکھ کر آئ ہے ؟ "اجالہ نے گم صم بیٹھی ماہا سے پوچھا"

"ماہا "اس نے اسے جھنجھوڑا جو کسی اور ہی دنیا میں کھوئ ہوئ تھی "کیا ہے؟"

اس نے غصے سے کہا "تجھے کیا ہوا ہے کل سے؟ "اجالہ نے فکرمندی سے اسے دیکھا "کچھ نہیں "اس نے سرسری سا جواب دیا "دیکھ لے اگر مجھے کسی اور سے کوئ بات پتا چلی تو تو مار کھائے گی "اجالہ نے اسے دھمکی دی "میرا رشتہ ہوا ہے ...بس خوش؟ "اس نے جان چھڑائ ردا اور اجالا کو تو جھٹکا لگا "شہریار سے؟ ردا نے سوال کیا "نہیں "یہ کہہ کر اس نے نظریں دوبارہ کتابوں میں گاڑھ لیں جو کب سے کھلی پڑی تھیں مگر پڑھا ایک لفظ نہیں تھا ابھی تک

چھٹی کے وقت ان دونوں نے اس سے کئ سارے سوالات کر ڈالے لیکن وہ ہاں یا نہ میں سرسری سا جواب دیتی رہی مگر اجالہ کے ایک سوال کا جواب تھوڑا مشکل تھا وہ اس وقت اس سوال کا جواب نہیں دے پائ تھی "تم شہریار کو بھلا پاؤ گی؟ "وہ یہ سوال سن کر بس خاموش ہوگئ تھی اس کا جواب ڈھونڈنا تھا اب اسے---

کالج سے آتے ہی ثمینہ بیگم نے اسے مصطفی اور اس کے گھر والوں کے آنے کی اطلاع دی۔۔ اس کا کسی چیز میں دھیان نہیں لگ رہا تھا وہ بس ایک ہی سوال کے گرد گھوم رہی تھی اور اب جلد اسے اس کا جواب چاہیے تھا وہ بار بار یہ سوچ کر مضطرب ہو جاتی کہ اگر وہ شہریار کو نہ بھول پائی تو نئے جڑنے والے رشتے کے ساتھ زیادتی ہو جائے گی۔۔ شہریار سے وہ بہت اٹیچ تھی چاہے تائی امی اپنے بیٹے کو ان سے ملنے نہیں دیتی تھیں لیکن وہ آنے بہانے پھر بھی اس سے ملنے آجاتا تھا نا جانے کیوں پر دل میں اس کی جگہ بن گئی تھی اور اسے لگتا تھا کہ وہ اسے بھول نہیں پائے گی دوستوں نے دل میں الگ ہی خیالات ڈال دیے تھے کہ کہیں تم اس سے محبت تو نہیں کرتی "اور یہی ہوا تو مصطفی کے ساتھ زیادتی" ہوگی اور یہی سوچ اسے مضطرب کر رہی تھی

شام کو ثمینہ بیگم کے کہنے پر وہ تیار ہوئ--- اب وہ شیشے کے سامنے کھڑی کاجل لگا رہی تھی جب لاؤنج سے افتخار صاحب کی آواز آئ اس کا دل زور و شور سے دھڑکا آنکھوں میں ہلکی سی نمی اتری-- "آپی جلدی آئیں وہ لوگ آگئے ہیں "نور دروازے سے اسے اطلاع دیتی بھاگ گئ اس نے انگلیوں کی پوروں سے اپنی آنکھوں کو صاف کیا اور ایک نظر شیشے میں اپنے عکس کو دیکھا--- سفید ٹراؤذر کے ساتھ آسمانی رنگ کا پرنٹڈ کرتا پہنے ,بڑی بڑی آنکھوں میں ہلکا کاجل اور ہونٹوں پہ نیچرل پنک لپ اسٹک لگائے ,سیاہ لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے ,شانوں پر آسمانی رنگ کا دوپٹہ پھیلائے اوپر سے دودھیا رنگت وہ بہت پیاری لگ رہی تھی---

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

السلام علیکم "وہ سر جھکائے لاؤنج میں داخل ہوئ "وعلیکم السلام "افتخار صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا "آؤ بیٹا ادھر بیٹھو "انعم بیگم نے اسے اپنے پاس بٹھایا ان کے مقابل صوفے پر مصطفی بیٹھا تھا جس کی نظریں مسلسل ماہا پر جمی

تھیں نا جانے کیوں ماہا اسے پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی اور اب تو وہ اس پر سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا اور ایسا پہلی دفعہ ہی ہوا تھا کہ کسی کی سادگی نے مصطفی کو اتنی بری طرح سے متوجہ کیا تھا۔۔

سب اپنی باتوں میں مگن تھے ماہا نے ایک نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے مصطفی کو دیکھا جو اپنی بھاری اور خوبصورت آواز میں عارف صاحب سے گفتگو کر رہا تھا اسکی آواز کی نرمی اور سنجیدگی ہی سب کو متوجہ کرتی تھی اور آج ماہا کو بھی کر گئی تھی۔۔ وہ سفید شلوار قمیض میں بال اچھے سے سیٹ کیئے چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی مونچھوں میں وہ پچیس سالہ خاصا دل لبھا دینے والا نوجوان تھا گفتگو کے بعد بلا ارادہ مصطفی کی نظریں سامنے اٹھیں تو ماہا کو اپنی طرف دیکھتا پا کر ہلکی سی مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں پر چھب دکھائی۔۔ ماہا نے گڑبڑا کر نظریں جھکا لیں

تھوڑی دیر بعد انعم بیگم وہیں سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور مصطفی کو ماہا کے پاس بٹھایا۔۔ انعم بیگم نے اسے ایک چھوٹی مخملیں ڈبیا تھمائی مصطفی نے اس میں سے انگوٹھی نکال کے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور عارف صاحب کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔ مصطفی نے بایاں ہاتھ ماہا کی طرف بڑھایا تو اس نے غیر ارادی طور پر اپنا بایاں ہاتھ مصطفی کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔ مصطفی نے اسے انگوٹھی پہنائی سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ انگوٹھی مصطفی کی پسند کی تھی جو بہت ہی خوبصورت تھی اس میں دو باریک رنگز تھے جس کے درمیان میں نفاست سے انگریزی میں مصطفی لکھا گیا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"میں اور انعم چاہتے ہیں کہ پلوشہ اور احمد کی شادی کے ساتھ ہی ماہا اور مصطفی کی بھی شادی کر دیں اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہو تو تیاریاں شروع کریں"

افتخار صاحب نے اپنی بات مکمل کر کے عارف صاحب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا ہمیں کوئ اعتراض نہیں ہے کیوں بیگم ؟ "انھوں نے حامی بھرتے ہوئے ثمینہ" بیگم سے پوچھا تو وہ بھی راضی ہو گئیں یہ سن کر جہاں ماہا کا دل بے چین ہوا وہیں مصطفی کا دل باغ باغ ہوا تھا۔۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ چلے گئے تو ماہا بھی اپنے کمرے میں آگئ وہ مسلسل اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی اس پر لکھے نام کو وہ یک ٹک دیکھے گئ اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار مصطفی کا چہرا ظاہر ہوتا تو وہ اسے جھٹک دیتی آخر تنگ آکر وہ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ سب کے ساتھ ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا جب پلوشہ نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی "میرے پاس ماہا کا نمبر بھی ہے "مصطفی "بغیر کوئ اثر لیے ناشتہ کرتا رہا "ٹھیک ہے یعنی تمہیں نہیں چاہیے اس کا نمبر پلوشہ نے کوئی جواب نہ پا کر جانچنا چاہا "نہیں "مطفی نے کندھے اچکا دیے پلوشہ نے برا سا منہ بنایا اور اگلے لمحے پھر سے سرگوشی کی "اچھا سنو میرے بھائ صرف پیزا ہی کھلا دینا "تو مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا "اگر میں پہلے کہہ دیتا دے دو مجھے نمبر تو تمہاری اور بھی فرمائیشیں تھیں "اس نے خفگی سے اسے گھورا "ہاں تو اکلوتی بہن ہوں اور ویسے بھی ایک ماہ میں پرائ ہو جاؤں گی "اس نے ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا مگر مصطفی پر کوئ اثر نہ ہوا "مجھے ماہا کا نمبر نہیں چاہیے ایک مہینے بعد میں اسے سامنے بٹھا کر باتیں کر لوں گا "وہ یہ کہتا وہاں سے اٹھ گیا

اب چائے بھی ایک مہینے بعد اسی سے بنوانا میں نہیں بنا کر دوں گی لیٹ نائیٹ"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

نواب صاحب کو "وہ چلائی مگر اس وقت تک مصطفی اپنا بیگ اٹھائے پورچ میں جا چکا تھا

دوپہر کو وہ اپنے آفس میں بیٹھا کچھ امپورٹنٹ فائلز کا معائنہ کر رہا تھا جب پلوشہ کا پیغام موصول ہوا "شام کو جلدی آجانا شاپنگ کے لیئے جانا ہے ماما کو بھی ساتھ لے کے جانا ہے برائیڈل ڈریس کے لیے "یہ پیغام پڑھ کر اسے عجیب سی خوشی ہوئی وہ موبائل سائیڈ پر رکھے دوبارہ فائلز کی طرف متوجہ ہوا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی "اس نے اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو چھوتے ہوئے زیر لب دہرایا"

اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک منظر اس کے سامنے گھوما۔۔۔ کل رات کا منظر۔۔

جب اس کا ہاتھ مصطفی کے ہاتھ میں تھا نا جانے کیوں پر اس ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے برا نہیں لگا تھا بلکہ تحفظ کے احساس نے شدت سے اسے گھیرا تھا

وہ آنکھیں بند کیے اسی منظر میں کھوی تھی جب ثمینہ بیگم نے اسے پکارا "بیٹا! انعم بھابھی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھیں کہ آج شام ہم ان کے ساتھ تمہاری بارات کا جوڑا لینے چلیں۔۔ اس لیئے تم جلدی سے تیار ہو جانا "وہ ساکت بیٹھی اپنی ماں کا چہرا دیکھے گئ جو خوشی سے دمک رہا تھا۔۔ سب بہت خوش تھے لیکن وہ بہت اداس تھی یا شاید کنفیوز۔۔ وہ کچھ بھی بول نہیں پا رہی تھی اسے لگتا کہ اگر کچھ بولنے کی کوشش بھی کی تو وہ بولنے کی بجائے رو دے گی اور وہ کسی کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی وہ بس اثبات میں سر ہلا پائ ثمینہ بیگم اسے پیار کرتیں وہاں سے اٹھ گئیں۔۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ چلے گئے تو ماہا بھی اپنے کمرے میں آگئ وہ مسلسل اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی اس پر لکھے نام کو وہ یک ٹک دیکھے گئ اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار مصطفی کا چہرا ظاہر ہوتا تو وہ اسے جھٹک دیتی آخر تنگ آکر وہ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی

وہ سب کے ساتھ ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا جب پلوشہ نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی "میرے پاس ماہا کا نمبر بھی ہے" مصطفی "بغیر کوئ اثر لیے ناشتہ کرتا رہا "ٹھیک ہے یعنی تمہیں نہیں چاہیے اس کا نمبر پلوشہ نے کوئی جواب نہ پا کر جانچنا چاہا "نہیں "مطفی نے کندھے اچکا دیے پلوشہ نے برا سا منہ بنایا اور اگلے لمحے پھر سے سرگوشی کی "اچھا سنو میرے بھائ صرف

پیزا ہی کھلا دینا "تو مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا "اگر میں پہلے کہہ دیتا دے دو مجھے نمبر تو تمہاری اور بھی فرمائیشیں تھیں "اس نے خفگی سے اسے گھورا "ہاں تو اکلوتی بہن ہوں اور ویسے بھی ایک ماہ میں پرائ ہو جاؤں گی "اس نے ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا مگر مصطفی پر کوئ اثر نہ ہوا "مجھے ماہا کا نمبر نہیں چاہیے ایک مہینے بعد میں اسے سامنے بٹھا کر باتیں کر لوں گا "وہ یہ کہتا وہاں سے اٹھ گیا اب چائے بھی ایک مہینے بعد اسی سے بنوانا میں نہیں بنا کر دوں گی لیٹ نائیٹ" نواب صاحب کو "وہ چلائ مگر اس وقت تک مصطفی اپنا بیگ اٹھائے پورچ میں جا چکا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دوپہر کو وہ اپنے آفس میں بیٹھا کچھ امپورٹنٹ فائلز کا معائنہ کر رہا تھا جب پلوشہ کا پیغام موصول ہوا "شام کو جلدی آجانا شاپنگ کے لیئے جانا ہے ماہا کو بھی ساتھ

لے کے جانا ہے برائیڈل ڈریس کے لیے "یہ پیغام پڑھ کر اسے عجیب سی خوشی ہوئ وہ موبائل سائیڈ پر رکھے دوبارہ فائلز کی طرف متوجہ ہوا

مصطفی "اس نے اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو چھوتے ہوئے زیر لب دہرایا" اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک منظر اس کے سامنے گھوما۔۔۔ کل رات کا منظر۔۔ جب اس کا ہاتھ مصطفی کے ہاتھ میں تھا نا جانے کیوں پر اس ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے برا نہیں لگا تھا بلکہ تحفظ کے احساس نے شدت سے اسے گھیرا تھا

Visit website For More Novels

www.urdunovelbank.com

!وہ آنکھیں بند کیے اسی منظر میں کھوی تھی جب ثمینہ بیگم نے اسے پکارا "بیٹا انعم بھابھی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھیں کہ آج شام ہم ان کے ساتھ تمہاری بارات کا جوڑا لینے چلیں۔۔ اس لیئے تم جلدی سے تیار ہو جانا "وہ ساکت بیٹھی اپنی

ماں کا چہرا دیکھے گئ جو خوشی سے دمک رہا تھا۔۔ سب بہت خوش تھے لیکن وہ بہت اداس تھی یا شاید کنفیوز۔۔ وہ کچھ بھی بول نہیں پا رہی تھی اسے لگتا کہ اگر کچھ بولنے کی کوشش بھی کی تو وہ بولنے کی بجائے رو دے گی اور وہ کسی کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی وہ بس اثبات میں سر ہلا پائ ثمینہ بیگم اسے پیار کرتیں وہاں سے اٹھ گئیں۔۔

اگلے دن وہ ڈاکٹر سے دوا لے کر واپس آئ تو انعم بیگم اور پلوشہ اس کا حال پوچھنے آئی تھیں۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

انہوں نے بتایا کہ مصطفی ماہا کیلیئے قدرے فکر مند تھا لیکن بزنس کے سلسلے میں اسے اچانک شہر سے باہر جانا پڑا تھا جس کی وجہ سے وہ خود نہیں آسکا۔۔ پلوشہ نے تو اپنی ہونے والی بھابھی کو خوب چھیڑا جس پر وہ جھینپ جاتی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈرائیور کے ساتھ جا چکی تھیں ماہا بھی آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں آگئ۔۔ ابھی وہ اپنے بستر پر بیٹھی ہی تھی کہ اس کا فون بج اٹھا۔۔ اس نے فٹافٹ اپنا فون اٹھایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اسلام علیکم "ماہا کے لہجے میں اب کل والی کراہت نہیں تھی بخار اب کم ہونے لگا تھا "وعلیکم السلام۔ کیسی طبیعت ہے اب؟ "اس نے فوراً سے سوال کیا کافی بہتر ہوں اب۔۔ آپ کیسے ہیں؟" "میں بالکل ٹھیک۔۔ میں میٹنگ میں جا رہا تھا سوچا پہلے تمہارا پتا کر لوں "وہ مصروف سے انداز میں بتا رہا تھا۔۔ "اچھا تو آپ

جائیں پھر بات کر لیں گے "ماہا نے اس کا خیال کرتے ہوئے کہا "اچھا اپنا خیال رکھنا۔۔ اوکے بائے "وہ جلدی میں کہتا فون رکھ گیا۔۔

وہ فون واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سوچنے لگی اس کا دماغ تھا کہ ایک لمحے کیلیئے کسی سوچ سے باہر نہیں آرہا تھا۔

اسی دوران اسے اذان کی آواز سنائی دی آج وہ بے ساختہ اٹھ کر وضو کرنے چلی گئ ثمینہ بیگم ہمیشہ اسے نماز میں بے پرواہی کرنے پر ڈانٹا کرتی تھیں وہ ڈانٹ سن کر ایک دو نمازیں پڑھ لیتی اور پھر وہی بے پرواہی۔۔ لیکن آج اسے سجدے کی شدت سے ضرورت تھی اسے سکون چاہیئے تھا جو دنیا میں تو کہیں نہیں ملنا تھا اس لیئے آج اس خدا سے سکون طلب کرنے کا سوچا کیوں کہ مما ہمیشہ کہا کرتی تھیں سجدے میں سکون ملتا ہے وہاں انسان ہر سوچ و فکر بھول جاتا ہے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

عصر کی نماز کے بعد اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو آنسوؤں کا ریلا خود بخود اس کی آنکھوں سے امڈنے لگا۔۔ وہ ہاتھ اٹھائے بس روتی رہی کچھ بول نہیں پا رہی تھی اسے لگا وہ شاید بول ہی نہ پائے۔۔ کچھ دیر بعد اس کے الفاظ واپس آنے لگے "میں جانتی ہوں میں ہمیشہ غلط تھی۔۔ مجھے لگتا تھا کسی کو پسند کرنا کوئی غلط کام تھوڑی ہے۔۔ہمیشہ خود کو یہی کہہ کر تسلی دیتی رہی کہ میں کچھ غلط نہیں کر رہی۔۔ لیکن آج احساس ہوا کہ اس کے لیے میں نے صرف اپنوں کو ہی نہیں تجھے بھی بھلا دیا تھا کیوں کہ محبت بہت معنی رکھتی ہے اور اسکی محبت نے کبھی مجھے احساس نہیں دلایا تھا۔۔ میری سخت سے سخت سزا بنتی تھی اور مجھے لگا تھا مصطفی کی صورت میں مجھے اپنے گناہوں کی سزا ملنے والی ہے لیکن تو نے پھر مجھ پہ احسان کر دیا۔۔ میں نے آج تک تیرے کسی احسان کا شکر ادا نہیں کیا یااللہ! پھر اب تو نے مجھے پھر شرمندہ کر دیا ہے۔۔ میں تیرے سامنے آتے ہوئے اتنی

شرمندہ تھی کہ میں کیسے تجھ سے پھر کوئی التجا کروں۔۔ لیکن ایک التجا ہے میری خدایا تو نے جو احسان اب مجھ پہ کیا ہے اسے ہمیشہ قائم رکھنا میں اب مصطفی جیسے انسان کو کھونا نہیں چاہتی۔۔ اور مجھے معاف کردینا اللہ "وہ مسلسل روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی۔۔

کچھ دیر وہ جائے نماز پر یوں ہی خاموش سی سر جھکائے بیٹھی رہی آنسو اب تھم گئے تھے لیکن وہاں سے اٹھنے کا اس کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا وہ سکون جو وہ کتنے دنوں سے یہاں وہاں تلاش کر رہی تھی وہ آج اسے اس جائے نماز پر کیے گئے سجدوں میں ملا تھا۔۔ اسے کچھ ندامت نے بھی آن گھیرا تھا کہ جس شہریار کیلئے اس نے دنیا کے ساتھ ساتھ خدا کو بھی بھلا دیا تھا آج وہ شہریار اسے بے وقعت کر گیا تھا لیکن اس رب نے اس کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا وہ بغیر کہے بھی اس کی التجائیں پوری کر رہا تھا

آج اسے سمجھ آیا تھا کہ محبت دوستی یا کسی بھی رشتے میں بہک جانے سے کیوں منع کیا جاتا ہے کہ انسان اپنے خدا کو نہ بھول بیٹھے اور اپنے محبوب کو ہی نہ سب کچھ سمجھ بیٹھے جسے وہ چاہتا ہے--- "خدا کا ہر فیصلہ قبول ہے مجھے "اس کے دل سے آواز آئ تھی

شادی کے دن اب سر پر تھے تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی تھیں ماہا اور ثمینہ بیگم تو بازاروں کے چکر کاٹ کاٹ کر نڈھال ہوگئ تھیں-- ثمینہ بیگم کے کہے پر عمل کرتے ہوئے وہ خود پر مکمل توجہ دے رہی تھی اپنی صحت اور صورت دونوں کا اچھے سے خیال رکھ رہی تھی آخر اسے دلہن بن کر خوبصورت دکھنا تھا اس کیلیے جو اس کو ابھی سے اتنی اہمیت دیتا تھا

ایک دن بعد پلوشہ کا مایوں تھا اور اس سے اگلے دن ماہا کا۔۔ "اللہ معاف کرے۔۔ اتنا کھلارا اگر میں ڈال دیتا تو آپ دونوں نے شور ڈال دینا تھا کہ گھر کو لنڈا بازار بنا لیا ہے "حارث کمرے میں داخل ہوتا بیڈ اور ادھر ادھر پھیلے کپڑوں ,جوتوں اور جیولری سیٹس کو دیکھ کر پریشان ہی ہو گیا تھا۔۔ "یہ سارا کھلارا آپی کا ہی ہے "نور جو اپنے سامنے کتاب کھولے کچھ پڑھ رہی تھی حارث کی بات پر سر اٹھائے بغیر بتایا "ہاں تو دو دن بعد میرا مایوں ہے اگر ابھی سب کچھ اکٹھا کر کے نہ رکھا تو تب ڈھونڈتی رہ جاؤں گی اور پھر مما ڈانٹیں گی بھی "وہ اپنا جوڑا وہاں سے اٹھاتے ہوئے فخریہ انداز میں بولی تو نور اور حارث تو اپنا سر پیٹ کر رہ گئے۔۔ وہ بیچارے پچھلے ایک ہفتے سے "میری شادی ,میری شادی "کی تقرار ہی سن رہے تھے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ بہت خوش تھی اب وہ پہلے والا اضطراب نہیں رہا تھا وہ جان گئ تھی کہ خدا کے فیصلے ہماری چاہتوں سے بہتر ہوتے ہیں اور مصطفی کی چاہت نے اسے اتنا ہی خوش کر دیا تھا۔۔

پلوشہ اپنے کمرے میں بیڈ پر پیلے جوڑے میں سجی بیٹھی تھی پیلا دوپٹہ سر پر اچھی طرح سیٹ کیا ہوا تھا۔ بغیر میک اپ کے وہ سادگی میں بھی پیاری لگ رہی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پلوشہ "مصطفی نے دروازے پر کھڑے ہو کر دستک دی دروازہ کھلا ہوا تھا "کم آن بڑی۔۔ آجاؤ "وہ اپنے بھائ کو دیکھ کر مسکرائ لیکن کچھ اداس بھی تھی تایا کے گھر سہی لیکن وہ اپنا گھر چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔ "بہت پیاری لگ رہی ہو" مصطفی نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا "اب کون سا کام پڑ گیا؟ "وہ اس کی

تعریف پر کہنے لگی کیونکہ پتا تھا وہ پلوشہ کی تعریف تو کبھی بنا کسی کام کے نہیں کرتا تھا وہ ہنس دیا "مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔۔ بس میری چڑیل خوش رہے "وہ اپنی بڑی بہن کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سنجیدہ ہوا۔۔ "انشاءاللہ دیکھو اگر تم اپنی بہن کو خوش دیکھنا چاہتے ہو تو جو تمہاری دلہن بن کر آئے گی ناں اسے خوش رکھنا کیونکہ وہ بھی کسی کی بہن ہے "پلوشہ نے اسے سنجیدگی سے سمجھایا "اور ہاں امی ابو کے بعد بھی میرا میکہ سجائے رکھنا تاکہ مجھے آسرا ہو کہ امی ابو نہ سہی میرا بھائ تو ہے ناں۔۔۔ اور ہاں اپنے بچوں کو کہنا کہ میں بہت اچھی پھپھو ہوں ورنہ کان کھینچوں گی آ کے "وہ آخر میں اس کے کان کھینچتے ہوئے بولی "ہاں بالکل اور یہ بھی کہوں گا کہ "تمہارے پاپا کہ اتنے بڑے کان تمہاری اچھی پھپھو نے کھینچ کھینچ کر ہی کیئے ہیں مصطفی نے مصنوعی ناراضگی دکھائ تو پلوشہ نے قہقہہ لگایا "اچھا چلو جا کر تیار ہو جلدی ماہا آجائیگی ابھی "پلوشہ کے کہنے پر وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا اٹھ کر چلا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

گیا۔۔ چھوٹا بھائی ہونے کے باوجود اس نے اپنی بہن کے لیئے ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار نبھایا تھا۔۔۔

مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔۔ ایک بڑے ہال کمرے میں لیڈیز کو بٹھایا گیا تھا اور ان کے چند کزنز لڑکے بھی آئے ہوئے تھے جو سب لان میں موجود تھے۔۔

مصطفی بھی انہی کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھا جب اس کی نظر سامنے سے آتی ماہا پر پڑی وہ گیٹ سے اندر آرہی تھی اس کے ساتھ ثمینہ بیگم ,نور اور حارث بھی تھے۔۔ وہ انہیں دیکھ کر فوراً ان کی طرف آیا کچھ سیکنڈز کیلیئے تو ماہا پر سے نظریں ہٹانا مشکل ہوگیا تھا لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔۔ وہ ثمینہ بیگم سے بہت اچھے طریقے سے ملا۔۔ ماہا نے ایک نظر اسے دیکھا تو وہ براؤن کلر کی شلوار قمیض میں غضب ڈھا رہا تھا وہ کچھ دیر اسے یوں ہی دیکھتی رہی وہ دوبارہ ماہا کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔ ماہا رائل بلو کلر کے ٹخنوں تک آتا کام دار فراک ہم رنگ

چوڑی دار پجامے اور جالی دار دوپٹہ پہنے وہ کاجل لپ سٹک اور زرہ سے بلش آن میں بھی مصطفی کی مکمل توجہ اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہوئ تھی۔۔

تھوڑی دیر میں ہی پلوشہ کو ہال میں لایا گیا رسمیں شروع ہوئیں اور انعم بیگم نے خوشی سے ماہا کا تعارف وہاں آئ ہر عورت سے اپنی بہو کے طور پر کرایا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد لڑکے بھی ہال میں آچکے تھے۔۔ ڈھولک بجائ گئ لڑکوں لڑکیوں نے خوب رونق لگائ۔۔ مصطفی کی نظر تو جیسے ایک ہی طرف ٹک گئ تھی۔۔ اس کے واپس جانے اور رات کو سونے تک وہ اسے ہی سوچتا رہا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پورا گھر لائٹنگ سے سجا دیا گیا تھا۔۔ عارف صاحب تو سارا دن بہت مصروف رہے تھے ہر چیز کی انہیں بہت فکر تھی کہ کوئ چیز رہ نہ جائے آخر پہلی بیٹی کی شادی تھی۔۔

وہ اپنے مایوں کے جوڑے میں بغیر میک اپ کے بھی اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اگر اس وقت مصطفی اسے دیکھ لیتا تو شاید اس کے سحر میں ہی کھو جاتا۔۔ وہ سارا دن اداس اداس سی پورے گھر میں پھرتی رہی اور اب تیار ہونے کے بعد تو یہ خیال اسے اور بھی اداس کر رہا تھا کہ ایک دن بعد وہ یہ گھر چھوڑ جائیگی یہ یقیناً بہت مشکل گھڑی تھی ایک بیٹی کیلیے جو گھر کی بڑی اور لاڈلی بیٹی تھی۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مہمان آنا شروع ہوئے تو ثمینہ بیگم کے کہنے پر اس کی کزنز اور سہیلیاں اسے باہر لے آئیں۔۔ سارا انتظام لان میں کیا گیا تھا۔۔ سٹیج کو گیندے کے پھولوں سے

سجایا گیا تھا لیکن اس سٹیج کی شان کو ان پھالوں سے زیادہ اس پر بیٹھی دلہن بڑھا رہی تھی--

سب نے اسے ابٹن لگایا سوائے تائ امی کے وہ تو جیسے کسی مجبوری کے تحت آئیں تھیں وہ ایک کونے میں اپنی بیٹیوں کے ساتھ بیٹھی رہیں-- ثمینہ بیگم بھی ان کے مزاج سے واقف تھیں اس لیئے انھوں نے بھی انہیں کوئ رسم کرنے یا سٹیج پر آنے کے لیئے ایک دفعہ سے زیادہ نہیں کہا

ماہا اور اس کے گھر والے تو بہت خوش تھے-- نور, اس کی کزنوں اور سہیلیوں نے تو جیسے سیلفیاں بنانے کا ٹھیکا لے رکھا تھا کبھی اس کے ساتھ تو کبھی اکیلے-- سب نے مل کر ڈھولک بجائ, گانے گائے اور خوب ڈانس کیا-- تھوڑے بہت ہلے گلے کے بعد جب وہ تھک گئ تو وہ واپس اپنے کمرے میں آگئ--

ابھی وہ اپنے کمرے میں آئ ہی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون اٹھایا تو اس پر مصطفی کا نام چمک رہا تھا وہ نام پڑھتے ہی اس کے چہرے کو خوشگوار مسکراہٹ نے گھیرا تھا "السلام علیکم "وہ فون کان سے لگائے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئ-- "وعلیکم السلام-- میری ہونے والی بیگم بہت پیاری لگ رہی ہیں آج آپ ...میرے پاس الفاظ نہیں ہیں آپ کی تعریف بیان کرنے کیلئے "اس نے تو ماہا کی تعریفوں کے پل باندھنے شروع کر دیئے تھے "اچھا بس بس زیادہ رومیو بننے کی ضرورت نہیں ہے "ماہا کی بات پر وہ کھل کر ہنس دیا یہ سچ تھا کہ ماہا سے باتیں کر کے اور اسے اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہوئے اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا وہ اب ہر وقت ہنسنے مسکرانے لگا تھا "اور آپ نے کب اور کیسے دیکھا مجھے ؟ "ماہا نے استفسار کیا "میری ہونے والی بیگم صاحبہ آپ شاید بھول رہی ہیں کہ میرے پاس ایک عدد سالی صاحبہ بھی ہیں "وہ بڑے رعب

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سے کہہ رہا تھا "اچھا تو یہ نور کا کام ہے مجھ سے بغیر پوچھے آپ کو تصویریں بھیج دیں "ماہا کی بات پر وہ پھر سے ہنس دیا "اچھا غصہ نہیں کرو میں نے ہی اس سے مانگی تھیں "وہ آرام سے کہہ رہا تھا .. تھوڑی دیر دونوں باتیں کرتے رہے اور پھر ماہا کو آرام کرنے کا کہہ کر وہ فون بند کر گیا۔۔ ماہا چینج کر کے سونے کی تیری کرنے لگی۔۔۔ اگلے دن مہندی تھی اور صبح اسے پارلر مہندی لگوانے بھی جانا تھا وہ بہت اکسائیٹڈ تھی۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مہندی کا فنکشن میرج ہال میں ارینج کیا گیا تھا ایک طرف پلوشہ اور احمد اور دوسری طرف ماہا اور مصطفی۔۔

ان چاروں ان کے کزنز نے سٹیج پر لا کر بٹھایا۔۔ پلوشہ ہرے رنگ کے گوٹے کے کام والے لہنگے اور چولی میں ملبوس تھی کانوں میں گولڈن بندے اور ماتھے پہ گولڈن ٹیکا لگائے وہ کوئی گڑیا لگ رہی تھی۔۔ احمد نے ہرے رنگ کے کرتا شلوار کے ساتھ پیلے رنگ کی واسکٹ پہن رکھی تھی۔۔ دونوں کی جوڑی دیکھنے لائق تھی۔۔

ماہا نے پیلے رنگ کا گوٹے کے کام والا لہنگا چولی پہنا تھا سر پر پیلے رنگ کا کام والا دوپٹہ اچھی طرح ٹکایا ہوا تھا۔ اس کے بھی کانوں میں گولڈن بڑے بڑے جھمکے جھول رہے تھے۔۔ ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ سب نے اس کی خوبصورتی اور چہرے پہ جھلکتی معصومیت کو سراہا تھا۔۔ مصطفی نے پیلے رنگ کا کرتا شلوار پہنا تھا اور گلے سے گزار کر دائیں بازو پر پیلے رنگ کی خوبصورت شال لٹکا رکھی تھی۔۔ وہ دونوں ساتھ بیٹھے ایک دوسرے سے بڑھ کر حسین لگ رہے تھے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مہندی کی رسمیں شروع کی گئیں۔۔ سب نے سٹیج پر آکر ان چاروں کو مہندی لگائی مٹھائی کھلائی اور ان کی نظریں اتاریں۔۔

"نہیں بھائی یہ تو کھانا پڑے گا پورا منہ میں ڈال ورنہ میں بھابھی کو ابھی تیرے راز بتاتا ہوں "بلال مصطفیٰ کے ساتھ بیٹھا ایک رسگلا اٹھائے کہہ رہا تھا مصطفیٰ جو کچھ دیر پہلے پورا رسگلا منہ میں ڈالنے سے انکار کر رہا تھا اس کی بات سن کر فوراً سے بلال کے ہاتھ سے وہ رسگلا منہ میں ڈالا تو سٹیج پر بیٹھے سب لوگ ہنس دیئے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تھوڑی دیر بعد ڈانس پرفارمینسز شروع ہوئیں سب نے ڈانس فلور پر اپنے جلوے دکھائے۔۔ مصطفیٰ کے کزنز نے خوب ڈانس کیا اور آخر میں دونوں دلھوں کو سٹیج سے اٹھا کر ڈانس فلور پر لے گئے۔۔ سب لڑکوں نے مصطفیٰ اور احمد کو درمیان

میں کھڑا کر کے ان کے اردگرد جھومر ڈالی۔۔ مہندی کا فنکشن بہت اچھا گزر رہا تھا۔۔ ماہا کہیں خوش تھی تو کہیں اداس بھی اور یہی حال پلوشہ کا بھی تھا۔۔

ماشااللہ۔۔ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو یاررر "پلوشہ نے جب ماہا کو سرخ جوڑے میں دلہن بنے دیکھا تو وہ ایکسائیٹڈ سی کہنے لگی۔۔ وہ خود بھی لال جوڑا پہنے ڈارک میک اپ کیئے آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی۔۔ ماہا نے پہلی دفعہ اتنا ڈارک میک اپ کروایا تھا اور اتنا بھاری جوڑا پہنے وہ دلنشین دلہن لگ رہی تھی نا جانے مصطفی پر کیا گزرنے والی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اچھا چلو یار سامان سمیٹتے ہیں ابھی بلال آجائے گا اور احمد اور مصطفی ہمارے" انتظار میں گھل رہے ہوں گے "پلوشہ نے ماہا سے کہہ کر آخر میں آنکھ ماری تو وہ

بھی مسکرا دی۔۔ وہ دونوں ابھی پارلر میں کھڑی تھیں اور بلال کو اطلاع دے دی گئی تھی کہ وہ آکر انہیں لے جائے۔۔۔

دونوں دلہنیں میرج ہال پہنچ چکی تھیں۔۔ ان دونوں کو برائیڈل روم میں بٹھایا گیا۔۔ اتنی دیر میں نکاح خوان بھی پہنچ چکے تھے۔۔ پہلے پلوشہ اور احمد کا نکاح پڑھوایا گیا سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور پلوشہ اور احمد کو ڈھیر ساری دعائیں۔۔

اس کے بعد مصطفی اور ماہا کا نکاح ہوا۔۔ نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔ اللہ کی رضا میں راضی ہونا آسان تھا لیکن خود کو مکمل طور پر کسی کے سپرد کر دینا مشکل۔۔ ثمینہ بیگم نے بھی اسے نکاح کے بعد گلے لگایا تو ان کی بھی یہ سوچ کر آنکھیں بھر آئیں کہ کچھ دیر بعد وہ اپنی

نازوں سے پالی بیٹی کو رخصت کر دیں گی--- عارف صاحب کے چہرے پر خوشی اور اداسی کے ملے جلے جزبات واضع تھے--

دونوں دلہنیں اپنے ماں باپ کے ساتھ سج سج کر چلتی سٹیج کی طرف بڑھ رہی تھیں-- احمد اور مصطفی سفید رنگ کی شیروانیاں اور سرخ رنگ کے کلے پہنے کسی سلطنت کے شہزادے لگ رہے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھیں لال جوڑوں میں سجی سنوری دلہنیں ان کی شہزادیاں ہی تو تھیں--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مووی میکر اور فوٹوگرافر ہر اینگل سے ان چاروں کی مووی اور تصویریں بنانے میں لگے تھے-- وہاں موجود سب مہمانوں نے ان دو جوڑوں کو خوب سراہا تھا لیکن ماہا کی تائ جان سے تو یہ بات ہضم کرنی ہی مشکل تھی کہ ماہا ان کے برابر آن کھڑی ہوئ تھی یا شاید ان سے بھی آگے نکل گئ تھی-- مصطفی کا بزنس عابد صاحب

کے مقابلے میں زیادہ وسیع تھا وہ ان سے زیادہ امیر تھے اور ماہا کی ایسے گھر میں شادی ان کے لیئے قبول کرنا بہت مشکل تھا۔۔

ماشاءاللہ اللہ خوش رکھے تم دونوں کو "ماہا نے سر اٹھا کر دیکھا تو عابد صاحب" مصطفی سے ملنے اور مبارک باد دینے کے بعد اب ماہا کے سر پر ہاتھ رکھ رہے تھے۔۔ ماہا کی آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں وہ تایا جان کی لاڈلی تھی وہ اسے ہمیشہ اپنی بیٹیوں کی طرح پیار کرتے تھے اور کبھی کبھار تو اپنی بیگم سے چھپ کر اسے ملتے اور تحفے بھی دیتے تھے وہ ان تینوں بہن بھائی کے لاڈ اٹھاتے تھے

کانگریٹس ماہا "عابد صاحب کے پیچھے کھڑا شہریار اب مصطفی کے بعد اس کی طرف" متوجہ ہوا تو ماہا کی آنکھ کے آنسو جیسے یک دم خشک ہوئے وہ آج کے دن اس انسان کی وجہ سے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔ شہریار کے کہنے پر ماہا نے بغیر کوئی جواب اور تاثر دیے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔۔ مصطفی نے اس حرکت کو نوٹ کیا لیکن

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ خاموش رہا اور شہریار چپ چاپ وہاں سے چلا گیا۔۔۔ ماہا نے اپنا موڈ ٹھیک رکھنے کی پوری کوشش کی ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کوئی چیز اٹھا کر شہریار کے سر میں دے مارے جو اس قدر دوغلا تھا۔۔

بیگم پلیز سونا نہیں میں تمہیں اٹھا نہیں سکتا "احمد نے پلوشہ کے کان کے" پاس سرگوشی کی جو کتنی دیر سے اپنی جمائیاں روکنے کی کوشش میں غرق تھی۔۔ کیوں؟ صبح تو ایسے فون کر کے اٹھایا تھا جیسے آج ہماری شادی نہیں ہے بلکہ ہم" "نے محاذ پہ جانا ہے۔۔۔ اب مجھے نیند آرہی ہے۔۔ اٹھا کر ہی لے کر جانا پڑے گا پلوشہ نے چڑ کر کہا "ہاں۔ چاہے میری چک نکل جائے تمہیں اٹھانے کے بعد موٹو "احمد نے مزاق میں کہا تو پلوشہ کو غصہ آگیا "میں کوئی موٹی نہیں ہوں اپنی آنکھیں ٹھیک کراؤ "پلوشہ نے غصے سے کہا تو احمد صرف اسے دیکھ کر رہ گیا جو دوبارہ جمائی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا میں سوچ رہا ہوں بھاگ جائیں "مصطفی نے موقع دیکھ کر ماہا کے قریب ہو" کر سرگوشی کی تو اس نے حیرت سے سر اٹھا کر مصطفی کو دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ کا بسیرا تھا "کہاں؟ "ماہا نے اسی طرح مدھم انداز میں کہا "گھر "مصطفی نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تو ماہا کو ایک لمحے کے لیئے لگا کہ اسے سننے میں غلطی ہوئ ہے "گھر؟ "اس نے دہرایا جیسے کنفرم کر رہی ہو کہ یہی کہا ہے ناں "ہاں ناں اتنی دیر ہوگئ ہے پہلے رسمیں نہیں ختم ہو رہی تھیں اور اب کھانا ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔۔ مجھ سے اب مزید صبر نہیں ہو رہا یار۔۔ تمہارے لیئے

"سرپرائیز تیار کر رکھا تھا اور رخصتی کا تو ابھی دور دور تک کوئ ارادہ نظر نہیں آرہا مصطفی آہستہ آہستہ بول رہا تھا تو ماہا نے مسکرا کر نفی میں سر جھٹکا جیسے کہہ رہی ہو کچھ نہیں ہو سکتا آپکا۔۔۔ مصطفی ہمیشہ سے ایسا ہی تھا ہر کام میں جلدی کرنے والا کسی کیلئے کوئ سرپرائیز ہے تو وہ چاہتا کہ وہ فوراً اپنا سرپرائیز دیکھ لے اور

اس بات کا اندازہ ایک مہینے میں ماہا کو تو ہو گیا تھا اور اب بھی اس سے انتظار نہیں ہو رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد پلوشہ کی رخصتی ہوئ افتخار صاحب نے ڈھیر ساری دعائیں دے کر اسے رخصت کیا انعم بیگم کی آنکھیں بھر آئ تھیں وہ بھی اس کی خوشیوں کیلیئے اس کے جانے کے بعد تک دعائیں کرتی رہیں۔۔ مصطفی نے اپنی اکلوتی بہن کو خود رخصت کیا وہ سب ایک طرح سے مطمئن بھی تھے کہ وہ اپنے تایا کے گھر ہی گئ ہے اور احمد کو تو وہ ہمیشہ سے جانتے تھے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا کی رخصتی کی باری آئ تو بہت دیر کے ضبط کیئے ہوئے عارف صاحب کے آنسو نکل آئے۔۔ "میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں انکل آپ کی بیٹی کو کبھی مجھ سے کوئ شکایت نہیں ہوگی "مصطفی ان کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہہ رہا تھا جو اپنی بیٹی کو

اپنے ساتھ لگائے کھڑے تھے "مجھے تم پہ بھروسہ ہے بیٹا۔۔ اللہ تم دونوں کو خوش رکھے "عارف صاحب اور ثمینہ بیگم نے اپنی بیٹی کو رخصت کیا۔ نور اور حارث تو ماہا سے الگ ہونے کو تیار ہی نہ تھے۔۔

وہ مصطفی کے ساتھ گاڑی پر گھر پہنچی اور افتخار صاحب اور انعم بیگم پہلے ہی ڈرائیور کے ساتھ گھر پہنچ چکے تھے کچھ مہمان بھی گھر پر تھے تھوڑی بہت مزید رسموں کے بعد ماہا کو مصطفی کی کزنز اس کے کمرے میں لے گئیں۔۔ کمرے کو انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا دیواروں پر وقفے وقفے سے گلاب کے پھول چپکائے گئے تھے بیڈ پر گلاب کی پتیاں پھیلی تھیں جن پر ماہا کو بٹھایا گیا تھا اس کا سرخ بھاری لہنگا اس کے اردگرد پھیلا ہوا تھا۔۔ مصطفی کی کزنز اسے وہاں بٹھا کر تھوڑی دیر بعد وہاں سے چلی گئیں تو مصطفی کمرے میں آیا۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو "وہ ماہا کے سامنے بیٹھا اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے "بھاری ہاتھوں میں پکڑے کہہ رہا تھا "یہ بات میں اب تک کئی بار سن چکی ہوں ماہا نے نظریں اٹھا کر کہا تو وہ ہنس دیا "سرپرائیز کیا ہے؟ "ماہا کو بھی اب تجسس ہوا کہ آخر کس سرپرائیز کے بارے میں وہ بات کر رہا تھا۔۔ اس نے بیڈ سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کر ایک لمبی پتلی ڈبی نکالی "یہ ..تمہاری منہ دکھائی "اس نے وہ ڈبی ماہا کی طرف بڑھائی تو اس نے ایک نظر خفگی سے مصطفی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا "اور آپ اس کیلیئے اتنے بے تاب ہو رہے تھے۔۔ آخر تو آپ نے مجھے یہ دینا ہی تھا "ماہا کی بات پر وہ مسکرایا۔۔ ماہا نے اس کے ہاتھ سے وہ ڈبی لے کر کھولی تو اس میں سونے کی دو خوبصورت جھانجھریں پڑی تھیں جن کے نیچے وقفے "وقفے سے گھنگرو لٹک رہے تھے "آپ کو کسی نے بتایا تھا کہ مجھے پائل پسند ہے؟ وہ اس سے تشویش کر رہی تھی "نہیں ..پر اس دن شاپنگ مال میں جب تم پلوشہ کے ساتھ ایک ایک پائل اٹھا کر دیکھ رہی تھی ناں تو اس دن تمہاری آنکھوں

کی چمک دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ تمہیں پائل بہت پسند ہے "اس نے مسکرا کر سارا قصہ بتایا تو ماہا کو جیسے ایک جھماکے سے یاد آیا وہ شادی کا جوڑا لینے کے بعد جب جیولری شاپ پر آئے تھے تو وہ دیوانہ وار ہر ایک پائل کو دیکھ رہی تھی اور اس وقت وہ پہلی اور شاید آخری دکان تھی جہاں اس دن اس نے پورے دھیان سے کچھ دیکھا تھا۔۔

میں پہنا دوں؟ "مصطفی کی بات پر وہ چونکی بغیر کچھ کہے اس نے وہ کھلی ہوئ" ڈبی مصطفی کو تھما دی۔۔ مصطفی نے بڑی احتیاط سے ایک ایک پائل اس کے پاؤں میں پہنا دی۔۔ آج ماہا کے دل سے آواز آئ تھی کہ خدا کے فیصلے سچ میں ہمارے لیئے بہترین ہوتے ہیں اسے ایک ایسا شخص دے دیا گیا تھا جو بغیر بتائے اس کی پسند ناپسند جان لیتا تھا۔۔ اس کی فکر خود سے زیادہ کرتا تھا اور اس کی محبت کا تو کوئ جوڑ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اگلی صبح کی رت ہی الگ تھی یا شاید ماہا اور مصطفی کو لگی تھی۔۔ وہ تیار ہوکر سیڑھیاں اترتی نیچے آرہی تھی۔۔ گولڈن کلر کے چوڑی دار پاجامے کے ساتھ گھیرے گلابی رنگ کا ٹخنوں تک آتا فراک, بازؤں میں سونے کے کڑے جو انعم بیگم نے اسے دیئے تھے۔۔ کانوں میں جھمکے جھول رہے تھے, ہلکا ہلکا میک اپ کیئے وہ انتہائ دلنشین لگ رہی تھی اس کی پائل کے گھنگرؤں کی آواز پر لاؤنج میں بیٹھے مصطفی نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دیکھیں جی ہم کتنے خوش نصیب ہیں ایک بیٹی اپنے گھر گئ تو دوسری آگئ "افتخار" صاحب نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور انعم بیگم نے اس کی بلائیں لیں۔۔ وہ مصطفی کے ساتھ آکر بیٹھی تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔ آج کا دن اس

کے لیئے یقیناً بہت خوبصورت تھا اور اب زندگی بھی خوبصورت ہونے والی تھی اس نے ماہا کو دیکھتے ہوئے سوچا--

"اللہ تم دونوں کو بری نظر سے بچائے اور ڈھیر ساری خوشیاں دے اور مجھے بھی پوتے پوتیاں دیکھنا نصیب ہوں "انعم بیگم ہاتھ اٹھا کر دعائیں دے رہی تھیں تو آخری بات پر مصطفی نے جان بوجھ کر زور سے آمین کہا تو ماہا تو شرم کے مارے سر جھکا گئ اور باقی سب کھلکھلا کے ہنس دیے--

تھوڑی دیر بعد عارف صاحب کی فیملی اور ماہا کی کچھ کزنز اور سہیلیاں ان کا ناشتہ لے کر پہنچ گئے-- انہوں نے اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر خدا کا بہت شکر ادا کیا-- جب وہ لوگ چلے گئے تو افتخار صاحب اور انعم بیگم پلوشہ سے ملنے چلے گئے--

مصطفی اب مجھے پارلر چھوڑ آئیں "ماہا نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو اس" نے چونک کر پہلے ماہا کو دیکھا پھر گھڑی کو "کیا یار اتنی جلدی "اس نے روٹھنے کے انداز میں کہا تو ماہا ہنس پڑی "میں لندن نہیں جا رہی پارلر جا رہی ہوں اور پھر واپس میں نے یہیں آنا ہے" "پتا ہے-- اچھا چھوڑ دیتا ہوں "وہ ابھی بھی خفا تھا اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا ماہا کو کہیں جانے نہ دے لیکن رات کو ولیمہ تھا اور اسے پارلر لازمی جانا تھا-- ماہا اپنا سامان اٹھانے چلی گئ اور وہ سر جھٹکتا گاڑی کی چابی اٹھائے پورچ میں نکل گیا--

---

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا-- اسی لمحے وہ پارلر سے نکلتی اپنا وائٹ گاؤن دونوں ہاتھوں سے سنبھالتی گاڑی کی طرف آتی دکھائ دی--

ایک لمحے کیلیے تو اس کی نظریں اس شہزادی پر جم گئ تھیں جو بڑے شاہانہ طریقے سے اپنا وائٹ زمین کو چھوتا چمکتا دمکتا گاؤن دونوں ہاتھوں سے ذرہ اونچا کیے چلتی آرہی تھی کوئ بھی اسے دیکھتا تو اسے کسی رائل پرنسز کا گمان ہوتا۔۔

ایک ہاتھ میں وائٹ موتیوں والا کلچ دبائے وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو مصطفی کو ہوش آیا۔۔ ایک مطمئن مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا وہ گاڑی سٹارٹ کرتا بھگا گیا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میرج ہال میں مہمان پہنچ چکے تھے۔۔ افتخار صاحب اور انعم بیگم ڈرائیور کے ساتھ پہلے میرج ہال گئے تھے تاکہ سب مہمانوں کا استقبال کریں اور ساری ارینجمنٹس دیکھیں کہ کوئ کمی بیشی نہ ہو۔۔

"You are looking so gorgeous, My Queen!"

مصطفی نے ایک ہاتھ سٹیرنگ پہ رکھے دوسرے ہاتھ سے ماہا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ میرج ہال کی اینٹرنس پہ تھے۔۔ مصطفی گرے تھری پیس سوٹ میں ملبوس پرنس اپنی پرنسس کو لیے ہال میں انٹر ہوا۔۔

وہ ایک ہاتھ سے اپنا ڈریس سنبھالتی اسی ہاتھ سے کلچ دبوچے دوسرا ہاتھ مصطفی کی بازو میں ڈالے دونوں شاہانہ طریقے سے چلتے آرہے تھے۔۔ دھیما دھیما میوزک چل رہا تھا ایک سپوٹ لائٹ کے علاوہ سب لائٹس دھیمی ہو چکی تھیں۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اس شاہانہ اینٹرنس پہ جہاں کئ لوگوں نے ستائش کا اظہار کیا تھا وہیں کچھ لوگوں کو تو دھچکا لگا تھا۔۔ ایسی شاندار شادی تو بہت بڑے اور امیر خاندانوں میں ہوا کرتی ہیں اور ماہا کی ایسی جگہ شادی ہو جانا تائ جان کو ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں اب سٹیج پر بیٹھے تھے۔۔ مہمان ایک ایک کر کے سٹیج پر جا کر ان سے ملتے تصویریں کھچوا رہے تھے۔۔ ماہا کی مسکراہٹ دیکھ کر ثمینہ بیگم کو یقین ہوا تھا کہ وہ حقیقتاً خوش ہے۔۔ ایسی خوشی اور چمک انہوں نے ماہا کے چہرے اور آنکھوں میں کئ سال بعد دیکھی تھی۔۔۔ شہریار کی چاہت میں اس نے خود کو بھی کہیں پیچھے چھوڑ دیا تھا ...اپنا آپ کہیں دور کھو دیا تھا لیکن آج مصطفی کے پاس رہ کر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کتنی اہمیت کی حامل ہے۔۔ اصل پیار وہ جو آپ کو خود سے پیار کرنے پہ مجبور کردے اور یہی تو مصطفی نے کیا تھا۔۔ وہ اپنی اہمیت جاننے لگی تھی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تایا ابو اپنی فیملی کو لے کر سٹیج پر آئے تھے۔۔ ماہا کے سر پر ہاتھ رکھے وہ مصطفی سے ملے لیکن تائ جان نے تو ماہا سے ملنے کی بھی جسارت نہیں کی تھی اس کی کزنز ہمیشہ کی طرح مغرور سے انداز میں ماہا سے ملیں لیکن آج جو شان ماہا کی تھی وہ کسی اور کی کہاں ہو سکتی تھی۔۔

یار آپ لوگ ضرور آنا ویسے بھی پھر میں امریکہ چلا جاؤں گا پھر ملاقات نہیں ہو پائے گی "شہریار نے مصطفی سے کہا تو مصطفی نے مسکرا کے کہا "ضرور کیوں نہیں "مصطفی اخلاق کے معاملے میں ہمیشہ سے بہترین تھا اور یہی چیز اس کی شخصیت کو شاندار بناتی تھی چھوٹا ہو یا بڑا ,امیر ہو یا غریب ,امپلاۓ ہو یا بزنس پارٹنر وہ سب کے ساتھ اعلئ اخلاق سے ملتا تھا

ماہا نے تو اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا وہ تایا ابا سے بات کرتی رہی "ماشاءاللہ بہت پیاری جوڑی ہے تم دونوں کی-- اللہ سلامت رکھے کسی کی نظر نہ لگے "تایا ابا کہہ رہے تھے مصطفی ان کی بات پر مسکرایا لیکن ماہا کی مسکراہٹ تو شہریار کو دیکھ کے ہی غائب ہوئی تھی-- یہ وہی شہریار تھا جسے دیکھ کر ماہا کی باچھیں کھل جاتی تھیں لیکن آج وہ مسکرا بھی نہیں پائی تھی غصہ ہی اتنا تھا-- یہ چھوٹی بات نہیں تھی ماہا کے کریکٹر پر بات کی گئی تھی اس کا بس چلتا تو اسی دن اسے زندہ جلا دیتی لیکن اس نے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا زیادہ مناسب سمجھا--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی مسلسل اس کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا-- کھانا کھل چکا تھا سب کھانا کھانے میں مصروف تھے-- مصطفی کے کزنز سارے انتظامات دیکھ رہے تھے-- پلوشہ اور احمد سٹیج پر بیٹھے تصویریں بنوانے اور ان دونوں سے گپیں لگانے میں مصروف تھے ان کا ولیمہ اگلے دن تھا" بھابھی کو گھمانے کہاں لے کر جا رہے ہو مصطفی؟

احمد نے اس سے سوال کیا "جہاں ماہا کہے گی وہیں لے جائیں گے "مصطفی نے ماہا کی طرف دیکھ کر کہا "ہم تو ولیمہ کے دو دن بعد ہی امریکہ چلے جائیں گے احمد کی وہاں ضرورت ہے "پلوشہ اب انہیں بتا رہی تھی "تو میں سوچ رہی تھی کہ تم دونوں ہنی مون کے بعد ہمارے پاس آجانا کچھ دن میں بھی اپنی بھابھی کی خدمت کرلوں گی "پلوشہ نے ماہا کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دی "وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں ایک دو ہفتے سے زیادہ آفس نہیں چھوڑ سکتا اور پھر ماہا کی سٹڈیز کا بھی حرج ہوگا ناں "مصطفی نے بڑے رسان سے بتایا "اچھا بس کردو شادی کے بعد ایک مہینہ تو بندہ انجوائے کرے ناں پڑھائی بھی ہو جائیگی "پلوشہ نے ماہا کی ہمایت کی تو مصطفی ہنس دیا "میری بیوی خود تو نکمی ہے ہی دوسروں کو بھی بنائے گی۔۔ مجھے تو اپنے بچوں کی فکر ہے "احمد نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تو پلوشہ کا منہ بن گیا "یہ تو بچوں کو بھی کہے گی چھوڑو پڑھائی کر کے کیا کرنا ہے چلو پاپا کو تنگ کرتے ہیں "احمد نے کہہ کر قہقہہ لگایا تو ماہا اور مصطفی بھی ہنس دیے

جبکہ پلوشہ تو ناراض ہی ہوگئ "لو اب تو آپ گئے احمد بھائ "مصطفی نے پلوشہ کا موڈ دیکھ کر کہا تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا پلوشہ کی ناراضگی اتنی آسانی سے کہاں جاتی تھی جب تک اگلا بندہ ڈھیر ساری شاپنگ اور آئسکریم کھلا کر نہ منائے جیب کا تو کونڈا ہونے والا تھا اب--

وہ اب گھر آگئے تھے افتخار صاحب اور انعم بیگم کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھے تھے "مجھے بہت خوشی ہے کہ ماہا بیٹی میری بہو ہے--- ہر ملنے والے نے تم دونوں کی جوڑی کی بہت تعریف کی ہے آج "افتخار صاحب بڑے فخر سے کہہ رہے تھے "لو آپ نے مجھے پہلے بتانا تھا ناں میں آتے ہی نظر اتارتی اپنے بچوں کی-- نظر ہی ناں لگادی ہو کسی نے "انعم بیگم تو پریشان ہی ہوگئ تھیں مصطفی ان کی بات پر ہنس دیا "اچھا امی ابھی آپ بھی آرام کریں اور ہم بھی آرام کرتے ہیں پھر صبح اٹھتے ہی آپ ہماری نظر اتار لیجیئے گا"

ماہا تم اپنے اس کزن کو یوں اگنور کیوں کرتی ہو؟ میں نے کل بھی نوٹ کیا تھا وہ" تمہیں مبارکباد دینے آیا تھا "وہ دونوں اب نائٹ سوٹس میں ملبوس سونے لگے تھے کہ مصطفی کو کچھ یاد آیا ماہا ٹھٹکی "وہ ہے ہی اسی قابل "ماہا نے دھیمی آواز میں کہا تھا لیکن مصطفی نے سن لیا تھا "غلط بات ہے ماہا وہ کزن ہے تمہارا اور کتنے اچھے طریقے سے مجھ سے ملا اور مجھے دعوت بھی دے کر گیا ہے "مصطفی نے بڑے پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کر سہلایا اور اسے سمجھایا "مجھے نہیں جانا ان کے گھر "ماہا کا موڈ منٹ میں آف ہوا تھا "غلط بات ہے ماہی۔۔ ہم ان کے گھر جائیں گے اور کچھ تحفے بھی لے کے جائیں گے "مصطفی کی بات پر وہ کوئ جواب دیے بغیر گھڑاپ سے کمبل میں گھس گئ۔۔ کاش وہ بتا سکتی کہ اسی شخص نے أپ کی بیوی کے ساتھ وقت گزاری کیلیے دوستی کی تھی اور جب وقت ختم ہوا تو اس کے کریکٹر

پر باتیں کیں اس کے بعد آپ کبھی ایسی بات نہ کرتے لیکن وہ کچھ کہے بغیر سو گئ مصطفی اس کا موڈ دیکھ کر مسکرادیا یہ پلوشہ نہیں تھی یہ ماہا تھی جو صرف ایک گلاب یا گجروں پر ہی راضی ہو جائیگی...

مما آپی کتنی پیاری لگ رہی تھی ناں کل-- بالکل پرنسز سینڈریلا جیسی "نور موبائل پر ماہا کی تصویریں دیکھتے ہوئے تبصرہ کر رہی تھی ثمینہ بیگم بھی وہیں بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھیں-- "ہاں اللہ ہمیشہ خوش رکھے میری بچی کو "ثمینہ بیگم کی بات پر عارف صاحب نے ایک نظر اس بے رونق گھر میں دوڑائ اور ایک گہرا سانس لے کر رہ گئے "بیٹیاں اتنی جلدی پرائ ہو جاتی ہیں اور جاتے جاتے گھر کی رونق بھی ساتھ لے جاتی ہیں "اسی دوران باہر بیل بجی تو حارث بھاگتا ہوا گیٹ کھولنے گیا

کون ہے حارث؟ "عارف صاحب نے اندر سے آواز لگائ"

اسی لمحے ماہا لاؤنج میں داخل ہوئ اس کے پیچھے مصطفی بھی تھا۔۔ عارف صاحب انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے ان کے دل کی رونق ان کے سامنے تھی۔۔ ثمینہ بیگم نے انہیں کھانے کیلیئے روک لیا تھا۔۔ عارف صاحب اور مصطفی مسلسل اپنی گفتگو میں مصروف تھے وہ ثمینہ بیگم کے پاس کچن میں کھڑی رہی اور انہیں سارے حال احوال بتاتی رہی۔۔

واپس جاتے ہوئے اس نے ایک چکر پورے گھر کا لگایا۔۔ اپنے کمرے میں آکر وہ تھوڑی غمزدہ ہوئ لیکن خود کو سنبھال لیا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے بھائی تو بھابھی کے آتے ہی دوست کو بھول گیا "بلال نے اس" سے ملتے ہوئے مصنوعی ناراضگی دکھائی "یار ایسا کچھ نہیں ہے تجھے تو پتا ہے کل ہی تو میرا ولیمہ ہوا ہے "مصطفی نے اس کے پیٹ میں ہلکا سا مکا دھرا "اچھا بس بس سن لیں تیری وضاحتیں۔۔ آئیں بھابھی آپ کیلیئے تو سپیشل ٹیبل ارینج کروائی ہے نیولی ویڈز کیلیے "بلال کہتا سٹیج کے پاس ایک ٹیبل کی طرف چل دیا وہ دونوں بھی اس کے پیچھے چل دیے۔۔

ویسے مجھے تو پلوشہ نے بتایا تھا کہ تم بہت بولتی ہو لیکن میں نے دو دن سے دو" چار باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں سنی "مصطفی سامنے بیٹھی اپنی نئ نویلی دلہن سے شکایت کر رہا تھا جو ادھر ادھر نظریں گھما رہی تھی "تھوڑے دن ٹھہر جائیں پتا چل جائے گا آپ کو "ماہا نے دھیرے سے کہا مصطفی مسکرا دیا۔۔ وہ دونوں پلوشہ اور احمد کے ولیمہ پہ موجود تھے۔۔ وہ بار بار اپنے ہاتھوں میں پہنے سرخ گجروں کو

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دیکھ رہی تھی جو مصطفی نے اسے یہاں آنے سے پہلے لا کر دیے تھے۔۔ کچھ چھوٹی موٹی چیزیں کرنے سے ہی انسان اپنوں کو خوش کر سکتا ہے۔۔ صرف گجروں سے ہی وہ خوش ہوگئ تھی۔۔۔

بلال کے بار بار اصرار پہ اب وہ دونوں سٹیج کے درمیان کھڑے تھے۔۔ میوزک شروع ہوا تو مصطفی نے ماہا کی کمر میں بایاں ہاتھ ڈال کے اسے اپنے قریب کیا اور دائیں ہاتھ سے اس کے بائیں ہاتھ پر گرفت مضبوط کر لی۔۔۔ ہلکا ہلکا جھومتے وہ دونوں کسی سحر میں کھو گئے تھے۔۔ مصطفی کے قریب رہ کر جو سکون ماہا کو ملا تھا اسی سکون کی تو وہ ہمیشہ متلاشی تھی اور آج وہ سکون اسے اپنے محرم کی قربت اور محبت میں ملا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ پلوشہ اور احمد سے مل کر واپس گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

صبح الارم کی آواز پر وہ اٹھی اور فوراً الارم بند کیا۔۔ فجر کا وقت ہو رہا تھا۔۔ سونے سے پہلے اس نے خود الارم سیٹ کیا تھا اب وہ ایک بھی نماز چھوڑنا نہیں چاہتی تھی وہ اللہ کے قریب ہونا چاہتی تھی۔۔۔

ابھی وہ آہستہ سے کمبل اتارتے ہوئے اٹھی ہی تھی کہ مصطفی جاگ گیا۔۔ اس نے مصطفی کی طرف دیکھا جو اب اٹھ بیٹھا تھا اور انگڑائی لے رہا تھا۔۔ اسے دیکھ کر ماہا کے چہرے کو ہمیشہ مسکراہٹ چھو جاتی تھی۔۔ وہ وضو کر کے واپس آئی تو مصطفی وہیں بیڈ پر بیٹھا بیٹھا سو رہا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی !اٹھیں نماز کا ٹائم چلا جائے گا "ماہا نے آہستہ سے اس کا بازو ہلایا تو وہ" ہڑبڑا کر اٹھا اور کمبل پھینکتا تیزی سے باتھ روم گھس گیا۔۔ جب تک وضو کر کے باہر نکلا ماہا جائے نماز پر کھڑی تھی۔۔ اپنی شریک حیات پر ایک نظر ڈالتا جلدی جلدی باہر نکل گیا۔۔۔

وہ ہمیشہ باقاعدگی سے نماز پڑھتا تھا۔۔ افتخار صاحب اور انعم بیگم خود بھی نماز و اذکار کے پابند تھے اور اپنے بچوں کو بھی پابند بنایا تھا۔۔ صبح نماز کے بعد وہ واک کیلیے نکل جایا کرتا تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سلام پھیر کر اس نے دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے تو کچھ دیر وہ یوں ہی ہاتھوں کو گھورتی رہی جیسے خدا سے بات کرنے اس سے رابطہ جوڑنے کیلیے الفاظ ڈھونڈ رہی ہو لیکن وہ ذات تو خاموشیاں بھی سن لیتی ہے۔۔ یہ وہی ذات تھی جس نے اسے غافل

ہونے کے بعد بھی رسوا نہیں ہونے دیا تھا بلکہ اس کا وقار مزید بڑھ گیا تھا اور جس خوشی اور سکون کی تلاش کہیں اور تھی وہ سکون اسے اللہ سے رابطہ قائم کر کے ہی تو ملا تھا اور وہ خوشی اللہ نے اسے مصطفی کی صورت میں دی تھی

اس کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا لیکن اتنے سالوں بعد یہ پہلا آنسو تھا جو درد ,اذیت اور بے سکونی کا نہیں تھا یہ آنسو شکرانے کا تھا "سچ کہتے ہیں نکاح میں بہت طاقت رکھی ہے تو نے۔۔ اسی طاقت کی وجہ سے تو آج میں مضبوط کھڑی ہوں ورنہ اگر تو نہ سنبھالتا تو کب کی بکھر کر ختم ہو چکی ہوتی۔۔ میں آج تیرا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے میرے مالک۔۔ میں نے تجھ سے منہ موڑا لیکن تو نے پھر بھی مجھے بہترین دیا ہے میں تیرے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہی۔۔ تو سچ میں غفور رحیم ہے ہم ہی بھٹک جاتے ہیں بھول جاتے ہیں تجھے تو اپنے بندوں کو نہیں بھولتا۔۔ مجھے اب اپنے رستے سے بھٹکنے نہ دینا یا اللہ۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی کو میری قسمت میں لکھا ہے انہیں میری زندگی میں شامل کیا ہے تو مجھ سے میرا یہ سکون کبھی نہ چھیننا انہیں ہمیشہ سلامت رکھنا۔۔ آمین ثم آمین"

وہ دعا مانگ کر اٹھی تو مصطفی بھی آگیا۔۔ ماہا نے جائے نماز لپیٹ کر ایک طرف رکھی۔۔ "ماہی واک پر چلو گی؟ "اس نے مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں پوچھا ہاں جی ضرور چلوں گی "وہ کچھ پل اسے دیکھتی رہی پھر مان گئ مصطفی نے اپنے" جوگرز پہنے ماہا نے بھی اپنا دوپٹہ سیٹ کیا اور دونوں گھر سے نکل پڑے

ہلکے جامنی رنگ کے آسمان اور صبح صبح کی تازہ، روح کو سرور دیتی ہوا نے انکا استقبال کیا قریبی پارک کے ٹریک پر دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے خاموشی سے چل رہے تھے آس پاس کیاریوں میں لگے تروتازہ پھولوں پر ابھی بھی رات کے پڑے شبنم کے قطرے موجود تھے گلاب اور موتیے کے پھولوں کی دیوانی کے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

نتھنوں سے جیسے ہی انکی خوشبو ٹکرائی تو اس نے اشتیاق سے مڑ کر پھولوں کو دیکھا۔۔ مصطفی نے اسکے چہرے پر خوشی دیکھی جیسے کوئی چھوٹا بچہ خوش ہوتا ہے۔۔ مصطفی دیکھ کر مسکرا دیا

ماہا نے مصطفی کو اپنی طرف دیکھ کر مسکراتا پایا تو وہ جھینپ گئ "تمہیں پھول پسند ہیں؟ "مصطفی نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر پوچھا

"جی مجھے صبح صبح ٹھنڈی ہوا میں واک کرنا بہت پسند ہے اور وہ بھی ایسی جگہ پر" وہ ابھی بھی اپنے اردگرد پھیلے رنگ رنگ کے پھولوں کو اشتیاق سے دیکھ رہی تھی ان دونوں کو لگا کہ اتنے خوبصورت رنگ انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے اور ایسی دلفریب مہک بھی پہلے کبھی نہیں سونگھی ہوگی پر وہ دونوں نہیں سمجھ پائے کہ یہ ان کے بیچ بندھے خوبصورت رشتے اور اسکے مہکتے احساس کا اعجاز ہے دونوں اپنی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

الجھنیں اور تھکاوٹیں کچھ دیر کیلیے بھول گئے تھے آج یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی انہیں سکون اور خوشی بخش رہی تھیں

چل چل۔۔ جب سے بھابھی آئ ہیں تو نے بڑا یاد کر لیا ہے بھائ کو۔۔ ایک" میسج تک نہیں کیا اور پھر کہہ رہا ہے میں مصروف بندہ ہوں "مصطفی کے اسے یہ کہنے پہ کہ یار تو تو مصروف بندہ ہے بلال تو تپ گیا تھا ہاتھ جھلاتا وہ لڑنے لگا۔۔

اچھا بس کر محلے کی فسادن آنٹی لگ رہا ہے تو اس وقت "مصطفی نے اسے یہ کہہ" کر چپ کرایا تو سب نے قہقہہ لگایا جبکہ بلال کا منہ بن گیا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی کے تایا ابا کی آج دعوت رکھی گئ تھی۔۔ پلوشہ اور احمد کے اونر میں رکھی گئ دعوت پر سب موجود تھے۔۔ تایا ابا ان کی اہلیہ شاہدہ بیگم، احمد، بلال جو مصطفی کا

جگری دوست تھا اور اس کے ساتھ بزنس پارٹنر بھی تھا اور اس کے بعد ماہ رخ جس نے ابھی ہونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔۔

وہ تینوں لڑکیاں ایک کونے میں بیٹھی گپوں میں مگن تھیں کبھی کسی ڈرامے کا ذکر اٹھاتیں تو بس کرتی ہی جاتیں اور تینوں ہر اداکار اور ہر سین کے بارے اپنی اپنی رائے دیے بغیر نہ رہتیں اور کبھی کسی برینڈ کی نئ کلیکشن کے بارے میں ایک دوسرے کو بتاتیں تو کبھی کوئ کوکنگ سیشن شروع ہوجاتا۔۔ ماہا ان سب میں گھل مل گئ تھی۔۔ مصطفی اسے یوں ہنستا بولتا دیکھ کر مسکرایا اسے ماہا کا یوں باتیں کرنا بہت اچھا لگتا تھا لیکن وہ اس سے ابھی کم ہی بات کرتی تھی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کھانے کے بعد ماہا نے میٹھا سرو کیا تو سب نے بڑی تعریف کی "اماں یہ اس کھیر کا ٹیسٹ آپ کی بنائ کھیر سے تھوڑا مختلف ہے لیکن سچ کہوں بہت مزے کی

ہے "پلوشہ نے کھیر کا چمچ لے کر انعم بیگم سے پوچھا تو انھوں نے بڑے ناز سے بتایا کہ یہ کھیر ان کی اکلوتی بہو نے بنائ ہے۔۔ کھیر سب کو واقعی بہت پسند آئ تھی۔۔ اس نے صبح سے بار بار ثمینہ بیگم سے کھیر بنانے کا طریقہ پوچھ پوچھ کے انھیں تنگ کر دیا تھا اور وہ کافی ڈری ہوئ تھی کہ ناجانے پسند بھی آئے گی سب کو کہ نہیں۔۔۔ لیکن شادی کے تیسرے دن ہی سب سے تعریفیں بٹور کر وہ کھل اٹھی تھی۔۔ چلو سسرال میں پہلا امپریشن تو اچھا رہا۔۔

چائے "شام کا وقت تھا اور مصطفی ٹیرس پر آگیا تھا شام کی چائے اب ماہا بنایا" کرتی تھی کیوں کہ مصطفی چائے کا دیوانہ تھا اور ماہا زبردست چائے بناتی تھی وہ دو کپ لے کر ٹیرس پر آگئ اور مصطفی کو اس کا چائے کا کپ تھمایا۔۔

کچھ دیر دونوں خاموشی سے کھڑے چائے پیتے رہے۔۔ شام کو ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی ماہا کے کھلے بال ہوا کے دوش پر اڑ رہے تھے۔ چند لمحے یوں ہی خاموشی کی نذر ہوئے

"ماہی "مصطفی نے خاموشی کو توڑا مصطفی اسے پیار سے ماہی ہی بلاتا تھا "جی" ماہا نے چونک کر اسے دیکھا جس کی آواز کافی سنجیدہ لگ رہی تھی اسے لگا شاید چائے صحیح نہیں بنی لیکن مصطفی کے تاثرات ایسا کچھ نہیں کہہ رہے تھے بلکہ وہ تو بڑے مزے سے چائے کے گھونٹ بھر رہا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تم دوسروں کے ساتھ تو بہت بولتی ہو میرے پاس آکے تمہیں چپ کیوں لگ جاتی ہے؟ "وہ ایک بار پھر اس سے وہی شکوہ کر رہا تھا جو اس نے پلوشہ کے ولیمے پر کیا تھا "کیا بات کروں؟ "ماہا نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اسے حیرت

سے دیکھنے لگا "میں شوہر ہوں تمہارا اور میرے ساتھ کرنے کیلیے تمہارے پاس کوئی بات ہی نہیں ہے آخر کوئی تو بات ہوگی ناں۔۔ اپنے بارے میں کچھ بتاؤ کچھ شیئر کرو "وہ رک رک کر کہہ رہا تھا "میرے بارے میں آپ سب جانتے تو ہیں پھر کیا بتاؤں "وہ ابھی بھی سامنے ہی دیکھ رہی تھی نظر ملا کر جھوٹ نہیں بول سکتی تھی وہ بھی مصطفی سے "کچھ ایسا جو میں نہ جانتا ہوں یا تم مجھے بتانا بھول گئ ہو "وہ بھی اب سامنے لگی کیاریوں کو دیکھ رہا تھا ماہا کہ حلق میں جاتا گھونٹ یک دم کڑوہ ہوا تھا اس نے چونک کر مصطفی کا چہرا دیکھا اس کی بات سے اسے لگا جیسے وہ کچھ کریدنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن ایک بار پھر اس کے تاثرات کچھ اور ہی کہہ رہے تھے۔۔ ماہا کو تسلی ہوئی کہ وہ غلط سوچ رہی ہے وہ مصطفی کو نہیں بتا سکی کہ جس سے دوستی تھی وہ دوست ہی کردار پر سوال اٹھا گیا تھا۔۔۔ "ابھی تو ایسا کچھ یاد نہیں آرہا جو آپ کو نہ بتایا ہو "وہ کچھ سوچ کر بولی

"تمہیں پتا ہے جب میں کالج کی طرف سے ہاکی کھیلتا تھا تو ایک دفعہ۔۔۔۔"

مصطفی کچھ یاد آنے پر پرجوش انداز میں اپنے کالج کی باتیں بتانے لگا۔۔ وہ خاموشی سے سنتی گئی۔۔ دونوں اکثر ایک دوسرے کے ساتھ اپنی بچپن کی، سٹوڈنٹ لائف کی باتیں شیئر کرتے تھے اور اتنے ہی پرجوش انداز میں اور دوسرا خاموشی سے سنتا رہتا

سنو تم کالج سے کچھ دن کی مزید چھٹی لے لو پلوشہ بار بار کہہ رہی ہے ہمیں" امریکہ جانا پڑے گا" وہ شیشے میں دیکھتا ٹائی باندھتا کہہ رہا تھا اس نے اثبات میں سر ہلایا اور شکر ادا کیا کہ اب اسے کہیں کوئی دعوت نہیں کھانی پڑے گی کیوں کہ پچھلا پورا ہفتہ تو دعوتوں میں گزر گیا تھا اور وہ اس بات کا بھی شکر ادا کر رہی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کہ اب اسے شہریار کے گھر نہیں جانا پڑے گا ورنہ اگر ادھر سے بلاوا آجاتا تو مصطفی تو اسے لازمی لے کر جاتا۔۔ وہ نیچے چلی گئ

وہ ناشتے کی میز پہ خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا جب ماہا چائے لے کر آئ اور اس کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھی "آپ نے ٹکٹس لے لیں؟ "ماہا نے اس کی توقع کے مطابق سوال کر ڈالا "ہمم "مصطفی نے بس اتنا ہی کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا اگلا سوال کیا آنے والا ہے "تو پھر ہم کہاں جارہے ہیں؟ "وہی سوال جو وہ پچھلے تین دنوں سے سن رہا تھا "سرپرائیز "اور وہی ایک لفظ جو وہ تین دن سے کہہ رہا تھا وہ ہنی مون ڈیسٹینیشن پلین کر چکا تھا لیکن ماہا کیلیے ابھی سرپرائیز تھا اور وہ اتنی ہی اکسائٹڈ تھی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ آفس چلا گیا تو کچھ دیر نیچے انعم بیگم کے پاس بیٹھ کے اب وہ اوپر آئ تھی۔۔ کل صبح انہیں نکلنا تھا لیکن کہاں یہ فلحال اسے پتا نہیں تھا وہ اکسائمنٹ کے ساتھ پیکنگ کرنے لگی۔۔ ثمینہ بیگم کو بھی فون پہ بتایا تھا کہ وہ ایک دو ہفتے کیلیے ملک سے باہر جا رہی ہے۔۔۔

میری بیٹی کا وہاں بہت خیال رکھنا مجھے کوئ شکایت نہ ملے "انعم بیگم ماہا کو اپنے ساتھ لگاتیں مصطفی کو ہدایات دیتی بولیں جو سر جھکائے انہیں سن رہا تھا۔۔ افتخار صاحب سے وہ صبح ان کے آفس جانے سے پہلے ہی مل چکے تھے۔۔ ڈرائیور کے ساتھ وہ دونوں ائیر پورٹ پہنچے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی اب تو بتا دیں ہم کہاں جا رہے ہیں؟ "مصطفی اپنے بیگز گھسیٹتا آگے بڑھ رہا تھا اور وہ اس کی رفتار تک پہنچنے کیلیے تقریباً بھاگ رہی تھی اور ایک بار پھر وہی سوال دہرایا تھا جو وہ کئ دنوں سے کر رہی تھی اور اب تو وہ خود بھی تنگ آگئ تھی "عجیب ہیں یہ بھی-- اتنا بھی کیا سرپرائیز "وہ اس کی خاموشی پر غصے سے پیر پٹختی تیز تیز چلتی گئ

تھوڑی دیر بعد بورڈنگ شروع ہوئ اور وہ بورڈنگ کرا کر جہاز میں آبیٹھے فلائیٹ ٹیک آف کرنے کیلیے تیار تھی سیٹ بیلٹ باندھے وہ کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی اب اس نے خود سے قسم کھائ تھی کہ دوبارہ مصطفی سے وہ سوال نہیں کرے گی-- ابھی وہ کچھ سوچ ہی رہی تھی کہ مصطفی کی دھیمی آواز پر چونکی--"ہم اٹلی جا رہے ہیں-- یہاں سے سیدھا روم "مصطفی موبائل پر میسج ٹائپ کرتا ماہا کو اطلاع دے رہا تھا-- ماہا نے خوشگوار حیرت سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اسے تو یقین

ہی نہیں آرہا تھا کہ جن جگہوں کو وہ تصویروں میں دیکھتی آئ ہے وہ اس کے سامنے ہونگی۔۔ روم اٹلی کا داراحکومت ہے اور ٹوریزم کے لحاظ سے کافی مشہور بھی ہے۔۔ سات گھنٹے کی فلائیٹ تھی یہاں سے روم تک کی اور اس اکسائیٹمنٹ کی ماری سے صبر ہی نہیں ہو رہا تھا

مصطفی کے کندھے پر سر رکھے وہ مسلسل بولتی ہی چلی جا رہی تھی اور وہ ہوں ہوں کے علاوہ کچھ نہیں بول رہا تھا اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ کی گرفت میں جکڑے اسے آہستہ آہستہ انگوٹھے سے سہلا رہا تھا۔۔۔ کافی دیر بولنے کے بعد جب وہ تھک گئ تو دوبارہ کھڑکی کی طرف متوجہ ہوگئ مصطفی اس کا جوش دیکھ محضوظ ہو رہا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپنی زبان سے کام لینا شروع ہوگئ تھی-- بات کرتے کرتے اسے احساس ہواکہ مصطفی اسے غور سے نہیں سن رہا مصطفی کے کندھے سے اپنا سر اٹھاکر دیکھا تو وہ کہیں اور ہی غور کر رہا تھا اس نے مصطفی کی نظروں کا تعاقب کیا تو اس کی شفاف پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں

کیا دیکھ رہے ہیں؟ "اس کے سوال پر مصطفی چونکا "کچھ نہیں وہ ائیر ہوسٹس" کو چائے کا کہنا تھا "ماہا کے تیور دیکھ کر اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ کیا سمجھ رہی ہے "ایکسکیوز می "ماہا نے تھوڑے فاصلے پر کھڑی ائیرہوسٹس کو متوجہ کیا "یس میم" وہ کسی اور سیٹ پر کچھ سروکر کے اب ان کی طرف آئ تھی-- ماہا نے اس کو آتا دیکھ مصطفی کے بازو میں ہاتھ ڈالا تھا مصطفی تو اس کی اس حرکت پر بس مسکرا کر ہی رہ گیا تھا لیکن ماہا کو خود اندازہ نہ ہواکہ اس نے یہ کیا کیا ہے-- "ون ٹی پلیز "ماہا نے اسے آرڈر دیا تو وہ اپنی پروفیشنل مسکراہٹ کے ساتھ چائے لینے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

چلی گئ "ماہی میں صرف چائے کا کہنا چاہ رہا تھا ایسا کچھ نہیں ہے جیسا--- "ماہا نے اسے گھوری سے نوازتے اس کی بات کاٹی تھی "تو اسے گھورنے کی کیا ضرورت تھی-- بہت پیاری ہے نا اسی کے ساتھ چلے جائیں "ماہا غصے سے رخ پھیر گئ مصطفی بیچارہ سر پیٹ کر رہ گیا

دوپہر کے کھانے کے بعد دونوں سو گئے تھے اور اب کسی اناؤنسمنٹ پر ان کی آنکھ کھلی-- فلائیٹ لینڈ ہونے والی تھی دونوں نے فٹا فٹ سیٹ بیلٹس باندھیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پندرہ منٹ بعد اپنا سامان لیتے وہ ائیر پورٹ پر موجود تھے-- وہاں ہر طرح کے لوگ تھے زیادہ تر تعداد سیاحوں کی تھی جو مختلف ممالک سے روم دیکھنے آئے تھے--

ائیرپورٹ سے باہر نکلے تو ماہا نے ایک نظر ہر طرف گھمائ موسم کافی خوشگوار تھا اور ساٹ گھنٹے کی فلائیٹ کی تھکن اس پر سکون فضا میں ختم ہوگئ تھی۔۔ مصطفی ٹیکسی روکے اب اس میں اپنے بیگز رکھ رہا تھا۔۔ دونوں ٹیکسی پر ہوٹل پہنچے تھے جہاں انہوں نے ٹھہرنا تھا۔۔

مصطفی سامان کمرے میں رکھتا صوفے پر ڈھے سا گیا تھا سامان ہی اتنا تھا اور اسے اکیلے ہی اٹھانا پڑا تھا اب وہ اتنے بھاری بیگز جن میں ماہا نا جانے کیا کچھ بھر آئ تھی وہ اپنی سوکھی جان والی بیوی کو تو کبھی اٹھانے نہ دیتا۔۔ اگر وہ اکیلا ہوتا تو شاید ایک ہی بیگ اٹھاتا جس میں وہ صرف اپنے چند کپڑے رکھ لیتا۔۔ "آج شدت سے اپنے شادی شدہ ہونے کا احساس ہو رہا ہے" وہ صوفے کی پشت پر سر ٹکائے کہہ رہا تھا۔۔ ماہا کے کپڑوں کے ساتھ ساتھ اس کی جیولری اور میک اپ کا سامان بھی ٹھونسا گیا تھا اور پلوشہ اور احمد کیلیے لیے گئے تحفے بھی "کیوں؟" ماہا نے اس کی

بات پر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا وہ چینج کر کے اب مصطفی کے ساتھ آبیٹھی تھی "بس ایسے ہی۔۔۔ تمہیں دیکھ کر "اب وہ کیا کہتا کہ وہ اسے اپنی مرضی کا سامان اٹھانے کی اجازت دے کر پچھتا رہا ہے۔۔ وہ اٹھتا چینج کرنے چلا گیا۔۔ ماہا نے دونوں گھروں میں کال ملائ اور انہیں اپنے پہنچنے کی اطلاع دی

رات کے کھانے کے بعد وہ دونوں واک کیلیے ہوٹل سے نکلے تھے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے آہستہ آہستہ چلتے وہ باتوں میں مگن تھے یا شاید وہ صرف بولنے میں مگن تھی اور وہ بیچارہ اسے سننے میں۔۔ آج مصطفی کو شدت سے لگا تھا کہ نہ بولنے کی شکایت کر کے اس نے غلطی کی تھی لیکن پھر بھی وہ اس کی باتیں نظر انداز نہیں کر سکتا تھا کر ہی نہیں پاتا تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آس پاس کی مارکیٹوں میں گھوم کر وہ واپس ہوٹل آگئے ماہا تو تھکاوٹ کی وجہ سے آتے ہی سوگئ۔۔ مصطفی بیڈ پر اس کے پاس بیٹھا بس اسے دیکھتا گیا اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا دل ہی دل میں اس سے باتیں کرتا رہا۔۔ "میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہو تم ماہی تمہارے میری زندگی میں آنے کے بعد میں بہت بدل گیا ہوں زندگی کو گزارنے نہیں بلکہ جینے لگا ہوں۔۔ اب میری زندگی کا مقصد مجھ سے کبھی مت چھیننا کبھی مجھ سے دور مت جانا میری جان۔۔ "وہ اب بھی اسی محبت سے اپنی بیوی کو سوتا دیکھ رہا تھا "یا اللہ میرا غرور ہمیشہ سلامت رکھنا میری شریک حیات جسے تو نے میرے لیے چنا ہے یہی میرا غرور ہے "وہ کہتا مسکرایا تھا اور دل سے دعا کی تھی "میرا سکون "مصطفی نے اس کے ماتھے پر پیار کرتے زیر لب دہرایا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اور سنائیں بھائی جان بھابھی نہیں آئیں؟ "عارف صاحب نے عابد صاحب" سے پوچھا جو ابھی اپنے بیٹے کے ساتھ ان کی طرف آئے تھے عارف صاحب اپنی بھاوج کا مزاج اچھے سے جانتے تھے لیکن ایک فارمیلٹی پوری کرتے انہوں نے پوچھ لیا "اس کی کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے نہیں آسکی "عابد صاحب نے بہانا بنایا "کیسے ہو بیٹا؟ "عارف صاحب نے بڑی شفقت سے شہریار سے پوچھا "میں بالکل ٹھیک ہوں چاچو۔۔ آپ بتائیں؟ "شہریار نے مسکرا کر جواب دیا "بس بیٹا کیسا ہو سکتا ہوں اپنی لاڈلی کے بغیر "عارف صاحب ماہا کا سوچ کر افسردہ ہوئے "کیسی ہے ہماری بیٹی خوش تو ہے ناں؟ "عابد صاحب نے ماہا کا پوچھا وہ ان کی بھی تو لاڈلی تھی "بالکل ٹھیک ہے بھائی جان اور بہت خوش بھی ہے شکر ہے خدا کا۔۔۔ آجکل تو ویسے بھی دونوں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں "ثمینہ بیگم نے انہیں بتایا "چلو ماشاءاللہ۔۔ اللہ خوش رکھے "انہوں نے دل سے دعا دی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ہمم خوش تو ہو گی ہی اتنی بڑی کمپنی کا مالک جو مل گیا ہے "وہ یہ سوچتے ہوئے" عجیب سے انداز میں مسکرایا تھا اگر یہاں اس کی ماں موجود ہوتیں تو وہ شاید یہی بات ان کے منہ پر بھی کہہ دیتیں لیکن وہ صرف سوچ کر ہی رہ گیا

ارے ہاں تم لوگوں کو ایک خبر سنانی تھی "عابد صاحب کی بات پر وہ متوجہ" ہوئے "ہم نے شیری کا رشتہ طے کر دیا ہے اس کی چھوٹی خالہ کی بیٹی سے وہ جو لندن میں رہتے ہیں "عابد صاحب مایوس سے انداز میں بتا رہے تھے واضح تھا کہ یہ رشتہ ان کی مرضی کے خلاف ہوا تھا "اچھا ماشااللہ بہت بہت مبارک ہو "عارف صاحب اور ثمینہ بیگم نے انہیں دل سے مبارک باد دی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میں نے سوچا ہے کہ اگلے سال تک اس کی شادی بھی کر دوں گا آخر کب تک" امریکہ میں اکیلا رہے گا۔۔ اور ویسے بھی اب میں بیمار رہنے لگا ہوں تو اپنے اکلوتے بیٹے کی خوشی تو دیکھ کر جاؤں نا "وہ تھکے تھکے انداز میں کہہ رہے تھے۔۔ یہ تو سچ تھا کہ اب وہ بیمار رہنے لگے تھے کچھ عمر کا تقاضا تھا کچھ بزنس کے گھپلے اور کچھ گھر کا ماحول گھر کا ماحول تو شروع سے ہی ٹھیک نہیں تھا ان کی بیوی جن کو انہوں نے اتنی عزت دی تھی انہوں نے عابد صاحب کو اپنے جان سے پیارے بھائیوں سے دور کر دیا تھا اور اپنے گھر کا ماحول ٹھیک رکھنے کیلیے وہ یہ کرنے پر بھی تیار ہو گئے تھے لیکن پھر بھی سکون نصیب نہ ہوا تھا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اللہ آپ کو سلامت رکھے بھائی جان۔۔ ابا حضور کے بعد آپ ہی تو ہمارے بڑے ہیں "عارف صاحب اپنے بھائی کی حالت کو جانتے تھے اور انہیں ہمیشہ بڑے بھائی سے زیادہ باپ کا درجہ دیا تھا ان کے چھوٹے بھائی ساجد صاحب بھی ان

سے ایسے ہی محبت کرتے تھے جیسے وہ دونوں۔۔ تینوں بھائیوں کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی۔۔ ساجد صاحب اپنی فیملی کے ساتھ نوکری کے سلسلے میں لاہور رہتے تھے اس سے پہلے وہ عارف صاحب کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے اور خوش قسمتی سے ان دونوں کی بیویاں اچھی تھیں۔۔

اچھا چلتا ہوں چاچو کل شام میری فلائیٹ ہے دعا کیجیئے گا "شہریار عارف صاحب" سے گلے ملتا کہہ رہا تھا وہ آیا بھی اسی مقصد سے تھا کہ انہیں اپنے جانے کی اطلاع دیدے۔۔ نور اور حارث کو آج اس کا رویہ کافی عجیب لگا نہ اس نے پہلی کی طرح ان سے کوئی بات کی نہ ہی انہیں کہا کہ وہ بھی اسے ائیرپورٹ چھوڑنے آئیں۔۔ ورنہ وہ اکثر کہا کرتا تھا ایک دفعہ پہلے بھی کچھ عرصے کیلیے انگلینڈ جاتے ہوئے ان دونوں کو ائیرپورٹ ساتھ لے کر گیا تھا لیکن آج تو اس نے بات تک نہ کی تھی۔۔ ماہا ہوتی تو یہ رویہ دیکھ کر کبھی کچھ نہ کہتی لیکن یہ نور تھی کیسے چپ رہتی "ویسے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

شیری بھائ میرا خیال سے آپ امریکہ ہی جا رہے ہیں چاند پر نہیں "نور غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئ اور وہ جو گیٹ کی طرف بڑھا تھا اس کی بات پر الجھ کر رہ گیا۔۔

کہاں رہ گئے تھے کب سے بیٹھی ہوں انتظار میں "مصطفی کو اپنے پاس آتا دیکھ" کر وہ غصے سے چیخی تھی "سوری یار ایک کلائنٹ کی کال تھی "وہ اس کے پاس بنچ پر بیٹھتا ہوا بولا تو ماہا اسے گھور کر رہ گئ۔۔ وہ یہاں آتے ہوئے ٹیکسی میں بھی مسلسل فون سنتا رہا تھا اور یہاں آکر بھی "اچھا چلو اندر چلیں "وہ اس کا موڈ بھانپتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اسے اپنی خیریت اسی میں معلوم ہوئ کہ اب اسے مکمل وقت دے۔۔ مصطفی نے اپنا فون آف کر کے جیب میں ڈالا۔۔ وہ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آج انہوں نے کولوزیئم کا دورہ کرنے کا سوچا تھا۔۔ کولوزیئم روم کی تاریخی عمارت ہے جسے روم کی علامت اور شاہکار سمجھا جاتا ہے۔۔ وہ حیرت سے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔ بھاولپور کے نور محل کے علاوہ اس نے آج پہلی بار کوئ اور تاریخی عمارت دیکھی تھی اور وہ بہت خوش تھی۔۔ مصطفی تو اسے خوش دیکھ کر ہی خوش تھا۔۔۔ مصطفی اسے اس عمارت کی تاریخ کے بارے میں بتا رہا تھا پہلے تو وہ سنتی گئ لیکن اچانک بور ہوگئ "مجھے ایسا لگ رہا ہے میں یہاں ہسٹری پڑھنے آئ ہوں اور آپ میرے ہسٹری کے ٹیچر ہیں۔۔ بس کر دیں ویسے ہی مجھے بہت زہر لگتی تھی "ماہا نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیا "اچھا بھئ "نہیں بتاتا میں تو صرف تمہیں انفارمیشن دے رہا تھا

اچھا سنیں میں وہاں کھڑی ہونگی آپ میری اچھی سی پکچرز لیں "ماہا اپنا موبائل" اسے تھماتی آگے بڑھی اور ایک ذرا سی اونچی جگہ پر جا بیٹھی مصطفی نے اس کی دو تین تصویریں کھینچیں اور وہ واپس آگئ

وہ دونوں اب ایک جگہ چھاؤں میں جا بیٹھے تھے ہر طرف ٹورسٹ پھر رہے تھے ہاتھوں میں کیمرے پکڑے "مصطفی؟ "ماہا نے چپس کا پیکٹ کھولتے ہوئے اسے پکارا "ہمم بولو جان "اس نے ماہا کے اس کی طرف بڑھائے چپس کے پیکٹ سے چپس نکالتے ہوئے کہا "ایک بات پوچھوں؟ "ماہا سامنے دیکھتی اجازت مانگ رہی تھی "یہ بھی کوئ پوچھنے کی بات ہے "مصطفی بھی اب سامنے ہی دیکھ رہا تھا آپ مجھ سے ہمیشہ ہی ایسے پیار کرتے رہیں گے؟ "وہ ابھی بھی سامنے دیکھتی" مصطفی کے جواب کا انتظار کر رہی تھی

Visit website For More Novels www.urdunovelbank.com

ہاں ہمیشہ۔۔ تمہیں کوئی شک ہے میری محبت پر؟ "مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا "نہیں "وہ جواب دے کر خاموش ہوگئی۔۔ "پتا ہے ماہی میں ہمیشہ ایک سمپل سی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا جو میرے سٹینڈرڈ سے نہیں مجھ سے پیار کرے جسے دنیا سے کوئی غرض نہ ہو بس اس کی دنیا ہی مجھ میں ہو۔۔ اتنی بڑی کمپنی چلانے کے بعد مجھے لگا تھا مجھے کوئی ایسی لڑکی نہیں ملے گی امی ابو بھی اونچے سٹینڈرڈ کے گھروں میں میرا رشتہ دیکھتے تھے اور میں ہمیشہ انکار کر دیتا تھا لیکن جب ابو نے تمہارا ذکر کیا اور میں نے پہلی بار تمہاری تصویر دیکھی تو مجھے لگا میں تمہیں کھو کر غلطی کروں گا۔۔ پتا نہیں تمہیں اپنی دنیا مجھ میں ملی یا نہیں لیکن میری کل کائنات تم بن گئی ہو "دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے تھے لیکن ماہا کی آنکھیں بھر آئیں تھیں اور اس کا احساس نا جانے کیسے مصطفی کو ہو گیا تھا۔۔ مصطفی نے اپنے بازو ماہا کے کندھوں پر حمائل کیے تو ماہا نے مصطفی کے کندھے پر سر دھر لیا۔۔ اسے آج کسی سے نا چاہتے ہوئے بھی سخت نفرت ہوئی

تھی اور دوسری طرف مصطفی کی محبت نے اسے آن گھیرا تھا جو دیکھے بغیر اس کی حالت جان لیتا تھا

ایک اچھے اور مشہور ریسٹورنٹ میں ڈنر کرنے اور کافی پینے کے بعد وہ واپس ہوٹل آگئے۔۔ مصطفی اپنے موبائل پر ای میلز چیک کرنے لگا اور وہ اپنی اور مصطفی کی تصویریں گھر والوں کو بھیجنے لگی وہ آج سچ میں بہت خوش تھی کسی نے اس سے اتنی محبت اور قدر کی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آج کا دن ٹریوی فاؤنٹین کے نام "وہ پر جوش انداز میں ہوٹل سے باہر نکلتی چہکی" تھی۔۔ مصطفی اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ٹیکسی پر ٹریوی فاؤنٹین پہنچے تھے۔۔

وہاں بھی پچھلے دن کی طرح سیاحوں کا رش تھا لیکن یہ جگہ پچھلی سے زیادہ خوبصورت تھی۔۔ مصطفی اس کا ہاتھ پکڑے اس سے ایک قدم پیچھے چل رہا تھا اور وہ خوشی سے تیز تیز آگے بڑھ رہی تھی۔۔ ہر ایک کونا دیکھتی اس کی تصویریں بناتی وہ کوئ چھوٹی بچی لگ رہی تھی۔۔

وہ ایک خوبصورت سفید بلڈنگ تھی جو انتہائ شاندار طریقے سے تعمیر کی گئ تھی۔۔ فرنٹ پر تین مجسمے بنائے گئے تھے اور اس کے آگے آبشار کی طرح پانی بہتا تھا۔۔ دوپہر کے وقت بھی وہ دونوں وہیں موجود تھے۔۔ ماہا کا تو وہاں سے جانے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ فاونٹین کے بالکل سامنے کھڑے تھے مصطفی نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال رکھا تھا اس سے کوئ بعید نہیں تھی کہ مصطفی کا دھیان کہیں اور جاتا اور وہ خوشی سے اچھلتی کودتی کہیں اور چل پڑتی اور اتنے رش میں مصطفی اسے کہاں ڈھونڈتا اس لیے کوئ بھی رسک نہیں لے سکتا تھا آخر اس کی اکلوتی بیوی تھی گم ہوگئ تو کہاں ڈھونڈتا پھرے گا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں؟ "ماہا نے مصطفی کی دوسری جانب کھڑی ایک فیملی کو دیکھ کر سوال کیا "یہ۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر کوئ بھی وش کر کے اس پانی میں پھینکو تو وہ وش پوری ہوتی ہے "مصطفی نے اپنے دائیں جانب کھڑے ایک آدمی کو دیکھ کر بتایا جو اب مڑ کر پیچھے کی طرف سکہ اچھال رہا تھا۔۔ وہ سکہ اب پانی میں جا گرا تھا "رئیلی؟ "ماہا حیرت سے پانی کے اندر تک ڈوبتا سکہ دیکھتی رہی پانی انتہائ

شفاف تھا سکہ کافی اندر تک جاتا دکھائی دے رہا تھا "اٹس دئیر بلیف "مصطفی نے اس کی حیرت کو دور کیا کہ وہ صرف ان لوگوں کا ماننا ہے---

"آئیم ان لو ود دس پلیس "وہ ایک بار پھر چہک اٹھی تھی "اینڈ آئیم ان لو ود یو" مصطفی نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا وہ شرم سے خود میں سمٹی---

مصطفی کیلیے اپنی بیوی سے محبت کا اظہار کرنے میں کوئی قباحت نہیں تھی چاہے وہ کسی کے سامنے ہی ہو-- وہ کہتے ہیں ناں "جب پیار کیا تو ڈرنا کیا "اور ویسے بھی وہ پاکستان تھوڑی تھا جہاں اگر شوہر بیوی کا تھوڑا سا خیال بھی رکھ لے تو اسے جورو کا غلام اور نا جانے کیا کیا کہا جاتا ہے-- ویسے تو سب کو سنتیں یاد رہتی ہیں لیکن نا جانے اس معاملے میں لوگ کیوں بھول جاتے کہ بیوی سے پیار کرنا اس کا خیال رکھنا بھی تو سنت ہے--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

روم کی سڑکوں پر پھرتے ایک ایک دکان دیکھتے وہ دونوں اپنے یہ خاص دن انجوائے کر رہے تھے-- عورتوں کی پرانی عادت کہ ہر دکان میں جا کے ہر ایک چیز دیکھیں گی باقاعدہ ان کے پیسے بھی پوچھیں گی چاہے کچھ نا بھی خریدنا ہو اور یہی سب ماہا کر رہی تھی اور مصطفی بیچارہ اس کے ساتھ ساتھ پھر رہا تھا--

ڈنر ریسٹورنٹ میں کرنے کے بعد واپس ہوٹل پہنچے تو مصطفی صوفے پہ بیٹھا اپنا لیپ ٹاپ سامنے کھولے آفس سے آئی ایمیلز چیک کر رہا تھا اور ساتھ میں چائے پی رہا تھا-- ماہا کپڑے بدلے باتھ روم سے نکلی تو اسی لمحے اس کا فون بج اٹھا--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا نے فوراً فون اٹھایا تو ثمینہ بیگم کی آواز سن کر اسے کچھ سکون ملا آخر ماں کتنی ہی دور ہو سکون کیلیے اس کی آواز ہی کافی ہے "جی ہم دونوں بالکل ٹھیک ہیں اور بہت انجوائے کر رہے ہیں-- آپ بتائیں کیسی ہیں؟ پاپا, نور اور حارث سب ٹھیک

ہیں ناں؟ "ماہا نے مصطفی کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا تو مصطفی نے اپنا چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا جسے ماہا نے تھام لیا اکثر وہ ایک ہی کپ چائے بناتی تھی اور دونوں آدھی آدھی پیتے تھے

"اچھا کس کا رشتہ؟ "ثمینہ بیگم کی بات پر اس نے تشویش سے پوچھا تو ان کی اگلی بات پر ساکت رہ گئ لیکن اگلے ہی لمحے سنبھل گئ تھی وہ اسے شہریار کے رشتے کی خبر سنا رہی تھیں اور یہ بھی بتا رہی تھیں کہ وہ امریکہ جا چکا ہے "مجھے کیا میری بلا سے بھاڑ میں جائے "ماہا نے یہ سوچ کر سر جھٹکا "جی جی مما سن رہی ہوں ثمینہ بیگم کی بات پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئ تھوڑی بہت ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اس نے فون رکھ دیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی ابھی بھی لیپ ٹاپ میں گم تھا آفس کا زیادہ تر کام وہی سنبھالتا تھا بلال بھی جان چھڑانے کیلیے اسے ہی ہر کام دے دیتا تھا۔۔

اگلے دن وہ دونوں وینس میں تھے وینس انتہائی خوبصورت شہر تھا اسے 'نہروں کا شہر' بھی کہا جاتا ہے۔۔ اس میں سڑکوں کی بجائے نہریں بہتی ہیں اور لوگ کشتیوں پہ ادھر ادھر سفر کرتے ہیں۔۔ وینس کی تو وہ دیوانی تھی کوئ اس سے اسکی ڈریم پلیس پوچھتا تو وہ ہمیشہ اٹلی اور خاص کر وینس کا نام لیتی اور مصطفی اسے اسکی ڈریم پلیس پر لے آیا تھا اسکی خوشی کا کوئ ٹھکانہ نہ تھا۔۔ مصطفی کے ساتھ خوبصورتی سے سجی کشتیوں پر بیٹھ کر وینس کی سیر کرتی وہ خود کو خوشنصیب تصور کر رہی تھی۔۔

وینس میں پورا دن گزارنے کے بعد وہ دونوں اگلے دن نیو یارک پہنچ چکے تھے۔۔۔ ائیرپورٹ پر پلوشہ اور احمد ان کا استقبال کرنے پہلے سے موجود تھے اور اب وہ چاروں گھر کی طرف روانہ ہوگئے

ماشااللہ۔۔ گھر تو بہت اچھا سیٹ کیا ہے پلوشہ "ماہا نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے کہا "تھینک یو یار کافی ساری سیٹنگ تو احمد نے پہلے ہی کی ہوئ تھی بس تھوڑی بہت میں نے آکر کی ہے "پلوشہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "ہمم وہ تو پتا ہی ہے احمد بھائ نے ہی کیا ہو گا ورنہ تم اتنی سگھڑ کہاں "مصطفی نے کہہ کر احمد کو دیکھ کر آنکھ ماری تو وہ اپنی ہنسی دبا گیا ورنہ آج خیر نہیں تھی۔۔ پلوشہ نے مصطفی کی بازو پر ایک چپت لگائ تو وہ ہنس دیا۔۔ ملازمہ نے انہیں جوس پیش کیا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پلوشہ نے کھانا پہلے ہی تیار کر رکھا تھا اب وہ بس سب انتظام دیکھ رہی تھی۔۔ وہ دونوں فریش ہونے کمرے میں آگئے۔۔ "مصطفی؟ "ماہا نے کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے اسے پکارا۔۔ کمرا کافی بڑا تھا اور بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اسے ان دونوں کی آمد پر ان کیلیے سیٹ کیا گیا تھا

جی میری جان "مصطفی سوٹ کیس کھولے اس میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا "ہم اپنا گھر کب بنائیں گے؟ "وہ بڑے رسان سے پوچھ رہی تھی "بہت جلد جان۔۔ میں نے ایک پلاٹ بھی دیکھ لیا ہے اور اس کے مالک سے بات بھی کر چکا ہوں بس اب جاتے ہی اس کی رجسٹریشن کراتا ہوں پھر اسے بنوانا بھی شروع کر دیں گے" مصطفی ابھی بھی سوٹ کیس میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا لیکن اسے تفصیل سے بتانے لگا ماہا کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔ ہر عورت کا خواب ہوتا ہے کہ شادی کے بعد اس کا اپنا گھر ہو جسے وہ خود سجائے, سنوارے وہاں وہ ہر کام اپنی مرضی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سے کرے وہ گھر اس کا اپنا ہو۔۔ اس کا بھی یہی خواب تھا اور مصطفی اس کا خواب پورا کرنے جا رہا تھا تو وہ خوش کیسے نہ ہوتی

یہ لو ماہا کوفتے کھاؤ میں نے بنائے ہیں "پلوشہ نے کوفتوں کا باؤل ماہا کی طرف بڑھایا "تھینک یو "ماہا نے مسکراتے ہوئے باؤل تھاما اور اپنی پلیٹ میں کوفتے "ڈالنے لگی "مصطفی تم چاول لو ناں یہ میں نے۔۔۔۔ نہیں کک نے بنائے ہیں احمد نے چاولوں کی ڈش مصطفی کو تھمائ تو مصطفی نے زور دار قہقہہ لگایا۔۔ وہ لوگ جب سے ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے پلوشہ ہر چیز ماہا کو سرو کر چکی تھی اور مصطفی تو جیسے اسے نظر ہی نہیں آرہا تھا "وہ بیچارہ بھی تمہارا ہی بھائ ہے "احمد نے اسے کہا تو وہ چڑ گئ "ہاں تو آپ کا بھی کچھ لگتا ہے۔۔ اور ماہا پہلی دفعہ ہمارے ہاں آئ ہے "پلوشہ نے کہہ کر سلاد کی پلیٹ ماہا کی طرف بڑھائ تو وہ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دونوں اس نند بھابھی کا پیار دیکھ کر رہ گئے

اگلے دن احمد کے آفس سے آنے کے بعد چاروں نیو یارک کی سیر کرنے نکل گئے۔۔ احمد ڈرائیور ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے گائیڈ ہونے کا فرض بھی بخوبی نبھا رہا تھا پلوشہ بھی اب تک دوسری دفعہ گھومنے نکلی تھی۔۔ مصطفی بھی یہاں کا چپا چپا جانتا تھا وہ اکثر گھومنے آیا کرتا تھا اور بلال اور وہ جب بھی یہاں آتے تو احمد کی خیر نہیں ہوتی تھی اسے بھی اپنے ساتھ ہر جگہ گھسیٹتے تھے۔۔ آج مصطفی خاموش تھا اور احمد دونوں لڑکیوں کو ہر ایک جگہ کے بارے میں بتا رہا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

نیویارک سٹی کی سڑکوں پر گھومتے وہ دونوں وہی ٹیپیکل عورتوں والے کام کر رہی تھیں ہر چھوٹی بڑی دکان میں جا کر ایک ایک چیز کا معائنہ کرنا اور پرائیز ٹیگ دیکھنا

لیکن دونوں نے دو چار چھوٹی موٹی چیزیں ہی خریدی تھیں-- ماہا نے نور اور حارث کیلیے دو چار چیزیں لی تھیں--

ثمینہ بیگم اور انعم بیگم کیلیے ابھی فلحال اسے کچھ پسند نہیں آیا تھا اس لیے پھر کسی اور دن ان کیلیے شاپنگ کرنے کا ارادہ کیا--- ڈنر کر کے وہ ٹائم سکوائر کے اردگرد گھوم رہے تھے وہاں ہمیشہ لوگوں کا رش لگا رہتا تھا-- وہ ٹائم سکوائر کے سامنے کھڑے آئسکریم کھا رہے تھے کہ اسی لمحے کسی نے مصطفی کے کندھے پر ہاتھ رکھا مصطفی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اسے دیکھ کر مسکرایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

!السلام علیکم "اس نے بڑے دوستانہ انداز میں بازو پھیلائے "وعلیکم السلام" کیسے ہو "مصطفی اس سے گلے ملا مصطفی کی آواز پر ماہا جو پلوشہ سے کچھ ڈسکس کر رہی تھی پیچھے مڑی تو اس کے اعصاب تن گئے مسکراہٹ یک دم غائب ہوئ

تھی "ارے ماہا کیسی ہو؟ میں بس یہاں دوستوں کے ساتھ گھومنے آیا تھا تم لوگوں کو دیکھا تو سوچا سلام دعا کر لوں "شہریار بڑے دوستانہ انداز میں بات کر رہا تھا جیسے وہ پہلے ماہا کے ساتھ کرتا تھا لیکن اب ماہا وہ پہلی والی ماہا نہیں تھی

ٹھیک ہوں "ماہا نے سپاٹ انداز میں کہا اور مصطفی کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ ڈالا" تھا یہ عمل ناجانے اس نے کیوں کیا تھا یا شاید شہریار کو دکھانے کیلیے کیا تھا وہ خود بھی نہیں سمجھ سکی مصطفی نے بھی اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کر لی---

شہریار تو مصطفی سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے کوئ بہت پرانے دوست ہوں دونوں اور ماہا جلد سے جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی لیکن ان دونوں کا ایسا کوئ ارادہ نظر نہیں آرہا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اتنے گھٹیا اور منافق انسان ہو تم شہریار ...اگر اس دن بھی میں نے تمہاری باتیں نہ سنی ہوتیں تو آج بھی پاگلوں کی طرح تم پر اعتبار کر بیٹھتی-- مجھے تو اس دن پر افسوس ہے جس دن میں نے تم جیسے منافق انسان کو اپنے دل میں جگہ دی تھی "ماہا نے شہریار کو دیکھ کر سوچا اور پھر سر جھٹک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی موڈ تو اس کا پہلے ہی خراب ہو چکا تھا اب تو پلوشہ بھی نہیں تھی جس سے وہ بات کر لیتی پلوشہ اور احمد انہیں یہاں شہریار کے ساتھ کھڑا دیکھ کر اپنے گھر کی کچھ چیزیں لینے چلے گئے تھے--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

یار کل اگر آپ دونوں فری ہو تو کل کا ڈنر میری طرف سے "شہریار کی بات پر ماہا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا "نہیں کل ہمیں مصطفی کے ایک فرینڈ کی طرف جانا ہے "اس نے مصطفی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بڑی سہولت سے انکار کر دیا کوئی بات نہیں میں اس سے معزرت کر لوں گا کسی اور دن چلیں جائیں گے"

ادھر۔۔۔ کل شہریار کے ساتھ ڈنر کر لیتے ہیں گپ شپ کرنے کا بھی ٹائم مل جائے گا "مصطفی نے ماہا کی طرف دیکھتے ہوئے حامی بھر لی ماہا سمجھ گئ کہ اب انکار کا کوئ فائدہ نہیں ہے

شہریار چلا گیا تو وہ منہ پھلا کر وہیں پڑے بنچ پر بیٹھ گئ "ماہی کیا ہو گیا ہے یار۔۔ ایسے تھوڑی کرتے ہیں وہ ہمیشہ کتنی اپنائیت سے کہتا ہے اور تم اسے ٹال دیتی ہو اور جب ہم نے کہیں جانا ہی نہیں ہے تو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی" مصطفی اس کے پاس آ بیٹھا تھا۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی لیکن بس مصطفی کو ہی نہیں دیکھ رہی تھی ابھی فلحال وہ یہاں سے کہیں دور بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن یہ کر نہیں سکتی تھی

اس کا ماضی اس کی نظروں کے سامنے جیسے کسی فلم کی طرح چلنے لگا تھا وہ دن جو اس نے شہریار کو پانے کی آرزو کی تھی اسے پسند کیا تھا ایک بھی دن ان میں ایسا نہیں تھا جس میں اسے مکمل سکون اور خوشی ملی ہو اگر ملتی بھی تو کچھ لمحوں کی-- وہ دن جو اسے شہریار کی طرف کھینچ لے جاتے تھے یہ سوچے سمجھے بغیر کہ وہ کیا اور کیوں کر رہی ہے--- اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے ٹائم سکوائر کے آس پاس لگی بڑی بڑی سکرینز پر اس کا ماضی چلا دیا گیا ہے اور اسے کہا جا رہا ہے کہ دیکھو تم کتنی بے وقوف تھی--- شہریار کے الفاظ ایک دم اس کے کانوں میں گونجنے لگے تھے اس کی ہر بات وہ شاید بھول گئ تھی لیکن ایک وہی بات تھی جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی آخر کسی کے دیے زخم اتنی جلدی تو نہیں بھر جاتے لیکن اس کا ماضی اس کی جان نہیں چھوڑ رہا تھا مصطفی کے ساتھ رہ کر بھی اسے وہ پچھلا وقت یاد آجاتا تھا اور پھر وہ پچھتاتی رہتی کہ اس نے اپنی زندگی کا بہترین وقت ضائع کر دیا ہے--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی بھی اب سامنے دیکھ رہا تھا اسے لگا کہ ماہا سمجھ گئ ہے اس کی بات لیکن ماہا کے سسکنے کی آواز پر اس نے اس جھٹکے سے ماہا کو دیکھا اس کا جھکا ہوا چہرا آنسوؤں سے تر تھا "ماہی-- میری جان رو کیوں رہی ہو-- میں تو صرف تمہیں سمجھا رہا تھا میں نے ڈانٹا تو نہیں ہے تمہیں پھر کیوں---" مصطفی اسے یوں روتا دیکھ کر حقیقتاً پریشان ہوا تھا وہ یوں پہلی بار مصطفی کے سامنے رو رہی تھی بغیر کسی وجہ کے تو مصطفی کا پریشان ہونا تو بنتا تھا--

مصطفی نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور اسکا سر سہلانے لگا-- وہاں بہت رش تھا لیکن کوئ ان کی طرف متوجہ نہیں تھا وہاں سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف تھے کسی کو کسی دوسرے کے آنسوؤں یا تکلیف سے کوئ غرض نہیں تھی لیکن وہ واحد مصطفی تھا جو اسے سہلاتے انتہائ تکلیف میں تھا وہ مسلسل اس کی سینے

میں منہ چھپائے سسک رہی تھی اور اسے اس کے یوں رونے سے تکلیف ہو رہی تھی۔۔ جب اپنی جان سے پیارے انسان کو یوں روتا بلکتا دیکھو تو اس تکلیف کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے چاہتی تھی کہ کبھی کسے کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دے کسی کے سامنے روئے کوئی اسے سہلائے بہلائے لیکن آج سے پہلے اسے ایسا کوئی نہیں ملا تھا کہ جس کے سامنے وہ روئے تو اگلا اس سے سوال کرنے کی بجائے اسے سکون بخشے۔۔ اپنے گھر والوں کے سامنے تو وہ کبھی روئی ہی نہیں تھی کیوں کہ پتا تھا کتنے سوال آئیں گے اس کے آنسوؤں کے بدلے اور اس کے پاس کسی سوال کا جواب نہیں تھا اس لیے وہ کبھی اپنے ماں باپ کو بلاوجہ پریشان نہیں کرتی تھی۔۔ دوستوں کے سامنے بھی اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی تو شروع میں تو وہ ساتھ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دیتیں لیکن آہستہ آہستہ وہ بھی بس زرہ سی تسلی دیتیں۔۔۔ یہاں واحد مصطفی تھا جس نے اس سے کوئ سوال پوچھے بغیر اسے دل ہلکا کرنے دیا تھا

کافی دیر بعد اب ماہا کے آنسو تھم چکے تھے مصطفی اب بھی اس کے اچانک رونے کی وجہ نہیں سمجھ سکا تھا لیکن وہ پوچھنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ کہیں وہ دوبارہ رونا نہ شروع کر دے اور اس بار تو شاید وہ خود بھی رو پڑے گا۔۔ وہ کتنا ہی مضبوط تھا لیکن اپنے گھر کی عورتوں کو روتا دیکھ کر برداشت نہیں کر پاتا تھا اور ایک دو دفعہ تو انعم بیگم کے آنسو دیکھ کو اس کی بھی آنکھیں بھر آئ تھیں پلوشہ کی رخصتی پر بھی وہ برداشت نہیں کر پایا تھا آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے جنہیں وہ فورا صاف کر گیا تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی نے اس کا دھیان ہٹانے کیلیے اردگرد کی چیزوں اور لوگوں پر تبصرہ کرنا شروع کر دیا وہ اس کی باتیں سنتی مسکراتی رہی مصطفی نے شکر ادا کیا کہ اب وہ ٹھیک ہے اس کا موڈ بھی دوبارہ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں احمد کی گاڑی پر ریسٹورنٹ پہنچے تو شہریار پہلے سے وہاں ایک کونے کی ٹیبل پہ بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ ماہا ناگواری سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آیئے جناب کیسے ہیں؟ "شہریار انہیں دیکھ کر اٹھ کر مصطفی سے بغل گیر ہوا۔۔" ماہا نے صرف سر ہلا کر سلام کا جواب دیا اور مصطفی کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئ آج تو اس نے غلطی سے مسکرانا بھی گوارا نہیں کیا شہریار جیسے اس کے دل سے مکمل طور پہ اتر چکا تھا

شہریار نے انہیں اپنی مرضی کا کھانا آرڈر کرنے کا کہا تو ماہا نے یہ ذمہ داری مکمل مصطفی کو سونپ دی اسے کہاں اندازہ تھا یہاں کے کھانوں کا اور پھر اس کا دل بھی نہیں تھا کچھ کرنے کو۔۔ کھانا آرڈر کرنے کے بعد وہ دونوں ادھر ادھر کی گپوں میں لگ گئے کبھی سیاست تو کبھی کرکٹ اور پھر گھوم پھر کے بزنس ماہا تو بور ہو کر اپنے موبائل میں لگ گئ۔۔

اور ایم۔فل کے بعد کیا کرنے والے ہو؟ "مصطفی نے شہریار سے سوال کیا "یار ارادہ تو یہیں سیٹل ہونے کا تھا لیکن اب مشکل لگ رہا ہے۔۔ ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اور بزنس بھی کچھ خاص نہیں چل رہا سوچ رہا ہوں بس اب اسے ختم کر کے کوئ نیا بزنس سٹارٹ کریں "شہریار نے تفصیل سے بتایا اور

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی بڑے غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا لیکن ماہا بیچاری مجبوراً وہاں بیٹھی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا اٹھ کے بھاگ جائے۔۔۔

تھوڑی دیر میں کھانا بھی آگیا کھانے کے دوران بھی وہ تھوڑی بہت بات کر لیتے اور وہ ویسے ہی خاموشی سے بیٹھی رہی۔۔ ایسا لگ رہا تھا صرف مصطفی ہی شہریار کا گیسٹ ہے ماہا کو تو وہ جیسے جانتا ہی نہیں۔۔

کھانے کے بعد شہریار نے کافی کا آرڈر دیا۔۔ ابھی کافی آئ ہی تھی کہ ماہا کا فون بجنے لگا اس نے لاکھ شکر کیا کہ اس کی سہیلیوں نے اسے بچا لیا۔۔ وہاں فون کے سگنلز بھی کم آرہے تھے اس لیے وہ اٹھ کر دوسری طرف چلی گئ ان دونوں کی طرف ماہا کی پیٹھ تھی اور وہ ردا اور اجالہ کو اب تک کی ساری روداد سنا رہی تھی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی تم سے "شہریار نے کافی کے گھونٹ" بھرتے مصطفی کو متوجہ کیا "ہاں ہاں بولو "مصطفی نے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھا اور اس کی بات سننے لگا "یار میں سوچ رہا تھا کہ ایم۔فل کے بعد میں تمہارے ساتھ پارٹنر شپ کرلوں تو کوئ اعتراض تو نہیں ہوگا ناں تمہیں۔۔ اب دیکھو ابا کا بزنس بھی نہیں چل رہا اور نئے بزنس کیلیے بہت سرمایا چاہیے جو ابھی میرے لیے مشکل ہے "شہریار رک رک کر مصطفی کے تاثرات دیکھتا کہہ رہا تھا "مجھے تو کوئ اعتراض نہیں ہے بس ابو سے اور بلال سے ایک بار مشورہ کر لوں پھر تمہیں بتاتا ہوں "مصطفی نے مسکرا کر کہا تو شہریار کی اٹکی جان بحال ہوئ

Visit website For More Novels

www.urdunovelbank.com

چلیں مصطفی۔۔ پلوشہ انتظار کر رہی ہوگی "ماہا فون سن کر آئ تو چلنے کیلیے تیار" تھی وہ اب مزید نہیں بیٹھنا چاہتی تھی مصطفی بھی شہریار سے الوداعی کلمات ادا کرتا اٹھ کھڑا ہوا

ماہی "مصطفی نے بیڈ پر چت لیٹے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی ماہا کو پکارا جو گم صم اپنے موبائل میں ایسی مگن تھی کہ اس کی آواز ہی نہ سن سکی "تم سے کہہ رہا ہوں "مصطفی نے جھنجھلا کے اس کے کان سے ہینڈزفری نکالا تو اسے ہوش آیا ہمم-- کیا؟ "وہ ہونک صورت لیے مصطفی کو دیکھنے لگی"

"آج شہریار کہہ رہا تھا کہ وہ میرے ساتھ بزنس میں پارٹنر شپ کرنا چاہتا ہے" مصطفی چھت کو تکتا کہہ رہا تھا "کیاا "ماہا کو تو چار سو چالیس وولٹ کا جھٹکا لگا تھا-- مصطفی اس کے اس رد عمل پہ چونک گیا "اور آپ نے ضرور ہمیشہ کی طرح حامی بھر لی ہوگی؟ "ماہا کو سچ میں اس منافق, مطلب پرست انسان پر غصہ آرہا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تھا۔۔ "تو یہ بات تھی اس لیے اتنا اچھا بنا پھرتا تھا گھٹیا انسان "ماہا نے دل میں سوچا

ابھی کی تو نہیں ہے لیکن میں سوچ رہا ہوں ابو اور بلال سے ایک دفعہ بات کر کے حامی بھر لوں گا "مصطفی کی بات پہ ماہا کا دل چاہا کوئ چیز اٹھا کر اس کے سر میں دے مارے لیکن بیچاری کچھ نہ کر سکی صرف دانت بھینچ کر رہ گئ "آپ اسے کل ہی انکار کریں گے میں بتا رہی ہوں مصطفی "ماہا نے اسے باور کرایا

ایک تو مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی کہ اس لڑکے نے تمہارا بگاڑا کیا ہے "مصطفی" کو ماہا کے ہر وقت شہریار سے اس طرح کا رویہ رکھنے کی وجہ سمجھ نہ آسکی تھی اور نہ وہ خود کچھ بتاتی تھی آخر بتاتی بھی کیا "میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں وہ انسان ٹھیک نہیں ہے بہت مطلبی انسان ہے وہ وقت آنے پر اپنی اصلیت دکھا

دیتا ہے "ماہا خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی کیونکہ مصطفی اس کی کوئ بھی بات سمجھنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

ماہا وہ تمہارا کزن ہے تایا کا بیٹا اور تمہاری دوستی بھی تو تھی بتایا تھا مجھے آنٹی نے" اب اتنا بے اعتبار بھی نہیں ہو سکتا۔۔ اور اگر اتنا برا تھا تو تم نے دوستی کیوں کی تھی "مصطفی کے سوال پر ماہا کا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے اور کہہ دے کہ وہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی "ٹھیک ہے جو مرضی کریں لیکن اب وہ میرا کچھ نہیں لگتا۔۔ جس دن وہ آپ کی خوشیاں اور سکون کھا گیا ناں پھر مجھ سے شکایت نہ کرنا "ماہا اپنے آنسو پیتی اٹھ کر باتھ روم چلی گئ اگر تھوڑی دیر اور صطفی کے سامنے بیٹھتی تو رو دیتی مصطفی اسے بے بس کر رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی اسے تو اب بس آگے کی فکر ہونے لگی تھی

اگر اب تم نے دوبارہ میری خوشیوں کو آگ لگانے کی کوشش کی ناں شہریار یا" مصطفی کو استعمال کیا تو تمہیں اپنے ہاتھوں سے ماروں گی "ماہا نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں

ابو "مصطفی نے اپنے ساتھ والے صوفے پر بیٹھے افتخار صاحب کو متوجہ کیا وہ ٹی وی پر خبریں سننے میں مگن تھے سب ٹی وی لاؤنج میں موجود تھے ماہا بھی وہیں مصطفی کے ساتھ بیٹھی تھی اور انعم بیگم بھی گود میں کوئ میگزین کھولے بیٹھی تھیں

جی بولو بیٹا "افتخار صاحب نے ٹی وی میوٹ کیا ماہا سمجھ گئ تھی وہ کیا بات کرنے والا ہے وہ دونوں جب سے واپس آئے تھے ماہا مصطفی سے ناراض تھی

ابو !ماہا کا کزن شہریار میرے ساتھ بزنس پارٹنر شپ کرنا چاہتا ہے۔۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ "ماہا نے ناگواری سے منہ ہی پھیر لیا "مجھے تو کوئ برائ نظر نہیں آرہی اس میں۔۔ اور ویسے بھی تمہارے سسرال کا معاملہ ہے تو ٹھیک ہے تم جواب دے دو اسے ہاں میں "افتخار صاحب نے بغور اسے سننے کے بعد کہا تو مصطفی نے ان کی بات پہ سر ہلا دیا

میرا چاند "مصطفی نے اس کے منہ سے کمبل ہٹا کر اسے ہلایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئ۔۔ "ماہا "مصطفی نے اس کے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک بار پھر اسے اٹھانے کی کوشش کی تو اس نے کمبل کھینچ کر دوبارہ سر تک تان لیا لیکن آنکھیں پھر بھی نہ کھولیں مصطفی اس کی حرکت پر مسکرا کر رہ گیا

ماہی !میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔ چلاکو ماسی "مصطفی نے جگانے کی ایک" آخری کوشش کی۔۔ اس وقت صبح کے نو بج رہے تھے فجر کی نماز پڑھ کے مصطفی کے آنے سے پہلے ہی وہ سو چکی تھی آج وہ دونوں واک پر بھی نہیں گئے تھے ٹھیک ہے یعنی مجھے اب اپنا آخری حربہ استعمال کرنا ہی پڑے گا "مصطفی نے" مسکراتے ہوئے اس کے سر سے کمبل کھینچا اور ابھی وہ اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور مصطفی کا قہقہہ چھوٹا

وہ وہیں بیڈ پر بیٹھی بال سمیٹ رہی تھی "سنو بیگم "مصطفی نے اس کے کان کے پاس آکر کہا "کیا ہے؟ "ماہا نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا "میں سوچ رہا تھا آج انکل کی طرف چلیں "مصطفی نے بڑے پیار سے کہا کہ شاید یہ سن کر اس کا غصہ کم ہو جائے "اس سے میری ناراضگی ختم نہیں ہوگی "ماہا کا موڈ پوری طرح آف تھا

ہمم-- اور جس سے ختم ہونی تھی وہ تو تم نے کرنے نہیں دیا "مصطفی نے" اس کا چہرا اپنی طرف موڑا تو وہ اسے پیچھے ہٹاتی باتھ روم بھاگ گئ "ہائے میری ماہی-- میرا چاند "مصطفی اس کا تکیہ سینے سے لگائے اس کا لال ہوتا چہرا یاد کرتا ہنس دیا

اوکے میری جان-- شام کو ملتے ہیں "ماہا کے ہاتھ ابھی دروازے کی طرف بڑھے" ہی تھے کہ مصطفی کی بات پر چونک کر پیچھے مڑی "کیا مطلب-- آپ نہیں آرہے ؟ "ماہا حیران ہوئ "بیگم ابھی آفس سے دیر ہو رہی ہے شام کو آؤں گا مصطفی نے کہا "اچھا ٹھیک ہے لیکن آنا ضرور مما پاپا خوش ہوجائنگے گے "ماہا نے اپنا پرس اٹھاتے ہوئے کہا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اور شوہر کو خوش کون کرے گا؟ "مصطفی نے کہتے ہوئے ماہا کے قریب ہو کر" اپنا بایاں گال آگے بڑھایا اور آنکھیں میچ لیں۔۔ ماہا نے آہستہ سے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر مصطفی کا گال زور سے کھینچا جیسے کسی بچے کا گال کھینچ رہی ہو۔۔ مصطفی ایک دم پیچھے ہوا اور اپنا گال سہلانے لگا ماہا اتنے میں ہنستی ہوئ گاڑی سے نکل چکی تھی "ظالم عورت "مصطفی اسے گھورتا گاڑی زن سے بھگا گیا اور وہ گیٹ سے اندر چلی گئ

دروازہ نور نے کھولا تھا اپنی بہن کو دیکھ کر وہ تو خوشی کے مارے پاگل ہو رہی تھی ارے واہ بھئ واہ آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں "ثمینہ بیگم نے کچن کی کھڑکی" سے ماہا کو نور کے ساتھ اندر آتے دیکھا تو وہ خوشی سے چہکتیں دوپٹے سے ہاتھ پونچھتیں باہر آئیں اور اسے گلے لگا کر ڈھیر سارا پیار کیا۔۔ عارف صاحب بھی کتنی دیر اسے اپنے ساتھ لگائے بیٹھے رہے تقریباً دو ہفتوں بعد وہ سب اسے دیکھ رہے

تھے وہ جو ہر وقت ساتھ رہتی تھی خود بھی بہت اداس تھی۔۔ بیٹی تو پھر بیٹی ہوتی ہے اور اس بیٹی کا خیال بھی ماں باپ کو ہر وقت ستاتا رہتا ہے جو پرائے گھر چلی جائے اس کے علاوہ انہیں کچھ یاد ہی نہیں رہتا

"کچھ دیر بعد انہیں یاد آیا کہ ان کا ایک عدد داماد بھی ہے "مصطفی نہیں آیا؟ عارف صاحب نے اس سے پوچھا "نہیں پاپا۔۔ وہ شام کو آئیں گے "ماہا نے انہیں بتایا "اچھا آپ ابھی اسے فون کر کے کہہ دیں کہ دوپہر کا کھانا ہمارے ساتھ کھائے "ثمینہ بیگم نے عارف صاحب سے کہا "ارے نہیں مما رہنے دیں دوپہر کو ان کا آنا مشکل ہی ہے "ماہا جانتی تھی وہ دوپہر کو نہیں آئے گا وہ اپنا سارا کام نبٹا کر ہی آتا تھا چاہے رات ہو جائے "کوئی بات نہیں آج آئے گا دیکھنا میری بات نہیں ٹالے گا "عارف صاحب نے کہہ کر فون ملایا اور اسے کھانے کی دعوت دی جو اس نے فوراً قبول کر لی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا نے ایک ایک کر کے سب کو تحفے دیے جو وہ ان کیلیے روم اور نیو یارک سے لائی تھی نور اور حارث تو انتہائی خوش تھے ثمینہ بیگم اس سے خفا ہوئیں "کیا ضرورت تھی اس سب کی بیٹا۔۔ مجھے پتا ہے تم نے اپنے لیئے تو کچھ لیا نہیں ہوگا سب ہمارے لیے ہی اٹھا لائی ہمیشہ ایسے کرتی ہو اپنے لیے کچھ نہیں لیتیں اور باقی سب کیلیے ڈھیرو ڈھیر چیزیں اٹھا کر لے آتی ہو "ثمینہ بیگم نے کہا "مما مصطفی نے مجھے بھی بہت ساری شاپنگ کرائی ہے آپ آئیں گی ناں تو دکھاؤں گی آپ کو"

Visit website For More Novels

www.urdunovelbank.com

دوپہر کو مصطفی بھی آچکا تھا اور ثمینہ بیگم نے اس کے آتے ہی کھانا لگا دیا تھا سب ڈائنگ ٹیبل پر موجود کھانا شروع کر چکے تھے ..عارف صاحب اس سے آفس کے حالات دریافت کر رہے تھے اور وہ بھی انہیں سب تفصیل سے بتا رہا تھا اور

پھر اچانک عارف صاحب کو کچھ یاد آیا "عابد بھائی کا فون آیا تھا وہ بتا رہے تھے کہ شہریار سے بھی تم دونوں کی ملاقات ہوئی تھی "ماہا کا منہ میں جاتا نوالہ وہیں رکا تھا مصطفی نے ایک نظر ماہا کو دیکھا اور پھر عارف صاحب کو ساری تفصیل بتانے لگا۔۔ عارف صاحب غور سے اسے سنتے رہے ثمینہ بیگم بھی خاموشی سے سنتی رہیں

بیٹا دیکھ لو۔۔۔ ہے تو میرا بھتیجا لیکن ہے بالکل اپنی ماں پہ کل کو بس کوئی گڑبڑ نہ ہو "عارف صاحب ذرا سے فکر مند ہوئے ثمینہ بیگم نے ماہا کی ناگواری نوٹ کی تھی وہ سمجھ گئیں کہ ماہا کی رضامندی شامل نہیں ہے "اور میں یہ بھی جانتا ہوں بھائی جان نے اسے یہ نہیں کہا ہوگا وہ خود یہ سب کر رہا ہے یا اپنی ماں کے کہنے پہ بہت لالچی ہیں وہ تمہارا بزنس دیکھ کر آگئی ہوگی لالچ "عارف صاحب تو اپنی بھاوج کو بہت اچھی طرح جانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ شہریار اپنے باپ سے زیادہ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اپنی ماں کی مرضی پہ چلتا ہے "چلیں دیکھتے ہیں پھر کیا کرنا ہے جس سے تعلقات "بھی خراب نہ ہوں کیونکہ ماہا کے تایا کا گھر ہے تو اس چیز کا خیال رکھنا چاہیے مجھے مصطفی کو بھی ان ذرا فکر ہوئ تھی اور اسے سمجھ آئ کہ ماہا غلط نہیں تھی

کھانا کھانے کے بعد ماہا زبردستی برتن دھونے لگ گئ تھی اور مما کو وہیں لاؤنج میں بیٹھنے کو کہا تھا وہ صبح سے کام کر رہی تھیں۔۔۔ مصطفی فون سننے کے بہانے باہر آیا وہ آیا تو کچن میں تھا جہاں وہ کھڑی برتن دھو رہی تھی

ماہا "مصطفی اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا "ہمم "ماہا نے پیچھے مڑے بغیر جواب دیا" تمہیں لگ رہا ہوگا کہ شادی سے پہلے میں تمہاری رائے کو ترجیح دینے کے صرف" دعوے کر رہا تھا اور اب میں تمہاری سن بھی نہیں رہا "مصطفی پیچھے سے اس کے کھلے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔ "میں نے یہ صرف اس لیے کیا کہ کہیں ہمارے

بیچ کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔ تمہارے کزن کا معاملہ تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کسی تیسرے کی وجہ سے ہمارے رشتے کو کوئی نقصان ہو"

ماہا اس کی بات پر ایک دم پیچھے مڑی اور حیرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا

"مصطفیٰ۔۔ ہمارا رشتہ اتنا کمزور نہیں ہے کہ اتنی سی بات پر ٹوٹ جائے گا اور میں جب خود کہہ رہی ہوں انکار کا تو پھر کیا مسئلہ ہے "مصطفیٰ کچھ عجیب سا لگ رہا تھا جیسے کچھ پریشان ہو "تم نہیں لیکن دوسرے لوگ ایسے رشتوں میں بدگمانیاں ڈال دیتے ہیں اور مجھے صرف تمہاری تائی کا ڈر تھا۔۔ میں تمہیں نہیں کھو سکتا ماہا کسی بھی قیمت پر نہیں"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفیٰ کا ہر لفظ اس کی محبت کا ثبوت دے رہا تھا ماہا کچھ دیر اسے یوں ہی دیکھتی رہی پیچھے واش بیسن کا نل کھلا تھا اور ماہا کے ہاتھوں پر ابھی بھی برتنوں والا صابن

لگا تھا۔۔ مصطفی نے قریب آکر اسے اپنے اندر بھینچا "ابھی بھی ناراض ہو مجھ سے ؟ "اور دھیمی آواز میں پوچھا "نہیں تو "ماہا کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں

وہ ایسے ہی اس کے سینے سے لگی ہوئ تھی جب حارث کچن کے باہر کھڑا ہو کر زور سے کھانسا ماہا فوراً پیچھے کو ہوئ اور اپنے بھائ کو گھوری سے نوازہ جو کچن کے دروازے پر کھڑا دانتوں کی نمائش کر رہا تھا "کیا ہے موٹے ؟ "ماہا نے اس سے پوچھا "وہ پاپا کہہ رہے تھے دیکھو کہیں مصطفی بھائ لاؤنج کا راستہ تو نہیں بھول گئے" وہ معصوم سی شکل بنائے کہہ رہا تھا مصطفی اس کی بات پر ہنس دیا "اب تو بھئ سارے راستے بھول جاتا ہوں بس ایک تمہاری بہن کی طرف آنے والا راستہ نہیں بھولتا "مصطفی نے ماہا کو دیکھ کر کہا تو وہ اسے گھورتے دوبارہ برتنوں کی طرف متوجہ ہوئ اور وہ حارث کے ساتھ باہر نکل گیا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آج ماہا اپنے میکے رہ رہی تھی اور مصطفی اسے جس دل سے چھوڑ کر جا رہا تھا یہ صرف اسے پتا تھا ماہا اسے دروازے تک چھوڑنے آئ تو مصطفی جاتا جاتا ایک دم مڑا ہاتھ پیچھے باندھتا دوسری طرف دیکھنے لگا ماہا نے سمجھتے ہوئے اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے اور فوراً پیچھے ہوئ مصطفی اسے ایک نظر مسکرا کر دیکھتا نکل گیا۔۔

مے آئ کم ان سر؟ "لیپ ٹاپ پر ای میل لکھتے ہوئے مصطفی نے سر اٹھا" کر دیکھا تو اس کا ایک امپلائے موئیز دروازے پر کھڑا اجازت مانگ رہا تھا اسے سر کے اشارے سے اندر آنے کی اجازت دی "سر یہ عبداللہ صاحب کی سی وی اور باقی ڈاکومنٹس "اس نے ایک فائل مصطفی کی طرف بڑھائ "ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں اور اگر مجھے مناسب لگا تو میں اپاؤنٹمنٹ لیٹر ایشو کر دوں گا "مصطفی نے فائل تھامتے ہوئے کہا "اوکے سر "موئیز کہتا آفس سے نکل گیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بلال دو دن بعد کراچی سے ٹیم آرہی ہے تو تم ساری فائلز ایک دفعہ چیک کر لینا" کسی نے کوئی غلطی نہ کی ہو یہ میٹنگ بہت امپورٹنٹ ہے ہمارے لیے "مصطفی نے ٹیبل کے دوسری طرف بیٹھے بلال کو بتایا جو اپنے موبائل میں کھویا ہوا تھا "اچھا ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا "بلال نے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر کہا

اسی وقت بلال کا فون بجا "وعلیکم السلام۔۔ آج کیسے یاد آگئی چھوٹے بھائی کی "فون اٹھاتے ہی اس کے شکوے شروع ہوگئے "کیسی خبر؟ "بلال فون کان سے لگائے کرسی پہ ذرا آگے کو ہوا۔۔ مصطفی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا "کیا سچ میں؟ مبارک ہو میرے بھائی اور بھابھی کیسی ہیں؟ "بلال تو خوشی کے مارے کرسی سے اچھلا تھا مصطفی کو تجسس ہوا "او کے بھائی بھابھی کو میرا سلام اور

بہت ساری مبارک باد دینا۔۔ اللہ حافظ "بلال نے فون بند کیا اس کا چہرا خوشی سے دمک رہا تھا

احمد بھائ کا فون تھا؟ "مصطفی سے رہا نہ گیا تو سوال کر لیا "ہاں۔۔ چل مجھے مبارک باد دے میں چاچو بننے والا ہوں "بلال نے کھڑے ہو کے مصطفی کے سامنے بازو پھیلائے تو مصطفی نے اسے گھوری سے نوازہ جس پر بلال کو یاد آیا کہ وہ بھی تو ماموں بننے والا ہے "اوہ ہاں تجھے بھی مبارک ہو تو ماموں بننے والا ہے۔۔ وہ خوشی میں یاد ہی نہیں رہا "مصطفی ہنستے ہوئے اس کے گلے لگا دونوں اپنے بہن بھائ کیلیے بہت خوش تھے مصطفی نے اپنی بہن کی خوشیوں کیلیے ڈھیر ساری دعائیں کیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

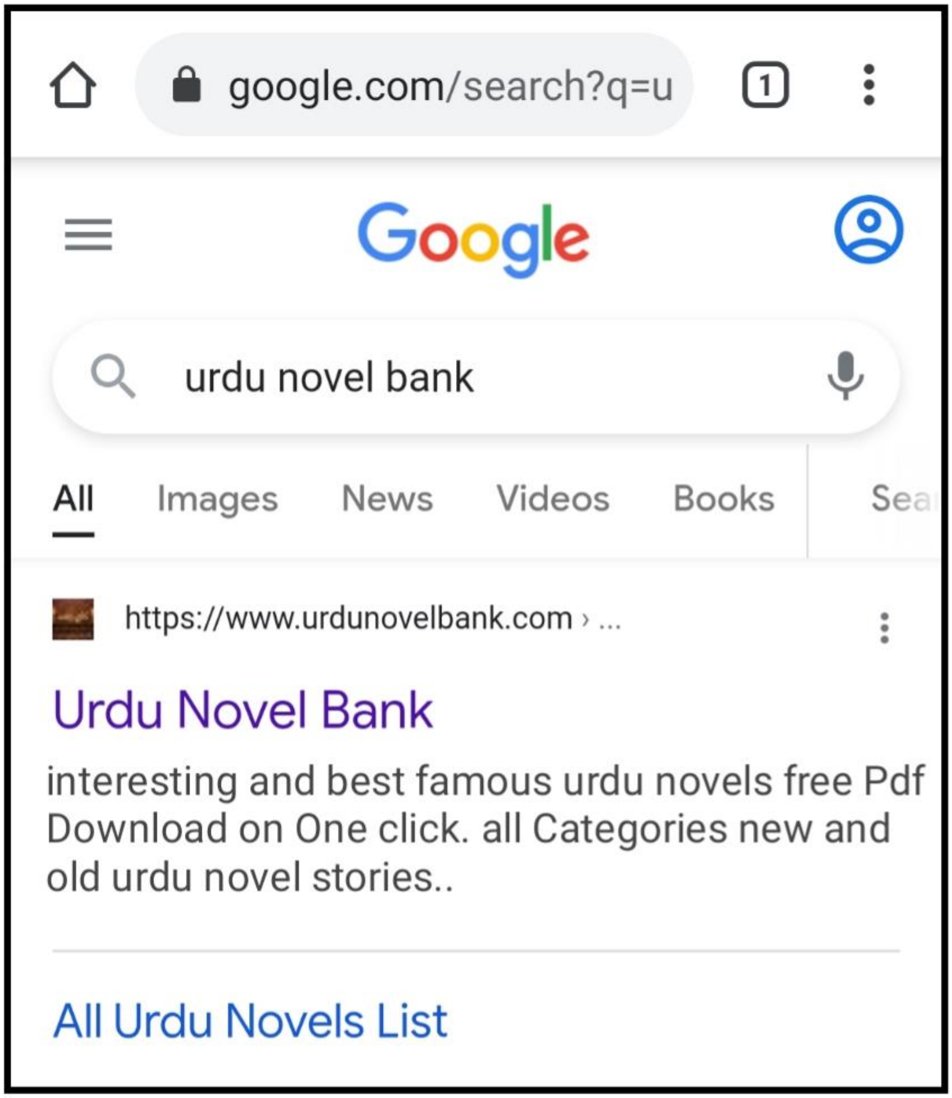

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

ارے آفٹر آل میں چاچو بننے والا ہوں میرا حق بنتا ہے "بلال نے پلیٹ میں سے" تیسرا گلاب جامن اٹھایا تو سب نے اسے دیکھا۔۔ اس کی صفائی دینے پر سب ہنس دیے

افتخار صاحب کی فیملی کا ڈنر آج ان کے بڑے بھائی کے گھر تھا ان دونوں فیملیز کو آج اتنی بڑی خوشخبری ملی تھی اور اس خوشی کو دونوں فیملیز آج مل کر انجوائے کر رہی تھیں پلوشہ سے تھوڑی دیر پہلے ہی سب کی بات ہوئی تھی وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی سب نے احمد اور پلوشہ کے ساتھ ساتھ اس نئے مہمان کو بھی ڈھیر ساری دعائیں دیں جو کچھ عرصے بعد اس دنیا میں آنے والا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بھئی اب جلدی سے تم دونوں بھی خوشخبری سنا دو۔۔ انعم نانی کے ساتھ ساتھ" دادی بننے کا شرف بھی حاصل کر لے ناں "شاہدہ بیگم نے مصطفی اور ماہا کو دیکھ

کر کہا تو ماہا تو گڑبڑا ہی گئ مصطفی کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئ "بس آپ دعا کریں تائ جان "مصطفی نے ماہا کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا تو وہ شرم سے سر جھکا گئ "ویسے پہلے میری بیگم تو بڑی ہو جائے۔۔ میں بیچارہ کتنے بچے پالوں گا" مصطفی نے ماہا کو چھیڑا تو اس نے مصطفی کو گھورا سب نے مصطفی کی بات پر قہقہہ لگایا

ابھی مصطفی نے ٹیبل سے چائے کا کپ اٹھایا ہی تھا کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے کپ واپس رکھ کر فون اٹینڈ کیا "السلام علیکم۔۔ انکل کیسے ہیں؟ "عارف صاحب سے حال چال پوچھتے ہوئے وہ ان کی بات پر ایک دم پریشان ہوا جس مسکراہٹ کے ساتھ اس نے بات شروع کی تھی وہ مسکراہٹ یک دم ختم ہوئ جی ٹھیک ہے آپ پریشان نہیں ہوں میں آتا ہوں "مصطفی نے کہہ کر فون بند" کیا اور ماہا کی طرف دیکھا جو ماہ رخ کو موبائل پر کچھ دکھانے میں مگن تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا "مصطفی کے پکارنے پر وہ متوجہ ہوئ "جی "مصطفی کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ" ماہا کو کیسے بتائے "ماہا تمہیں میرے ساتھ ہسپتال چلنا ہے فوراً "مصطفی اسے ایک دم پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا اگر اسے ایک دم کوئ بری خبر سنا دی تو بے حد پریشان ہو گی اور اس کی طبیعت بھی خراب نہ ہو جائے "تمہارے تایا ابا کی طبیعت خراب ہو گئ ہے عارف انکل ہسپتال میں اکیلے ہیں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے "سب کو مصطفی کی بات پر دکھ ہوا تھا ماہا کیلیے اس کے تایا ابا باپ کی حیثیت رکھتے تھے "تایا ابو کو کیا ہوا ہے ؟ "اس کی آنکھیں یک دم بھیگنے لگیں مصطفی اسے لیے ہسپتال کے لیے روانہ ہوا

وہ کوریڈور میں تقریباً بھاگ رہی تھی مصطفی بھی اس کے ساتھ تھا۔۔ آئی سی یو کے باہر ہی انہیں عارف صاحب, ثمینہ بیگم اور تائی اماں بیٹھی دکھائی دیں وہ بھاگ کر عارف صاحب کے پاس آئی "پاپا !کیا ہوا ہے تایا ابو کو "وہ عارف صاحب سے لپٹ گئی آنسو تو کسی صورت رک نہیں رہے تھے "برین ہیمریج ہوا ہے۔۔ بس دعا کرو بیٹا سب ٹھیک ہو جائے۔۔ ہمت کرو ہم سب نے مل کر اس مشکل سے گزرنا ہے "عارف صاحب اسے تسلی دے رہے تھے لیکن وہ خود جانتے تھے کہ وہ کس کرب سے گزر رہے تھے۔۔ ماہا تائی امی کے پاس آئی اور ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ انھوں نے سر اٹھا کر ماہا کو دیکھا تو وہ مزید رونے لگیں ماہا نے انہیں گلے لگایا۔۔ آج ان کے چہرے پر پہلے والا تکبر نہیں تھا وہ کرب میں تھیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر صاحب؟ سب ٹھیک ہے؟ "ڈاکٹر کے آئی سی یو سے باہر آنے پر مصطفی" اس کی طرف لپکا

"His condition is getting worse

ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں بس دعا کریں کہ انہیں جلدی ہوش آجائے کیونکہ ہوش آنا بہت ضروری ہے ورنہ وہ کومہ میں بھی جا سکتے ہیں۔۔ انہیں شاید "سوئیر سٹریس ملی ہے جس کی وجہ سے ہیمریج ہوا ہے۔۔۔ آپ ان کے بیٹے ہیں؟ ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں بتا کر مصطفی سے پوچھا "نہیں ان کا بیٹا امریکہ میں ہوتا ہے۔۔ میں ان کا داماد ہوں ". مصطفی نے اسے بتایا "میں آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں "ڈاکٹر نے مصطفی سے کہا تو وہ ڈاکٹر کے ساتھ اس کے آفس میں آگیا۔۔ ماہا اور باقی سب کو کسی خطرے کا خدشہ ہوا سب اچھی خبر کی دعا کر رہے تھے

Visit website For More Novels

www.urdunovelbank.com

جی کہیں ڈاکٹر سب ٹھیک ہے ناں "مصطفی نے ڈاکٹر کے آفس میں کرسی پر" بیٹھتے ہوئے پوچھا "دیکھیں سر مجھے یہ کہتے ہوئے بہت دکھ ہو رہا ہے لیکن پیشنٹ کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے یا تو وہ کومہ میں جو سکتے ہیں یا پھر۔۔۔ آپ سمجھ

رہے ہونگے۔۔ اگر اگلے چوبیس گھنٹوں میں پیشنٹ کو ہوش نہیں آتا تو پھر کسی معجزے کا ہی انتظار کرنا پڑے گا "ڈاکٹر تفصیل سے سب بتا رہا تھا اور وہ پوری توجہ سے سن رہا تھا

"اور ایک اور ضروری بات "ڈاکٹر نے پھر مصطفی کو متوجہ کیا "جی جی بتائیں" مصطفی کرسی پہ ذرا آگے ہوا "پیشنٹ کو برین ٹیومر ہے کچھ عرصے سے جس کا علاج نہ ہونے کی وجہ سے وہ بڑھ گیا ہے "ڈاکٹر کی بات پر مصطفی کو شاک لگا اتنی بڑی بات انھوں نے کسی کو نہیں بتاۓ "مصطفی نے دل میں سوچا "اب بس دعا کریں کہ انہیں ہوش آجائے تاکہ ہم ٹیومر کا بھی ٹریٹمنٹ شروع کر سکیں۔۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں باقی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے "ڈاکٹر نے بات کے اختتام پر ایک فائل مصطفی کو تھماۓ جس میں عابد

صاحب کے مختلف ٹیسٹ کی رپورٹس تھیں "اوکے ڈاکٹر تھینک یو فار انفارمنگ می "مصطفی فائل ہاتھ میں پکڑے اٹھ کھڑا ہوا اور ڈاکٹر سے مصافہ کرتا باہر نکل آیا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا اپنی سوچوں میں گم چلتا ہوا کوریڈور کے قریب آیا سامنے سن سی بیٹھی ماہا کو دیکھ کر اس نے خود کو کمپوز کیا اور ان کے پاس آیا "کیا بات ہے بیٹا؟ کیا کہا ڈاکٹر نے سب ٹھیک ہے ناں؟ "عارف صاحب نے اس سے پوچھا "کوئ پریشانی کی بات تو نہیں ہے ناں؟ "ثمینہ بیگم بھی قدرے پریشان تھیں ماہا بھی اس کے پاس کھڑی اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی "سب ٹھیک ہو جائیگا آپ لوگ بس دعا کریں کہ انہیں جلدی ہوش آجائے "مصطفی نے سب کو تسلی دی اور عارف صاحب کو اپنے ساتھ لگایا جو بہت ڈھے سے گئے تھے مصطفی ان سب کا خیال رکھ رہا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ان کے بعد مصطفی تائ کے پاس آیا اور ان کے پاس نیچے زمین پر پنجوں کے بل بیٹھ گیا وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے رو رہی تھیں مصطفی نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا "سب ٹھیک ہو جائیگا آنٹی۔۔ آپ ہمت کریں اور اللہ سے دعا کریں۔۔ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں کچھ نہیں ہونے دیں گے انکل کو "مصطفی نہایت شفقت سے انہیں تسلی دے رہا تھا "اس سب کی ذمہ دار میں ہوں۔۔ سب میری وجہ سے ہوا ہے اللہ نے مجھے سزا دی ہے میں کسی قابل نہیں رہی اللہ نے میرے سر کی چھت ہی گرا دی ہے میرے اپنے سر پہ۔۔ تم سب کی گنہگار ہوں "وہ زاروقطار رو رہی تھیں اور خود کو ملامت کر رہی تھیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کچھ بھی کسی وجہ سے نہیں ہوتا آنٹی سب اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے "مصطفی کو آج انہیں اس حال میں دیکھ کر ترس آرہا تھا اس نے تائ اماں کی یہ حالت پہلی دفعہ دیکھی تھی "آج میری اپنی اولاد میرے پاس نہیں ہے اور تم لوگ میرے

پاس ہو جن کو میں نے کبھی کچھ نہیں سمجھا "ماہا کو آج ان کی باتوں سے دکھ ہو رہا تھا یہ وہ تائی جان ہی نہیں تھیں جو کبھی ہوا کرتی تھیں "میں تم سب کی گنہگار ہوں مجھے معاف کر دو "انہوں نے ثمینہ بیگم کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے تھے ثمینہ بیگم نے ان کے ہاتھ پکڑے اور انہیں اپنے ساتھ لگایا

آخر انسان جلدی کیوں نہیں سمجھتا ہمیشہ کسی چیز کے کھو جانے, چھن جانے اور سب کچھ ختم ہو جانے پر ہی کیوں سمجھ آتا ہے کہ وہ غلط راہ پر چل رہا ہے انسان اگر جلدی سمجھ جائے اور صحیح راستہ اختیار کر لے تو کسی کو کھونے کی ضرورت ہی نہ پڑے لیکن جب انسان اللہ کو بھول جائے تو اللہ ایسے ہی آزماتا ہے یا ہمارا سب کچھ چھین لیتا ہے تاکہ ہم سنبھل جائیں اور کبھی کبھی آزمائش کسی پیارے کا دور چلے جانا ہی ہوتا ہے اور پھر انسان آسمان سے زمین پر آگرتا ہے اور اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہوتا ہے

آج فاخرہ بیگم کا غرور ,انا ,دکھاوا ,شہرت سب مٹی میں مل گیا تھا ان کے سر کا سائیں جس کے دم سے یہ سب تھا وہی چھننے جا رہا تھا-- ان کی اپنی اولاد نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا وہ مسلسل ثمینہ بیگم کے کندھے پر سر رکھے رو رہی تھیں ماہا بھی ان کے پاس بیٹھی تھی-- مصطفی بہانا بنائے وہاں سے ذرا فاصلے پر ہٹ آیا اس نے کئی دفعہ شہریار کا نمبر ڈائل کیا اور ہر دفعہ وہ بند ملا مصطفی کو غصہ آیا کہ اس قدر پریشانی میں بھی اسے کسی کا خیال نہ تھا ایک بار بھی اس نے فون کر کے کچھ نہیں کہ سب کیوں بار بار اسے کال کر رہے ہیں کوئ پریشانی گو نہیں عارد صاحب بھی اسکا نمبر ملا چکے تھے مگر بے سود "سلام شہریار !عابد انکل کی "حالت ٹھیک نہیں ہے یہاں تمہاری ضرورت ہے جیسے تیسے کر کے یہاں پہنچو مصطفی نے پیغام لکھ کر شہریار کو بھیجا اور موبائل جیب میں رکھتا واپس سب کے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پاس آبیٹھا رپورٹس والی فائل وہ اپنی گاڑی میں رکھ آیا تھا وہ ابھی کسی کو دکھانا نہیں چاہتا تھا---

---

اوئے شیری "حسن نے شہریار کو ٹھوکا مارا "ہاں "وہ موبائل پر گیم کھیلنے میں" مصروف تھا "ابے سامنے دیکھ "حسن نے اسے متوجہ کرنا چاہا لیکن شہریار نے کوئ جواب نہ دیا تو حسن نے اس کا چہرا پکڑ کر اوپر اٹھایا شہریار سامنے دیکھ کر ایک پل کو رکا اور پھر حسن کو دیکھ کر مسکرایا "ٹینشن نہ لے جانی ابھی جس کے ساتھ مرضی "گھوم پھر لے آنا تو اس نے میرے پاس ہی ہے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دونوں اس وقت یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھے تھے جب سامنے اپنے کسی دوست کے ساتھ بیٹھی الیزبیتھ نظر آئ-- الیزبیتھ امریکہ کی ہی تھی اور یونیورسٹی کی انتہائ

حسین لڑکی تھی جس کا تعلق ایک اچھی خاصی امیر فیملی سے تھا۔۔ آدھی یونی تو الیزبیتھ سے دوستی کرنے کی کوششوں میں لگی رہتی تھی لیکن وہ بہت کم دوست بناتی تھی اس کا ڈیپارٹمنٹ شہریار کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہی تھا اس طرح اکثر آتے جاتے بات ہو جایا کرتی تھی۔۔ شہریار تو اب الیزبیتھ سے دوستی کرنے کے خواب دیکھنے لگا تھا

تجھے لگتا ہے کہ وہ تجھ سے دوستی کرے گی؟ "حسن نے کہہ کر قہقہہ لگایا "ہاں تو کیا نہیں کرے گی۔۔ کرنی پڑے گی اسے "شہریار نے کندھے اچکائے تو حسن نے اسے حیرت سے دیکھا "اور وہ کیوں؟ "حسن نے اس سے پوچھا "کیوں کہ میں اسے مجبور کروں گا "شہریار نے صاف جواب دیا

Visit website For More Novels www.urdunovelbank.com

شہریار کی نظریں مسلسل الیزبیتھ پر ٹکی تھیں "لیکن کیسے ؟" حسن نے تجسس سے پوچھا "بس دیکھتا جا "حسن کو اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگے تھے "اور اگر کوئ گڑبڑ ہوگئ تو اور اگر تیرے فادر کو پتا چل گیا پھر؟ "حسن سے پوچھا " کبھی پتا نہیں چلے گا "شہریار نے بے نیازی سے کہا

آخر تو پاکستان جائے گا ہی؟ "حسن کی بات پر وہ ہنس دیا "پاکستان میں کیا ہے" یار جو اب وہاں جاوں گا "شہریار کی بات پر حسن نے اسے یاد دلانا ضروری سمجھا تیری فیملی ہے وہاں "حسن کی بات پر شہریار تو جیسے تپ گیا تھا "فیملی .....کون" سی فیملی ہاں؟ بہنیں میری اپنے گھر کی ہوگئ ہیں اور رہ گئے میرے ماں باپ تو کیا ان کیلیئے میں یہ سب چھوڑ کر چلا جاؤں یہاں میں ساری زندگی عیش کر سکتا ہوں ان کیلیئے میں اپنا برائٹ فیوچر چھوڑ دوں؟ اتنا بیوقوف نہیں ہوں "حسن ہکا

بکا اسے دیکھ رہا تھا "میں ایلی سے شادی کے بعد یہاں کی نیشنلٹی لوں گا اور پھر اس کے باپ کے ذریعے یہاں بزنس کروں گا"

وہ ایسے بول رہا تھا جیسے یہ سب کچھ تو وہ اسی کیلیے لے کر بیٹھے تھے۔۔ "اور اگر ایلی نے تجھ سے شادی نہ کی تو؟" حسن نے اس کے ارادے جانچنے چاہے "ضرور کرے گی۔۔ تو بس دیکھ "شہریار نے ایک معنی خیز مسکراہٹ حسن کی طرف اچھالی اور ہاں اب پاکستان سے تو کیا کسی سے کوئ تعلق بھی نہیں ہے میرا۔۔۔ جب" میرا باپ چاہتا ہی نہیں ہے کہ میں کامیاب ہوں اور وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کا وہی تھکا ہوا بزنس چلاؤں تو میں یہ نہیں کر سکتا اب اس بزنس سے صرف نقصان ہوگا اور ہم سڑک پر آجائیں لیکن نہیں انہیں یہ بات سمجھ کہاں آتی ہے "شہریار کی باتوں سے حسن جتنا حیران اور پریشان ہوتا اتنا کم تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

حسن کل رات اسکی اپنے والد سے ہوتی گفتگو کا کچھ حصہ سن چکا تھا اور وہ رات سے ہی پریشان تھا ابھی اسے سمجھانے ہی لگا تھا کہ دو دوست آکر ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو حسن کو خاموش ہونا پڑا۔۔

ابھی کل تک وہ مصطفی کے ساتھ بزنس کرنے پر بضد تھا اور اب یہ۔۔۔ اس کا فیصلہ عابد صاحب کی پچھلی رات والی فون کال پر بدلا تھا۔۔ عارف صاحب سے خبر ملنے کے بعد انہوں نے شہریار کو فون کر کے ڈانٹا تھا کہ وہ مصطفی کے ساتھ بزنس پارٹنرشپ کا فیصلہ باپ سے پوچھے بغیر کیسے کر سکتا ہے جس پر وہ بھی باپ کا لحاظ رکھے بغیر ہتھے سے اکھڑ گیا تھا لالچ انسان سے بہت غلط کام کرا دیتی ہے اور وہ بھی کر گیا تھا لیکن اس کا بدلہ تو ابھی باقی تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ایک رات گزر چکی تھی اور جس کرب اور پریشانی میں گزری تھی یہ تو اس سنسان کوریڈور میں کھڑے وہ چار پانچ افراد ہی جانتے تھے۔۔ آئی سی یو کے باہر کوریڈور کی خاموشی اب کھانے کو دوڑ رہی تھی۔۔۔ اب تک کسی کے حلق سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں اترا تھا لیکن عابد صاحب کو اب تک ہوش نہیں آیا تھا اب تو بس کسی معجزے کا ہی انتظار تھا

رو رو کر فاخرہ بیگم کی طبیعت بھی خاصی خراب ہونے لگی تھی کچھ تکلیف تھی اور کچھ ندامت جو انہیں دو گھڑی سکون لینے نہیں دے رہی تھی مصطفی بھی آج آفس نہیں گیا تھا ساجد صاحب بھی صبح سویرے پہنچ گئے تھے وہ کہیں اور سے آرہے تھے ان کی فیملی بھی اب لاہور سے روانہ ہو گئی تھی۔۔ سب جاننے والے ایک ایک کر کے عیادت کیلیئے آرہے تھے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی غصے سے بھرا کوریڈور میں چکر کاٹ رہا تھا وہ رات بھر نا جانے کتنی کالز میسجز شہریار کو کر چکا تھا لیکن مجال ہے جو ایک کا بھی جواب اس نے دیا ہو اور اب تو اس کا نمبر ہی بلاک جا رہا تھا۔۔۔ مصطفی کو حقیقتاً آج بہت غصہ آیا تھا اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ شہریار اس کے سامنے آئے اور وہ اس کا گلا دبا دے

کیا ہوا مصطفی؟ "ماہا اٹھ کر مصطفی کے پاس آئ "تم صحیح کہتی تھی ماہی وہ" انتہائ گھٹیا انسان ہے "مصطفی کو شہریار کی حرکت پر افسوس بھی ہو رہا تھا "مجھے نہیں لگتا کہ اب وہ آئے گا واپس "ماہا کو بھی اس پر شدید غصہ تھا لیکن یہ وقت اب صرف تایا ابا کی پرواہ کرنے کا تھا "آنا بھی نہیں چاہیے اب اسے یہاں ورنہ چھوڑوں گا نہیں اسے میں "ماہا نے مصطفی کو پہلی دفعہ اتنے غصے میں دیکھا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

چھوڑیں مصطفی۔۔ اب ہمارا کوئ تعلق نہیں اس شخص سے "ماہا نے اس کے" کندھے پر سر ٹکا لیا

سب وہاں بینچز پر بیٹھے سر جھکائے کسی معجزے کے انتظار میں تھے۔۔ اسی دوران نرس تیز تیز چلتی ہوئ ان کے پاس آئ "پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔ لیکن ڈاکٹر صاحب آرہے ہیں وہ اجازت دیں گے تو آپ لوگ مل سکتے ہیں پیشنٹ سے "نرس کہتی ہوئ آگے بڑھ گئ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سب باہر کھڑے ڈاکٹر کے واپس آنے کے انتظار میں تھے پہلے شکر کا کلمہ ادا کیا اور پھر کسی اچھی خبر کے آنے کی دعا کر رہے تھے۔۔ "پیشنٹ نے آنکھیں تو کھول لی ہیں لیکن ان کی حالت ابھی بھی بہت خراب ہے۔۔ آپ لوگ صرف انہیں دیکھ سکتے ہیں ایک ایک کر کے لیکن کوشش کیجیئے گا زیادہ بات مت کیجیئے گا "

ڈاکٹر انہیں ہدایات دیتا آگے بڑھ گیا "بھابھی آپ جائیں "عارف صاحب نے فاخرہ بیگم کو جانے کا کہا تو وہ آنسو پونچھتی اندر چلی گئیں

عابد صاحب نقاہت زدہ سے بستر پر لیٹے ہوئے تھے آج وہ بیماری کے باعث کافی ضعیف لگ رہے تھے وہ رعب اور شان و شوکت کہیں غائب ہو گیا تھا۔۔ لاکھ کوشش کے باوجود فاخرہ بیگم اپنے آنسو نہ روک پائیں۔۔ عابد صاحب نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا اور ہلکا سا مسکرا دیے "یہ کیا ہو گیا ہے عابد "آپکو۔۔ آپ نے ہم سب کو پریشان کر دیا ہے بس اب جلدی سے ٹھیک ہو جائیں فاخرہ بیگم نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا آنسو مسلسل ان کی گالوں پر پھسل رہے تھے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مجھے معاف کر دیں عابد۔۔ میں نے آپ کو کبھی کوئی خوشی یا سکون نہیں دیا۔۔ میں نے آپکو ان لوگوں سے دور کر دیا تھا جنھوں نے آج ثابت کر دیا کہ وہ سچ میں آپکے اپنے ہیں "عابد صاحب انہیں دیکھ کر مسکرائے اور کوشش کر کے بولنے لگے وہ تمہارے بھی اپنے ہیں "ان کی آواز میں رعب کی جگہ اب نقاہت نے لے لی تھی "میں نے تمہیں معاف کیا اور بچوں کو بھی "عابد صاحب کی بات نے انہیں بہت تکلیف دی تھی

میرے بیٹے کو بلاؤ "عابد صاحب کی بات پر وہ گڑبڑا گیئں انہیں کیسے بتاتیں کہ" ان کا بیٹا تو اپنی اصلیت دکھا چکا ہے جس پر اپنی ساری زندگی اس باپ نے ضائع کر دی۔۔ ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھیں کہ وہ بول اٹھے "مصطفی کو "فاخرہ کے آنسو نکلے وہ انہیں صاف کرتی مصطفی کو بلا لائیں "کیسے ہیں انکل؟ "مصطفی نے نرمی سے پوچھا "ٹھیک "وہ اسے دیکھ کر مسکرائے اور سر ہلا کر تسلی دیسے لگے کہ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میں ٹھیک ہوں جہاں آج ان کے اپنے بیٹے کو ہونا چاہیے تھا وہاں آج وہ کھڑا تھا فاخرہ کا خیال رکھنا میرے بیٹے اور میری لاڈو کا بھی "مصطفی نے کان ان کے" ہونٹوں کے قریب کیا آواز نہایت ہلکی تھی کہ وہ بامشکل سن پا رہا تھا-- وہ جانتے تھے آج انکے بیٹے کی جگہ مصطفی ہی ہوگا کیونکہ انکے اپنے داماد بھی مختلف شہروں میں ہوتے تھے اور اول تو وہ اپنی مصروفیات چھوڑ کر کبھی نہ آتے

مصطفی نے انہیں حیرت سے دیکھا "آپ ٹھیک ہو جائیں گے انکل-- پھر خود خیال رکھیں گے نا سب کا "مصطفی نے شاید ان سے زیادہ خود کو اور وہاں کھڑی فاخرہ بیگم کو تسلی دی تھی وہ صرف ہلکا سا مسکرا دیے اور آنکھیں موند لیں-- وہ اتنے مطمئن تھے جیسے انہیں کسی قید سے رہائی مل رہی ہو-- ہاں زندگی ایک قید ہی تو ہے

مصطفی باہر آیا تو عارف صاحب اور ساجد صاحب اپنے بھائی کو دیکھنے گئے۔۔ ماہا ایک طرف کھڑی تھی مصطفی اس کے پاس آیا تو اس کی شکل اتری ہوئی تھی ناجانے وہ کیا محسوس کر رہا تھا لیکن کچھ تو غلط تھا یا ہونے والا تھا ماہا کو احساس ہو گیا تھا "مصطفی؟ "ماہا نے اسے پکارا "ماہا ہمیں ہر چیز کیلیے تیار رہنا ہے "مصطفی کے کہنے کی دیر تھی کہ ماہا اس کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

مصطفی؟ مصطفی ڈاکٹر کو بلاؤ جلدی "ساجد صاحب کچھ ہی منٹوں بعد بھاگتے" ہوئے باہر آئے ماہا اور ثمینہ بیگم کا دل وہیں زور سے دھڑکا۔۔ مصطفی ڈاکٹر کو بلانے جا چکا تھا عابد صاحب کا سانس اچانک ہی اکھڑنے لگا تھا حالت مزید خراب ہوتی جا رہی تھی ڈاکٹر نے آتے ہی فٹا فٹ چیک اپ کیا انجیکشن لگائے کہ کسی طرح طبیعت بحال ہو لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔ فاخرہ بیگم مضبوطی سے ان کا ہاتھ تھامے کھڑی تھیں۔۔ سب دعائیں کرنے میں مگن تھے لیکن ایک دم

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ہی سب کی سانسیں ایک ساتھ ہی تھم گئیں۔۔ ڈاکٹر کا مایوس چہرا, عابد صاحب کی بند آنکھیں اور مونیٹر پر ایک سیدھی لکیر نے سب کچھ واضح کر دیا تھا یہی تھی زندگی کی آخری حد یہی تھی وہ حقیقت جسے سب بھول جاتے ہیں "آئیم سوری سر میں نے اپنی پوری کوشش کی تھی لیکن جو اللہ کی مرضی "ڈاکٹر کہتا باہر نکل گیا عارف صاحب بے یقینی سے اپنے بھائی کا بے جان پڑا وجود دیکھ رہے تھے۔۔ فاخرہ بیگم ان کے بے جان وجود کو جھنجھوڑتے ہوئے اونچی آواز سے رو رہی تھیں "یہ کیا ہو گیا عابد۔۔ آپ مجھے اکیلا کر کے کیسے جا سکتے ہیں۔۔ میرا کوئی نہیں ہے یہاں واپس آجائیں نا عابد "ثمینہ بیگم نے اندر آتے ہی انہیں اپنے ساتھ لگایا۔۔ عارف صاحب کی آنکھوں سے یک دم ڈھیر سارے آنسو بہہ نکلے وہ خاموشی سے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑے کھڑے تھے۔۔ ساجد صاحب کی حالت بھی بالکل ایسی ہی تھی۔۔۔ پورے آئی سی یو میں تائی جان کی چیخیں گونج رہی تھیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی نے عابد صاحب اور ساجد صاحب کو حوصلہ دیا۔۔ ماہا عابد صاحب کے ساتھ لگی روئے جا رہی تھی "تایا جان اب مجھے لاڈو کون کہے گا۔۔ کیوں چلے گئے آپ ابھی تو ہم سب کو آپ کی ضرورت تھی "ماہا کو لگا وہ خود پر قابو نہیں رکھ پائے گی "میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی شہریار۔۔ کبھی نہیں "ماہا کے دل میں آج شدید نفرت تھی اس شخص کیلیئے۔۔ تائی جان نے اسے ایک رات پہلے والی باپ بیٹے کی بحث کے بارے میں بھی بتا دیا تھا اور اب اپنے تایا کی موت کا قصوروار وہ شہریار کو ہی ٹھہرا رہی تھی اور شاید صحیح کر رہی تھی۔۔ یہ بات اگر مصطفی جان لیتا تو وہ وہیں جا کر شہریار کا قتل کر دیتا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کہتے ہیں ناں اولاد بڑی آزمائش ہے اور آج یہ ثابت ہو گیا تھا ساری زندگی جس اولاد پر لگا دی آج وہ اولاد آخری دیدار بھی نہ کرنے آئی اپنے باپ کا۔۔ اپنی جنت کا دروازہ آج اس اولاد نے خود اپنے ہاتھوں بند کروا دیا۔۔ وہ باپ کے آخری لمحوں

میں اسے راضی بھی نہ کر پائے لیکن وہ تو باپ تھا ناکیسے نہ معاف کر کے جاتا لیکن جتنا اس کا دل دکھا تھا یہ تو خدا جانتا تھا ناں وہ خدا کیسے معاف کرے گا۔۔ وہ شخص آج یہاں سے مطمئن گیا تھا کیوں کہ اس کے اپنے اس کے پاس تھے

سب عابد صاحب کے گھر میں ہی اکٹھے ہوئے تھے۔۔ میت بھی آچکی تھی۔۔ فاخرہ بیگم تو رو رو کر بے ہوش ہونے والی ہوگئ تھیں ثمینہ بیگم اور سندس بیگم انہیں سنبھال رہی تھیں۔۔ سب کے اکٹھے ہوتے ہی مرد حضرات جنازہ پڑھنے نکل گئے تھے۔۔ ابھی وہ نکلے ہی تھے کہ پیچھے ان کی بڑی بیٹی پہنچی "اماں !ابو کہاں ہیں؟ مجھے ان سے ملنا ہے کہاں گئے ابو؟ "وہ سیدھی فاخرہ بیگم کے پاس آئ لیکن انہوں نے منہ ہی موڑ لیا "ماہا !کہاں ہیں ابو بتاؤ مجھے "اس نے ساتھ بیٹھی ماہا سے پوچھا۔۔ ماہا وہاں سے اٹھ کر کچن میں گئ اور پھر ایک پانی کا گلاس بھر کر تائ جان کو لا کر دیا اور فرح کی طرف دیکھے بغیر کہنے لگی "چلے گئے ہیں وہ تمہیں آزاد کر

کے "ماہا کی آنکھوں سے آنسو ذرا دیر خشک ہوئے اور اب غصہ اس کی آنکھوں میں "چھا گیا تھا "مجھے کسی نے بتایا ہوتا کہ ابو کی اتنی حالت خراب ہے تو میں فوراً آجاتی فرح اب زاروقطار رو رہی تھی "تمہیں پاپا نے بتایا تھا سب کچھ اور کہا تھا انہیں تمہاری ضرورت ہے لیکن تم لوگوں کو کیا پرواہ-- اور تمہارا بھائی وہ قاتل ہے میرے تایا کا یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے "ماہا کی آواز یک دم اونچی ہوتی گئ تمام خواتین نے آپس میں چہ مگوئیاں شروع کر دی تھیں

بس کرو ماہا چپ کر جاؤ "ثمینہ بیگم نے ماہا کو خاموش کرایا ورنہ لوگوں کو تو موقع" چاہیے باتیں بنانے کا "اماں میں نے ابا کو دیکھنا ہے "وہ روتے ہوئے فاخرہ بیگم سے کہہ رہی تھی "مر گیا تمہارا باپ جس نے ساری زندگی تم لوگوں پر فنا کر دی-- بد نصیب اولاد ہو تم لوگ جنھیں ماں باپ کی خدمت کا موقع ہی نہیں دیا خدا نے اور نہ مرے ہوئے باپ کی شکل دیکھنے کا اب جاؤ ان کی قبر پر شاید وہ تمہیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

معاف کر دیں لیکن میں کبھی معاف نہیں کروں گی تم سب کو "فاخرہ بیگم انتہائ تکلیف میں یہ بات کہہ رہی تھیں فرح تو آگئ تھی باقی دو بیٹیوں کا کوئ اتا پتا نہ تھا

ایک ماں اپنی اولاد کو اس وقت تک لعن طعن جب تک اس کا دل اس کی اولاد نے چھلنی نہ کر دیا ہو جب اولاد کی دی ہوئ تکالیف ماں باپ کی جان نہ لینے لگ جائیں۔۔۔ لیکن وہ باپ کتنا عظیم تھا جو اتنے سب کے بعد بھی معافی دے گیا تھا۔۔ فرح کو اب اپنے کیے پر افسوس ہو رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ثمینہ بیگم نے اسے شفقت سے اپنے ساتھ لگایا لیکن عابد صاحب کی باقی اولاد کو تو ابھی بھی حیا نہ آئ تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تھوڑی دیر بعد مرد حضرات بھی تدفین کر کے آچکے تھے۔۔ عارف صاحب اور ساجد صاحب کو حیرت ہوئ کہ فرح کے علاوہ کسی کو خیال نہ آیا تھا۔۔ فرح فورا عارف

صاحب کے پاس آئی "چاچو۔۔ ابو کیوں چلے گئے" عارف صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگایا اس کے سر پر پیار کیا "ایک دن سب نے جانا ہے بیٹا۔۔ جانے والے کو کون روک سکتا ہے ایک دن ایسے میں بھی چلا جاؤں گا" عارف صاحب آج بہت دکھی تھے ان کی بات پر سب کو دکھ ہوا ماہا اپنے پاپا کی بات سن کر برداشت نہ کر سکی اور رونے لگی مصطفی نے عارف صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں حوصلہ دینے کی کوشش کی۔۔

اب توکئی دن اس گھر میں ماتم ہونا تھا اور وہ ماتم جانے والے کے اپنوں نے ہی کرنا تھا جو دل سے اس کے اپنے تھے باقی تو صرف تماشا دیکھتے ہیں کسی کے زوال کا کسی کی قیمتی چیز کھو جانے کا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اگلے دن کل خوانی کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔ سارے انتظامات مصطفی ہی سنبھال رہا تھا عارف صاحب اور ساجد صاحب کے بیٹے ابھی چھوٹے تھے۔۔ حارث چھوٹے موٹے کاموں میں ہاتھ بٹا رہا تھا لیکن سارے کام مصطفی ہی کر رہا تھا۔۔

گھر کے بڑے سے لان میں مرد حضرات کو بٹھانے کا انتظام تھا اور خواتین لاؤنج میں بیٹھی قرآن پاک پڑھ رہی تھیں۔۔ فاخرہ بیگم کا دکھ تو ختم ہونے والا نہیں تھا ثمینہ بیگم اور سندس بیگم انہیں حوصلہ دے رہی تھیں لیکن انہیں حوصلہ کیسے آنا تھا اتنا بڑا نقصان ہوا تھا ان کا جس کا کوئی ازالہ نہیں ہونا تھا۔۔ ماہا اندر کے سارے انتظامات سنبھال رہی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب بھی آگئے تھے۔۔ عابد صاحب کیلیئے ختم پڑھایا اور ان کی مغفرت اور آسانیوں کیلیئے دعا کی گئ اب وقت آگیا تھا جب ان کے وارث کو

سب کچھ سنبھالنا تھا وہ شخص تو اپنے کندھوں کا بوجھ اتار کر منوں مٹی تلے جا سویا تھا اب وہ بوجھ اس کے وارث کو اٹھانا تھا لیکن وارث۔۔۔ کہاں تھا وہ وارث؟ وہ وارث کیسے ہو سکتا تھا جو اپنے باپ کا جنازہ تک پڑھنے نہیں آیا تھا جس نے اپنے باپ کی قبر کی مٹی کو چومنا تو دور دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا

مرحوم کے بیٹے کو آگے لائیں "مولوی صاحب کے عارف صاحب سے کہا جس پر" انہوں نے سر جھکا لیا اس مطالبے کا جواب آج کسی کے پاس نہیں تھا اسی دوران حارث بھاگتا ہوا آیا اور ساجد صاحب کے کان میں کچھ کہنے لگا جس پر انہوں نے حیرت سے عارف صاحب اور مصطفی کی طرف دیکھا "یہ عابد بھائی کا بڑا بیٹا ہے۔۔ مصطفی "انہوں نے آج جیسے یہ اعلان کیا تھا مصطفی کو حیرت ہوئی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے عارف صاحب نے اسے آگے آنے کا کہا اسے اشاروں میں کہا کہ بیٹا اب یہ ذمہ داری تمہیں اٹھانی ہے تو وہ خاموشی سے آگے بڑھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مولوی صاحب نے ایک سفید کپڑے سے مصطفی کے سر پر پگڑی باندھی۔۔ عابد صاحب کے سر کی پگڑی اب ان کے بیٹے کے سر پر تھی جو حقیقتاً ان کا بیٹا نہیں تھا لیکن اس نے بن کر دیکھایا تھا ان کے آجری وقت میں۔۔ اب اس پگ کی لاج اور ذمہ داری اسے ہی پوری کرنی تھی

شام تک جب سارے دور دراز کے رشتہ دار اور جاننے والے چلے گئے تو فاخرہ بیگم "نے کاموں میں مصروف ماہا کو اپنے پاس بلایا "جی تائی جان آپ نے بلایا مجھے ماہا ان کے پاس آکر بیٹھی تو انھوں نے اسے پیار کیا "میرا بیٹا ابھی تک نہیں آیا مجھ سے ملنے۔۔ بلاؤ اسے میرے پاس "ماہا تائی جان کی بات پر ہرٹ ہوئی کہ وہ کیسے بلائے شہریار کو کہ آکر اپنی ماں کی حالت ہی دیکھ لے "اچھا تائی جان آپ فکر نہیں کریں میں بلاتی ہوں "ماہا یہ کہہ کر ابھی اٹھی ہی تھی وہاں سے کہ عارف

صاحب کے ساتھ مصطفی اندر آتا دکھائی دیا اسے دیکھ کر ماہا ایک لمحے کیلیئے رکی وہ بھی ماہا کو ایک نظر دیکھتا آگے بڑھ گیا فاخرہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے ان کے ہاتھ چومے "آگیا میرا بیٹا۔۔ تم نے ثابت کر دیا کہ احساس کے رشتے خون کے رشتوں سے زیادہ افضل ہوتے ہیں "فاخرہ بیگم نے اس کے سر پر پیار کیا اس کے سر پر پہنی پگڑی دیکھ کر ماہا کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔۔ اس کے شوہر نے آج اس کا سر فخر سے بلند کر دیا تھا آج اسے اپنے شوہر سے پہلے سے کئ زیادہ محبت ہوئ تھی۔۔ عارف صاحب اور ثمینہ بیگم کو بھی اپنے داماد پر فخر تھا کہ اس نے ہسپتال سے لے کر یہاں تک ہر چیز کا خیال رکھا ہے جیسے سگے بیٹے رکھتے ہیں۔۔ اس کے احساس اور محبت نے آج فاخرہ بیگم کو یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ وہ اسے اپنا بیٹا بنا رہی تھیں اور صرف یہ ہی نہیں انہوں نے اپنا سب کچھ مصطفی کو سونپنے کا فیصلہ کر دیا تھا

"ہاں جی آپ نے تو ہمیں بہت یاد کر لیا تھا ناں جو ہم بھاگے دوڑے چلے آتے" کچن کاونٹر سے ٹیک لگائے بازو سینے پر باندھے اجالہ نے خفگی سے کہا "ہاں تو اور کیا جب سے شادی ہوئ ہے میڈم کو شوہر کے علاوہ کچھ یاد رہتا ہے بھلا "ردا نے بھی اجالہ کی تائید کی

ماہا جو چولہے پہ چائے چڑھا رہی تھی ان کی باتوں سے زیادہ ان کی شکلیں دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑی "اچھا ناں اب بس کرو جب سے آئ ہو تم دونوں طعنوں کی برسات کر رہی ہو "ماہا نے کھوے میں دودھ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آج وہ دونوں ماہا کے بار بار اصرار پر آئ تھیں اور تب سے ہی اسے طعنوں سے نواز رہی تھیں۔۔ پہلے شادی اور پھر اچانک تایا کی ڈیتھ کی وجہ سے نہ وہ اب تک کالج جا پائ تھی نہ ان سے رابطہ کر پائ تھی۔۔۔

وہ تینوں اب لاونج میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں اور آج تو باتوں کا نہ ختم ہونے والا دور شروع ہو چکا تھا۔۔ "یار اب میرے بارے میں بھی کوئ سوچے ناں۔۔۔ ردا کی دو سال سے منگنی ہوئ پڑی ہے۔۔ تیری ڈائیریکٹ شادی ہوگئ۔۔ مجھے سنگل مرنے کا کوئ شوق نہیں ہے "اجالہ نے کپ میز پر رکھتے ہوئے روہانسی ہو کر کہا تو وہ دونوں اسے دیکھ کر ہنس دیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ردا کی دو سال پہلے یعنی جب وہ میٹرک میں تھی تو اسکی رضا مندی سے اسکی منگنی اسکے خالہ زاد کزن کے ساتھ کر دی گئ تھی۔۔ "اچھا بتا تجھے کیسا لڑکا چاہیے ہم

ڈھونڈتے ہیں تیرے لیے۔۔ چل بتا "اجالہ کی رونی شکل دیکھ کر ماہا نے اسے پیشکش کی تو وہ آنکھوں میں چمک لیے اپنی زبان کے جوہر دیکھانے لگی "یار ہینڈسم ڈیشنگ سا، چھے فٹ سے اونچا قد "ابھی وہ اپنی بات آگے بڑھاتی کہ ردا نے بیچ میں ہی کاٹ دی

ماہا عالم چنا کی کوئی اولاد ہے یا کوئی اسکا جڑوا اسی سے رابطہ کرتے ہیں "وہ دونوں" ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دیں تو وہ پھر سے روہانسی ہوئی "اچھا سوری اب نہیں کریں گے۔۔ تم بولو "ماہا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"اس کا سینس آف ہیومر اچھا ہونا چاہیے سڑیل تو بالکل نہ ہو"
ردا کی زبان پر پھر کھجلی ہوئی تھی "ہاں کیوں کہ وہ تم خود جو ہو "دونوں پھر قہقہہ لگا گئیں "ہی ہی ہی۔۔ ویری فنی

اجالہ کی شکل دیکھ کر وہ پھر چپ ہوئیں "میرے نخرے اٹھانے والا ہو اور بہت لونگ، کئیرنگ اور مجھے روز گفٹس دے، روز گھمانے لے کر جائے اور میری ہر بات مانے "اجالہ نے دور خلا میں دیکھتے ہوئے سوچ سوچ کر بتایا جیسے سچ میں دور کہیں سے کوئی ایسا ہی شہزادہ برآمد ہو جائیگا۔۔۔

اور اس کو ایسے خوابوں میں کھویا دیکھ کر کوئی چند پل کہیں کسی خواب میں کھو گیا تھا۔۔ لاونج میں صوفے پر بیٹھی جینز پر ییلو گھٹنے تک آتی کرتی اور ییلو سکارف میں بالوں کو اونچی پونی میں قید کیے لاونج کے دروازے پر کھڑے شخص کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔ وہ مسکراتا ہوا واپس پلٹا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا لاونج میں موجود ان تینوں نے اسے آتے یا جاتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

فلیش بیک

وہ مصطفی اور ماہا کے صوفے کے پیچھے کھڑا جھک کر مسلسل مصطفی کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا اور دلہا صاحب مسکرا کر اس کو سن رہے تھے اسی پل اجالہ، ردا، نور اور ماہا کی کچھ ننھیالی کزنز کی سٹیج پر آمد ہوئ تھی-- وہ ابھی تک مصطفی کے کان میں گھسا ہوا تھا جیسے کوئ محاذ جیتنے کا پلان اپنے ساتھی کو بتا رہا ہو---

سٹیج پر دلہا دلہن کی نشست کے پیچھے مصطفی کے کزنز اور چند گہرے یار دوست کھڑے تھے-- ان میں سے ایک نے اسے ٹھوکا مارا تو وہ سیدھا ہوا اور مصطفی کے کندھے پر ہاتھ رکھا جئسے حوصلہ دے رہا ہو کہ میں تیرے ساتھ ہوں-- سب سے آگے ردا، اجالہ اور ماہا کی ایک شادی شدہ کزن تھیں کیوں کی نور ابھی چھوٹی تھی تو

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ایسی رسمیں وہ تینوں ہی کر رہی تھیں۔۔ احمد اور پلوشہ کی رسمیں پہلے ہو چکی تھیں تو وہ اب ایک سائیڈ پر فوٹو شوٹ کیلیے جا چکے تھے۔۔۔

جی تو فلحال ہمارے اکلوتے جیجا جی اگر آپ کو یہ دودھ پینا ہے تو جلدی سے" پچاس ہزار روپے نکالیں "اجالہ نے ایک ہاتھ کی ہتھیلی مصطفی کے آگے پھیلائ پیچھے کھڑے لڑکوں کی فوج نے حیرت کے مارے باآواز بلند دہرایا "پچاس ہزارررر؟ "مصطفی نے بھی ان کا ساتھ دیتے ہوئے بھرپور حیرت کا اظہار کیا تو لڑکیوں نے بھی انہی کا انداز اپنایا "جیییی "اور جی کو اچھا خاصا لمبا کر کے جتایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا مسلسل سر جھکائے بیٹھی تھی اس کے چہرے پر سجی شرمیلی مسکان اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی اور وہ دل ہی دل میں اپنے تازہ تازہ دلہے کو دعائیں دے رہی تھی کیوں کہ جانتی تھی آج اس کی سالیاں اسکی جیب خالی کرا کے چھوڑیں گی

اچھا بھئی کوئی ڈسکاونٹ نہیں مل سکتا کیا؟ "مصطفی نے معصوم سی شکل بنا کر" پوچھا "نہیں جی بالکل نہیں نو ڈسکاونٹ "ردا نے نفی میں سر ہلایا تو سب لڑکیوں نے اسکی تائید کی "ہونہہ آئیں بڑی-- اپنی باری تو دکانوں پر ڈسکاونٹ کیلیے بچارے دکان داروں سے لڑنے لگتی ہیں اور ہماری باری نو ڈسکاونٹ "پیچھے کھڑے شخص نے کمر پر ہاتھ جما کر آخر میں منہ ٹیڑھا کر کے دہائی دی لڑکیوں کے تو تلووں پر لگی سر پر بجھی تھی

لڑکیوں کے تیور دیکھ کر اسکی زبان کو بریک لگی تھی-- "اچھا ٹھیک ہے لیکن پچاس ہزار بہت زیادہ ہیں "اب کے وہ ذرہ نرمی سے بولا تھا-- "ہاں بچیو ذرہ کم کردو کہیں ہمارا دلہا یہیں غش کھا کر نہ گر جائے اتنے پیسے دینے کے بعد "اتنے میں مصطفی کے چھوٹے ماموں بھی سٹیج پر آئے تھے "ٹھیک ہے پنتالیس ہزار ڈن کریں "ردا نے اپنے بچارے بہنوئی پر احسان عظیم کیا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ہائے میں مرجاوں اتنا بڑا احسان۔۔۔ بہن اس سے تو اچھا ہے میرا بھائی یہ" دودھ نہ ہی پیئے ویسے بھی اس میں خاص کیا ہے چار گھونٹ دودھ میں ایک گلاس پانی کی ملاوٹ کر کے دو چار کڑوے بادام پستے ڈال کے پنتالیس ہزار مانگ رہی ہیں "اس نے پھر کمر پر ہاتھ جما کر ردا کے ہاتھ میں پکڑے دودھ کے قصیدے پڑھ ڈالے تھے جس پر ان لڑکیوں کے علاوہ سب کا قہقہہ گونجا تھا مصطفی بھائی یہ محلے کی لڑاکا آنٹی کہاں سے اٹھا کر لائے ہیں "اجالہ نے تڑخ کر" کہا تو سب اس شخص کی شکل دیکھ کر ہنس پڑے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پہلی دفعہ اسے اپنی ایسے الفاظ میں تعریف نا جانے کیوں بری نہیں لگی تھی لیکن حساب تو پورا کرنا تھا ہر حال میں "بھابھی یہ آپ مانگنے والی کہاں سے لے آئ ہیں "اسکی بات پر سب لڑکوں نے اپنی ہنسی دبائ تھی ماہا بھی منہ پہ ہاتھ رکھے

منہ جھکائے ہنس دی کیونکہ اس وقت اجالہ کی شکل دیکھنے والی تھی "اچھا اچھا لڑو نہیں ہم ایک کام کرتے ہیں میری دلہن سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہ وہ آپ کی حمایت کرتی ہے یا میری "مصطفی نے انہیں لڑتا دیکھ کر بات ختم کرنی چاہی

ہاں بھئ بیگم دے دوں انہیں پنتالیس ہزار؟ "مصطفی نے اپنے پہلو میں بیٹھی" سجی سنوری دلہن کی طرف ذرہ سا جھک کر پوچھا جس پر وہ شرما کر سر جھکا گئ "ماہا شرما بعد میں لینا پہلے اپنے میاں سے پیسے نکلواو "ماہا کی کزن کو بھی بولنے کا موقع مل ہی گیا تھا "دے دیں "ماہا نے سر اٹھائے بغیر کہا--- مصطفی نے مسکرا کر جیب سے پانچ پانچ ہزار کے کئ نوٹ نکالے اور اپنی سالیوں کو تھما دیے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اجالہ نے کھلکھلا کر پیسے پکڑے تو اسکی کھلکھلاہٹ پر کسی کے دل نے بیٹ مس کی--- ردا نے دودھ کا گلاس مصطفی کو تھمایا پھر ماہا کو پلایا اور پھر پیچھے کھڑے

ندیدوں اور شدید کنواروں نے وہ گلاس جھپٹ لیا لیکن جس شخص کو بڑا چاہ تھا وہ دودھ پینے کا وہ تو آج کسی کے سحر میں ہی کھو گیا تھا وہ بے نیاز سی سٹیج سے اتر گئ اور وہ مبہوت سا اسے دور تک دیکھے گیا

یاد کا یہ بلبلہ ہوا میں پھٹا تو اسے ہوش آیا کہ وہ اپنے بیڈ پر آڑھا ترچھا لیٹا ہے اور بوٹ جو ابھی آکر اتارے تھے وہ وہیں بیڈ کہ پاس پڑے تھے وہ مسکرا کر جوتے اٹھا کر ڈریسنگ روم چلا گیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ہائے ایلی "شہریار ایک کندھے پر بیگ لٹکائے چلتا ہوا گراونڈ میں اپنی کسی دوست" کی انتظار میں بیٹھی الیزبیتھ تک آیا "ہائے شیری۔۔ بیٹھو "الزبتھ نے اپنے مخصوص انگریزی لبو لہجے میں کہا تو وہ اس کے ساتھ بنچ پر بیٹھ گیا الیزبیتھ بھی اپنی گود میں

رکھی کتاب بند کر کے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکی طرف متوجہ ہوئ۔۔۔ اس وقت وہ یونی سے نکلنے والے تھے اور ایلی کی دوست کچھ یاد آنے پر اسے انتظار کا کہہ کر لائبریری چلی گئ تھی "آئ ہوپ تم آج بزی نہیں ہو "شہریار نے اسے دیکھ کر ابرو اچکائے تو وہ مسکرا دی "نوٹ ایٹ آل " "دیٹس گریٹ۔۔۔ اسکا مطلب آج ہم باہر ڈنر کرنے جا سکتے ہیں "شہریار نے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

کوئ خاص وجہ؟ "ایلی نے تعجب سے ابرو اچکائے۔۔ وہاں سے گزرتے کچھ" سٹوڈنٹس نے جن کے کانوں میں شہریار کی بات پڑی تھی حیرت سے مڑکر شہریار کو دیکھا تھا جو الیزبیتھ کو ڈنر کی آفر کر رہا تھا ورنہ آج تک کس کی جرات ہوئ تھی ایسی بات کرنے کی وہ تو دوستیاں ہی بہت کم کرتی تھی اور وہ بھی صرف اپنے سٹینڈرڈ کے لوگوں سے اور کسی غیر ملکی لڑکے سے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ ایک

انتہائی ہائی کلاس سوسائٹی سے تعلق رکھتی تھی لیکن اس کے باوجود لڑکوں سے دوستی کی حد تک ہی رہتی تھی

ہم دوست بن سکتے ہیں؟ "شہریار نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ ایلی نے" آنکھیں سکیڑ کر پہلے سوچتی نظروں سے اسے دیکھا پھر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا ہاتھ تھام لیا "فرینڈز "شہریار کی آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری کتنے ہی سٹوڈنٹس نے مڑ کر انہیں دیکھا سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اب تو ہم ڈنر کرنے جا سکتے ہیں "شہریار نے بنچ سے اٹھتے ہوئے کہا تو ایلی نے" بھی مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا کچھ فاصلے پر کھڑا حسن سر جھٹکتے ہوئے بڑبڑایا "یہ لڑکا خود بھی زلیل ہوگا پوری یونی میں اور مجھے بھی کرائے گا"

ڈنر کے بعد وہ لان میں چہل قدمی کر رہا تھا جب ماہا پیچھے سے آکر اسکی دائیں بازو میں ہاتھ ڈال کر اس کے ہم قدم چلنے لگی-- مصطفی اسے دیکھ کر مسکرا دیا "کیا سوچ رہے ہیں؟ "ماہا نے سر اس کے کندھے پر ٹکایا دونوں ہاتھ ہنوز اسکی بازو پر تھے "کچھ بھی نہیں یار بس تھوڑی فریش ائیر لینے آیا تھا "وہ دھیمی آواز اور مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہا تھا--- اسکا لہجہ اتنا ٹھہرا ہوا اور آواز اتنی دھیمی اور میٹھی ہوتی کہ ماہا کا دل چاہتا وہ بس بولتا جائے اور ماہا ساری دنیا بھلائے اسے سنتی جائے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آپ کا دن کیسا گزرا؟ "ماہا کے سوال پر اس نے تھکے ہوئے سے انداز میں لمبا" سانس خارج کیا اور سر اس کے سر پر رکھ دیا "بہت بزی اور ایگزہاسٹنگ تھا---

تم بتاؤ تمہارا دن کیسا رہا؟ "دونوں ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے رھے
بہت اچھا۔۔۔ ردا اور اجالہ کے اچانک آجانے سے میرا موڈ کافی فریش ہوگیا تھا"
اتنے ٹائم بعد ملے ہیں ہم "ماہا نے پر جوش ہو کر بتایا "یعنی میرے آنے کے بعد
تمہارا موڈ خراب ہو جاتا ہے؟ "مصطفی نے اسے دیکھ کر ابرو اچکائے "ہیں۔۔۔
میں نے ایسا کب کہا؟ "ماہا نے سر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا

"ابھی تو تم نے کہا کہ تمہاری فرینڈز کے آنے سے ہی تمہارا موڈ اچھا ہوا ہے"
مصطفی نے مسکراہٹ دبائی "حد ہے مصطفی۔۔ میں نے ایسا نہیں کہا وہ تو ان
سے کافی دنوں بعد ملاقات ہوئی تھی اس لیے "ماہا نے منہ پھلایا "بس ہوگیا ناں
موڈ خراب "مصطفی نے مسکراہٹ دبانے کیلیے نچلا لب دانتوں میں دبایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی "ماہا نے مصطفی کی بازو پر ایک مکا جڑ دیا تو اس نے ہنستے ہوئے اپنی" ناراض بیوی کو اپنے حصار میں لیا

میری باگڑ بلی "اس پیار بھرے لقب پر ماہا نے اپنا ہاتھ مصطفی کے سینے پر مارا" تو وہ ہنستا چلا گیا "اب چائے نہیں بنا کر دوں گی "منہ بسور کر دھمکی دی گئ "اچھا یعنی اب دوسری شادی کرنی پڑے گی "مصطفی نے تو آج اپنی بیوی کو تنگ کرنے کی ٹھان رکھی تھی "میری بلا سے دس کریں "ماہا کی بات پر اسکا قہقہہ جاندار تھا "پھر "تو میں بھری جوانی میں کنگال ہو کر سڑک پر آجاوں گا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

نہیں نہیں آپ شوق پورا کر لیں مزید شادیوں کا "ماہا نے اسکے سینے سے سر اٹھا" کر منہ بنا کر کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا "ارے یار مزاق کر رہا ہوں--- جسے ایک ہی انسان میں پوری دنیا مل جائے اسے کیسے کسی اور شخص یا چیز کی خواہش ہو سکتی ہے "دلکشی سے کہہ کر وہ اسکے بال سہلانے لگا

"اوئے شیری کہاں جا رہا ہے؟" کلاس ختم ہوتے ہی جب حسن نے جلدی میں شہریار کو بیگ کندھے پر ڈالے باہر جاتے دیکھا تو پوچھا "ضروری کام سے" شہریار نے مڑے بغیر اونچی آواز میں اطلاع دی اور منظر سے غائب ہوگیا حسن نے سر جھٹکا اور اپنے باقی دوستوں کے ساتھ باہر آگیا وہیں گراؤنڈ میں شہریار ایلی کے ساتھ بیٹھا نظر آیا۔

ایک بینچ پر ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ دونوں کے ہاتھ میں کافی کے کپ تھے اور ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ ایک مہینہ ہوگیا تھا دونوں کی دوستی کو اب دونوں میں کافی بے تکلفی تھی۔ اکثر ساتھ میں ڈنر یا لنچ کرنا اور کہیں لانگ ڈرائیو پر نکل جانا ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کرکئ لوگوں کے دل سے آہیں نکلتی تھیں۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کیونکہ جس ایلی سے دوستی کے خواہشمند وہاں کئ لوگ تھے۔اس کو شہریار لے اڑا تھا "آج رات ایک کپل لائٹ ڈنر ہو جائے "شہریار نے ایک آنکھ دبا کر ایلی سے پوچھا "سوری شیری لیکن آج میرا اپنی فرینڈز کے ساتھ آوٹنگ کا پلان ہے "ایلی اپنے مخصوص انداز سے بتا رہی تھی۔۔ لیکن شہریار کا لٹکا منہ دیکھ کر کھنے لگی "ہمیں جوائن کیوں نہیں کر لیتے "شہریار کے چہرے پر چمک ابھری تھی اور فوراً مان گیا تھا۔ پھر دونوں باتیں کرنے لگے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

یار چھٹی کب ہوگی؟ "ماہا نے بیزاری سے پوچھا تو ساتھ بیٹھی ردا نے اس سے" شرارت سے پوچھا "کیوں گھر کی زیادہ یاد آرہی ہے؟ "اجالہ نے لقمہ دیا "گھر کی نہیں ہبی کی۔ "دونوں ہنس دیں جبکہ ماہا نے انہیں مصنوعی خفگی سے گھورا "ایسا

کچھ نہیں ہے۔۔ بس دل نہیں کر رہا یہاں مزید بیٹھنے کو عجیب سی طبیعت ہو رہی ہے "ماہا کی بات پر دونوں نے اس کی طرف دیکھا جس کی شکل پر واقعی صاف لکھا تھا کہ اس کی طبیعت واقعی ٹھیک نہیں۔

اچھا یار بس تھوڑی ہی دیر ہے چھٹی میں "ردا نے تسلی دی۔"

اگر تیری طبیعت زیادہ خراب ہے تو بتا ہم آفس میں کہہ کر مصطفیٰ بھائی کو بلا لیتے ہیں "اجالہ نے پریشانی سے اسے دیکھا جو اب چئیر کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں موند گئی تھی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ماہا کو اس مہینہ ہوچکا تھا واپس کالج جوائن کیے تینوں دل لگا کر محنت کر رہی تھیں کیونکہ ایک ماہ بعد ان کے پیپرز تھے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا کا تو کافی وقت ضائع ہو چکا تھا اسلیے اب وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔

لیلن دل لگ ہی نہیں رہا تھا کچھ دنوں سے طبیعت بوجھل سی تھی گھر میں بھی

وہ بجھی بجھی سی پھرتی تھی.. مصطفی نے یہ بات نوٹ کی تھی لیکن کچھ پوچھنے سے گریز کیا کیونکہ وہ پہلے بھی اسے کہہ چکا تھا کہ مجھے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے تم اپنا ہر مسئلہ خود آکر بلا جھجک مجھ سے شئیر کیا کرو..

وہ ایپرن باندھے چولہے کے پاس کھڑا بڑی مہارت سے ہاتھ چلا رہا تھا.. تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے سے وہ کچن میں ہی موجود تھا اور اب اپنی چکن مکھنی ہانڈی کو تیار کر کے چپاتیوں کے لیے بنائے گئے پیڑوں کو ایک ایک کر کے بڑھاتا گول گول چپاتیاں بنا رہا تھا..

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

جب سے وہ کچن میں گھسا تھا پلوشہ کئ چکر لگا چکی تھی لیکن احمد اسے یہ کہہ کر واپس بھیج دیتا تھا کہ "میں کرلوں گا تم جا کر آرام کرو.. آج تمہارا آرام کا دن ہے"

آج وہ آفس نہیں گیا تھا اس لیے آج پلوشہ کو آرام کرنے کا کہہ کر خود کچن میں گھس گیا تھا پلوشہ کچن میں آئ تو وہ ٹیبل پر کھانا لگا چکا تھا "اچھا کیا آپ آگئیں ابھی میں آپکو ہی بلانے والا تھا۔۔۔ پلیز ہیو آ سیٹ میم "وہ پلوشہ کے اندر آتے ہی بڑے مودبانہ انداز میں اس کے لیے کرسی کھینچ کے اس کو بیٹھنے کی پیشکش کر رہا تھا پلوشہ نے مسکرا کر کرسی سنبھالی اور پھر ایک نظر نفاست سے سجی ٹیبل پر ڈالی

پورے کچن میں چکن مکھنی ہانڈی کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئ تھی ساتھ گول گول چپاتیاں بھی رکھی تھیں۔۔ احمد اب پلوشہ کے آگے ہانڈی رکھ رہا تھا۔۔ پلوشہ نے پلیٹ میں تھوڑی سی چکن مکھنی ہانڈی نکالی اور ساتھ ایک چپاتی اٹھائ۔۔ احمد بھی اب اس کے سامنے والی کرسی سنبھال چکا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پلوشہ نے دو تین نوالے لیے تو اسے بڑی خوشگوار حیرت ہوئی اس نے احمد کو دیکھا تو وہ بھی منتظر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ "آحمد آپ نے اتنا لزیز کھانا بنانا کہاں سے سیکھا؟ "پلوشہ نے ایک اور نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تو احمد مسکرایا "بس یار جب یہاں آیا تھا ناں تو ہوسٹل اور ریسٹورینٹس کے کھانے کھا کھا کر بیمار پڑ گیا تھا۔۔ پھر میں نے سوچا کیوں ناں خود کچھ کوشش کی جائے بس پھر روز امی سے فون پر ایک نئ ڈش سیکھتا اور ساتھ ساتھ ساری ریسیپیز نوٹ کرتا جاتا۔۔ آہستہ آہستہ میں بھی ککنگ سیکھ گیا اور میرے دوستوں کو تو میرے ہاتھ کے کھانے بہت پسند آتے تھے آئے دن میرے کمرے میں ڈیرہ جما کر بیٹھ جاتے اور نت نئ فرمائشیں کرتے "بتاتے ہوئے وہ آخر میں ہنس دیا۔۔ "سچ میں یہ مکھنی ہانڈی تو بہت مزے کی ہے اور پھر یہ چپاتیاں اففف ایسی گول تو کبھی مجھ سے بھی نہیں بنیں "پلوشہ نے اسے داد دی تو اس نے بھی کھلے دل سے وصول کی۔۔۔

چلو جلدی سے کھانا کھا لو پھر ڈاکٹر کے پاس بھی جانا ہے کہیں دیر نہ ہو جائے" پھر "احمد نے جلدی جلدی کھانا کھاتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گئ۔۔ آج اپنی آفس سے چھٹی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے احمد نے پلوشہ کی ڈاکٹر سے منتھلی چیک اپ کا ٹائم لے لیا تھا

وہ مغرب کے قریب آفس سے آیا تھا کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھنے کے بعد وہ ماہا کو چائے بنانے کا کہتا فریش ہونے آگیا۔۔ ابھی وہ وارڈروب سے کپڑے نکال رہا تھا کہ ماہا کا فون چنگھاڑنے لگا۔۔ پہلے تو اس نے اگنور کیا کہ ماہا خود آکر دیکھ لے گی لیکن مسلسل بجنے پر وہ وارڈروب بند کرتا سائیڈ ٹیبل کی طرف آیا اور ماہا کا موبائل اٹھایا جس پر 'ردا کالنگ' کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔۔ مصطفی نے فون یس کر کے

کان سے لگایا "السلام علیکم۔۔ کیسی ہو اور کہاں تھی کب سے فون کر رہی ہوں "میں تو پریشان ہی ہو گئ تھی کہ پتا نہیں کہیں طبیعت زیادہ نہ خراب ہو گئ ہو

فون یس ہوتے ہی ردا نان سٹاپ بولے گئ یہ جانے بغیر کے دوسری طرف مصطفی ہے "وعلیکم السلام۔۔ میں مصطفی بات کر رہا ہوں ایکچوئلی ماہا کچن میں ہے تو میں نے یہ سوچ کر اٹھا لیا کہ کوئ ایمرجنسی نا ہو" مصطفی بتاتا سیڑھیاں اتر رہا تھا

اوہ سو سوری مصطفی بھائ میں بھی نہ نان سٹاپ بولتی گئ۔۔ وہ اصل میں میں" پریشان ہو گئ تھی کہ کہیں ماہا کی طبیعت زیادہ خراب نہ ہو گئ ہو"اسکی بات پر کچن کی طرف بڑھتا وہ ٹھٹکا لیکن اگلے ہی لمحے خود کو سنبھالتا کچن میں داخل ہوا "ماہا

تمہارے لیے فون ہے "ماہا کو فون پکڑاتے اس کا لہجہ زرہ سخت ہوا تھا جس پر ماہا چونک گئ کہ ابھی تو بالکل ٹھیک تھا یہ اچانک کیا ہوا

ماہا اوپر آئ تو وہ ٹیرس میں ٹراوذر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ساکت کھڑا نظر آیا ماہا کے وہاں آنے پر بھی اس کے وجود میں کوئ جنبش نہ ہوئ "مصطفی آپکی چائے "ماہا نے کپ اسکی جانب بڑھایا "نہیں چاہیے "سرد سا لہجہ تھا-- ماہا نے چونک کر اسے دیکھا "کیا ہوا ہے؟ "ماہا نے تشویش سے پوچھا وہ گرے ٹراوذر پر وائٹ ٹی شرٹ پہنے ماتھے پر گرے ہلکے ہلکے نم بالوں میں وہ خفا خفا سا اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ ماہا نے اپنی نظریں پھیر لیں کہ کہیں اسی کی نظر نہ لگ جائے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ "ماہا نے پیار بھرے لہجے میں پوچھا "نہیں "یک لفظی" جواب پر ماہا کو مزید پریشانی نے آن گھیرا کیونکہ آج سے پہلے کبھی بھی مصطفی کا

رویہ ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ وہ دونوں روز اس وقت خوشگوار ماحول میں چائے پیا کرتے تھے تو آج کیا ہوا؟؟ "مصطفی کیا ہوا ہے کوئ غلطی ہو گئ کیا مجھ سے؟؟ بتائیں تو "ماہا نے اس کا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا---

مصطفی جواب دینے کی بجائے اسے گھورنے لگا تو ماہا نے اپنی شکل کو حد درجی معصوم بنایا لیکن مصطفی نے نظر انداز کر دیا

مصطفی ایسے تو نہ کریں ناں-- پلیز کچھ تو بولیں-- اب آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں "ماہا اب کی بار روہانسی ہوئ "تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے-- انکی فکر کرو جو تمہارے زیادہ سگے ہیں میں تو تمہارا کچھ نہیں لگتا ناں تبھی تم نے مجھے اتنا تک بتانے کی جسارت نہیں کی کہ تمہاری طبیعت خراب ہے "وہ تو جیسے پھٹ پڑا تھا--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ردا کی بات سن کر اسے بے حد برا لگا تھا کہ ماہا نے اپنے شوہر کو اپنی طبیعت کا بتانا تک گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔ مصطفی کی زرا سی سختی پر ماہا کی آنکھوں میں نمی آگئ تھی جسے دیکھ مصطفی بھی تھوڑا نرم پڑا تھا۔۔

وہ سر جھٹکتا اس کے قریب آیا اور اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے گایا ہوا "جان تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا ناں۔۔ اگر تم خود مجھے بتا دیتی تو مجھے اتنا برا نہیں لگتا۔۔۔ مجھے یہ سوچ ہی غصہ دلا رہی تھی کہ تمہاری طبیعت خراب ہونے کا علم تمہاری دوستوں کو ہے لیکن مجھے یعنی تمہارے شوہر کو نہیں۔۔۔ میں اپنی مصروفیت میں تم پر دھیان نہیں دے سکا آئیم رئیلی سوری یار "وہ ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالے دوسرے سے اسکے بال سہلاتا کہہ رہا تھا "سوری آئندہ ایسا نہیں ہوگا "مصطفی کے سینے میں منہ چھپائے اسنے نم آواز میں کہا "اٹس اوکے جنڈری "مصطفی نے مسکرا کر اسکے بالوں پر لب رکھ دیے وہ بھی سکون سے آنکھیں موند گئ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اس رات پلیننگ کے مطابق وہ آوٹنگ پر نہیں جاسکے تھے۔۔

شاید ایلی کو کوئ ضروری کام تھا گھر میں جس وجہ سے انہیں لگلے دن کا پلین بنانا پڑا

آج وہ سب رات کے تیسرے پھر ہی اپنے اپنے گھروں سے نکل گئے تھے۔ سب نے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک ہی مقام پر اکٹھے ہونا تھا۔۔ تقریبا بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد سب ہی ایک جگہ پہنچے تھے۔۔۔ یہ کوئ وسیع میدان تھا جس کے آس پاس کوئ بلڈنگ موجود نہ تھی۔۔ چھوٹے چھوٹے گھر ضرور تھے پر وہ بھی کچھ فاصلوں پر تھے۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

یہ میدان کچھ اونچائی پر تھا اور یہاں سے سورج اور چاند کے طلوع و غروب ہونے کا دلکش نظارا آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا اور ایلی کی ایک دوست نے ان سب کو یہاں آنے کا مشورہ دیا تو وہ بھی راضی ہو گئے کچھ ہی دیر میں سب اپنی گاڑیوں سے نکل کر کھڑے تھے۔۔ ایلی کی تین سہیلیاں اپنے اپنے بوائے فرینڈز یا فیانسیز کے ساتھ کھڑی تھیں جبکہ شہریار اور ایلی ایک ساتھ کھڑے سورج طلوع ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سورج طلوع ہوتا نظر آیا تھا اور یہ نظارا بلا شبہ بہت مسمرائیزنگ تھا۔۔ "دس از جسٹ بیونڈ ورڈز۔۔ دا موسٹ بیوٹیفل سائیٹ ایور "ایلی نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تو شہریار بھی تائید کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔ سب نے تصویریں اور ویڈیوز بنائیں

پھر سب نے اپنی گاڑیوں سے سامان نکالا اور وہیں گھاس پر چادریں بچھا کر ناشتے کے لوازمات سجائے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔۔۔ "براد اسے چھوڑو اور یہ پیو۔۔ یو ول لو اٹ "شہریار نے جوس کا گلاس اٹھایا تو اس کے ساتھ بیٹھے لڑکے نے بڑی بے تکلفی سے اس کے ہاتھ سے جوس کا گلاس لے کے وائن کا گلاس تھما دیا۔۔ شہریار نے ایک نظر اس مشروب پر ڈالی اور پھر گلاس ایک طرف رکھ دیا "میں یہ نہیں پیتا "شہریار کے کہنے پر اس نے برا سا منہ بنایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ایک دفعہ پینے سے کچھ نہیں ہوتا میرے بھائی بس زرا سا انسان بہک ہی جاتا ہے "دوسرے نے گلاس کو اوپر اٹھا کر دکھاتے ہوئے کہا شہریار نے پھر نہ میں جواب دیا۔۔۔ اس سارا عرصہ الزبیتھ خاموش بیٹھی تھی۔۔

جب سب کو لگا کہ وہ بالکل نہیں مانے گا تو الزبیتھ کو ہی میدان میں اترنا پڑا
شیری کچھ نہیں ہوتا اب سب کہہ ہی رہے ہیں تو تھوڑی سی پی لو پلیز "یہ کہتے"
ہوئے ایلی نے اپنا ہی ادھورا چھوڑا ہوا گلاس شہریار کی طرف کیا تو وہ کسی سحر کے
زیر اثر گلاس تھام کر لبوں سے لگانے لگا لیکن اچانک ہی اپنی ہونے والی غلطی کا
احساس ہوتے ہی اٹھ کر چلا گیا۔۔۔ اس کے گلاس پکڑنے پر جہاں سب کے
چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئ تھی اب فورا غائب ہوئ تھی اور ایلی نے برا سا منہ
بنا کر شیری کو زیر لب گالی سے نوازا تھا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

شہریار نے گاڑی کے پاس آکر زور سے بونٹ پہ ہاتھ مارا تھا "اف یہ مجھے کیا ہو گیا
تھا میں شراب پینے جا رہا تھا "وہ وہیں گاڑی کے پاس زمین پر سر تھامے بیٹھا تھا
کہ اگر وہ ایلی کے سحر سے نہ نکلتا تو یہ حرام مشروب پی چکا ہوتا۔۔

مصطفی آفس سے آتے ہی ماہا کو چیک اپ کیلیے ہسپتال لے آیا تھا۔۔ وہ دونوں اس وقت ایک ساتھ ہسپتال سے نکلے تھے مصطفی اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑے چلتا کسی الگ ہی دھن میں نظر آرہا تھا دوسری طرف ماہا کے چہرے پر پھیلے گلال نے اسے اور بھی جاذب نظر بنا دیا تھا کہ آس پاس سے گزرتے لوگوں نے ایک بار تو ضرور مڑ کر اس خوبصورت جوڑے کو دیکھا تھا

مصطفی نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ تک آیا۔۔ کچھ سیکنڈز کی خاموشی کے بعد مصطفی ایک ہاتھ سٹیرنگ پر رکھے دوسرے سے ماہا کا ہاتھ تھام کر گویا ہوا "ماہی جان اتنی خاموش کیوں ہو؟ ڈاکٹر نے تمہیں ریسٹ کرنے کو کہا تھا تمہاری زبان کو تو نہیں "مصطفی نے شرارت سے کہہ کر اس کے کندھوں پر بازو

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پھیلاتے خود سے قریب کیا تو اس کا جھکا چہرہ مزید جھک گیا "افففف مت کرو یار تمہارا یہ شرمانا گھبرانا آج مروائے گا "مصطفی نے اسے مزید خود سے قریب کرتے ہوئے اسکے کان کی لو کو ہلکا سا ہونٹوں سے چھوا تو وہ گھبرا کر اس سے دور ہوئ

مصطفی پلیززززز۔۔۔ آپ ڈرائیونگ پر دھیان دیں "ماہا نے کھڑکی سے باہر دیکھتے" ہوئے کہا تو مصطفی لال ٹماٹر ہوتا چہرہ دیکھ کر قہقہہ لگا گیا۔۔۔

دونوں گھر پہنچے تو لاونج میں افتخار صاحب، انعم بیگم، ماہا کے میکے والے اور سجاد صاحب (مصطفی کے تایا) کی فیملی ان دونوں کے انتظار میں تھے۔۔۔ ان دونوں کے ساتھ ساتھ ان سب ہی کے چہرے کھل رہے تھے ان سب کو اکٹھا ہوئے اور اتنا خوش دیکھ ماہا کو حیرت ہوئ۔۔ مصطفی نے ہسپتال میں خبر ملتے ہی انعم

بیگم اور ثمینہ بیگم کو اطلاع دی تھی اور پھر وہ اپنی اتنی بڑی خوشی اپنے یار سے شیئر نہ کرتا یہ کیسے ہو سکتا تھا

"ارے آو میرے بچو اللہ تم دونوں کو ڈھیر ساری خوشیاں دے۔۔ تم دونوں کو نیک اولاد عطا کرے اور نظر بد سے بچائے۔۔ آمین "انعم بیگم نے فورا اٹھ کر اپنے بیٹے اور بہو کو پیار کیا اور دونوں پر کئ نوٹ وار کر صدقہ اتارا۔۔ ثمینہ بیگم نے بھی خوشی سے نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ بیٹی کو گلے لگایا اور ڈھیر ساری بلائیں لیں۔۔ سب نے ہی انکی خوشیوں کے صدا رہنے کی دعا کی تھی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"بس کر دے اب کتنی مٹھائ ٹھوسے گا؟ "مصطفی نے بلال کا مٹھائ کی ٹوکری کی طرف بڑھتا ہاتھ پکڑا جو نجانے کتنی بار اس ٹوکری میں گھس کر سارے گلاب جامن اٹھا کر بلال چاچو (بننے والے) کے منہ میں ڈال چکا تھا۔۔ "دیکھا ہے چچی

یہ خبیث شروع سے میرے نوالے گنتا آرہا ہے تبھی آج تک میری صحت نہیں بن سکی "بلال نے مصطفی کو گھورتے انعم بیگم کو اپنا دھکڑا سنایا۔۔ "ہاہاہا۔۔ تم کھاو اب میرے بیٹے کو کوئی نہیں روکے گا "انعم بیگم نے اسکے سر پر پیار کیا جو نیچے قالین پر انکے گھٹنوں پر سر ٹکائے بیٹھا تھا۔۔

ویسے بڑے ہی دکھ کی بات ہے میرے ساتھ والوں کے ماشااللہ سے بچے ہو" رہے ہیں اور یہاں کسی کو اور یہاں کسی کو میری پرواہ ہی نہیں کہ میری عمر نکلی جا رہی ہے "بلال نے بڑے ہی ڈرامائی انداز میں اپنا سب سے اہم دھکڑا سنایا تو " مصطفی کو ہنسی آگئی۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میری کوئی بارات کردے یا پکی بات کردے مجھ کو نو سے پانچ کردے رےےےے "بلال صاحب نے بڑے سر لگا کر التجا کی تھی "جتیاں دی

برسات نہ کر داں؟ "شاہدہ بیگم نے بھی اسی کے انداز میں اپنے جوتے تک ہاتھ
لے جاتے ہوئے کہا تو بلال کا اترا چہرہ دیکھ وہاں بیٹھے سب لوگوں کے قہقہے بے
ساختہ تھے "بے بے !میرے یاراں دے ہوگئے نے چھ بچے مینوں پوانی ہیں
کچھے "بلال نے اپنے نہ نظر آنے والے آنسو پونچھتے ہوئے ایک بار پھر سر لگایا تو
سب اس کی شکل دیکھ اور گانے سن کر ہنسی سے دوہرے ہو رہے تھے یہ گانا تو
بلال کے دل کے بہت قریب تھا۔۔

بھابھی ویسے میرا بیٹا سہی کہہ رہا ہے اب ہمیں اسکے بھی ہاتھ پیلے کر دینے"
چاہیئں "آخر کار اپنی ہنسی روکتیں انعم بیگم نے ہی اس کی سائیڈ لی "ہاں بھئ
ڈھونڈ رہی ہوں میں اسکے لیے بھی لڑکی ایک دو رشتے کرانے والیوں سے بھی کہا ہوا
ہے بس دعا کرو اسکو سیدھا کرنے والی اب مل جائے کیونکہ میں تو اب اس
گھوڑے کو سیدھا نہیں کر سکتی "شاہدہ بیگم کی بات پر جہاں سب توقع کر رہے تھے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کہ وہ خوشی سے جھومنا شروع کر دے گا وہیں اسکا بجھا چہرہ دیکھ سب کو حیرت ہوئی

اب تجھے کیا ہوا ہے ساڑھے بارہ کیوں بج گئے شکل پہ؟ "مصطفی نے اس سے" پوچھا تو وہ بدک کر اٹھا اور اپنے ازلی انداز میں کمر پر دونوں ہاتھ جمائے گویا ہوا "امی جان میں نے نہیں کرنی کسی ایری غیری سے شادی "وہ جھنجھلا کر بولا تو سب حیران ہوئے "کیا مطلب؟ کیا تیری نظر میں کوئی ہے؟ "مصطفی کو کچھ کھٹکا تھا تبھی مصطفی کے سوال پر اسکے ذہن میں خوبصورت سراپا جھلملایا تھا "ہاں "اس کے جواب پر سب نے منہ کھولے اسے دیکھا تھا کہ یہ ان کا گرلز الرجک سپوت کسی کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا "کون ہے؟ "یہ سوال اب سجاد صاحب کی طرف سے آیا تھا جس پر بلال گڑبڑایا کیونکہ انکے تاثرات کچھ سخت ہوئے تھے و۔۔وہ ابو ماہا بھابھی کی فرینڈ ہے "اس جواب پر ماہا کو پریشانی ہوئی کہ کہیں بلال"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ردا کا نام نہ لے لے تبھی فورا نام پوچھا "میری کونسی فرینڈ بھائی؟" ماہا نے دل میں دعا کی کہ وہ ردا ورنہ اسے اپنے بھائیوں جیسے دیور کو مایوس کرنا پڑے گا "وہ لڑاکا طیارہ" ماہا کی ہنسی چھوٹی "آپ اجالہ کی بات کر رہے ہیں وہ گلاسز والی؟" ماہا نے پوچھا تو وہ سر ہلا گیا "تو پھر کیا کہتی ہو ماہا کب جائیں تمہاری دوست کے ہاں بلال کا رشتہ لے کر؟" شاہدہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا وہ مصطفی اور ماہا کی شادی پر ماہا کی دونوں بیسٹ فرینڈز سے مل چکی تھیں اور وہ انہیں بہت پیاری اور سلجھی ہوئی لگی تھیں اس لیے وہ بیٹے کی خواہش پر راضی تھیں سجاد صاحب نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا تو بلال خوشی سے باقاعدہ بنگھڑے ڈالنے لگا "ابے اٹھ نہ اپنی اور بھائی دونوں کی خوشی میں ذرہ کمریا ہلا لے" بلال نے مصطفی کو بھی کھینچ کر کھڑا کیا سب نے ان دونوں کو دیکھ کر اور ان کے چہروں سے پھوٹتی خوشی دیکھ کر دل سے ان خوشیوں کے دائمی ہونے کی دعا کی۔۔

Visit website For More Novels www.urdunovelbank.com

مصطفی کمرے میں داخل ہوا تو ماہا اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے سیاہ گھنے بالوں کی چوٹی باندھتی نظر آئی۔۔ وہ قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا اور اسے پیچھے سے اپنے حصار میں قید کیا تو وہ جو خوشگوار سوچوں میں گھری کھڑی تھی چونک کر آئینے میں دیکھا جہاں ان دونوں کا عکس نظر آرہا تھا۔۔ مصطفی ٹھوڑی اسکے کندھے پر ٹکائے دونوں بازو اس کے گرد باندھے بڑے انہماک سے اپنی دشمن جان کو دیکھ رہا تھا۔ ماہا آئینے میں دیکھ کر مسکرا دی "کیا ہوا؟ "ماہا نے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتا پایا تو پوچھا "کچھ بھی نہیں "مصطفی مسکرا دیا "ویسے تم نے مجھے مبارک باد نہیں دی آفٹر آل آئم گوئنگ ٹو بی آ فادر "مصطفی نے کسی بچے کی طرح منہ بسور کر کہا ماہا اسکی شکل دیکھ کر ہنس دی اور اسکی طرف مڑ کر زور سے اسکے دونوں گال کھینچے جیسے سچ میں کسی چھوٹے معصوم بچے کے گال ہوں۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی نے پیار سے اسکی کمر میں دونوں بازو حائل کرتے اسے خود سے قریب کیا

"میری بات مت گھماو جاناں چلو جلدی سے مجھے میٹھی میٹھی سی مبارک باد دو"

مصطفی نے کہتے ہوئے اپنا چہرہ زرہ ماہا کی طرف جھکایا تو ماہا نے فوری اپنا چہرہ پیچھے کیا۔۔

مصطفی پلیز چھوڑیں ناں "ماہا نے اسکی باہوں سے نکلنے کیلیے احتجاج کیا لیکن بے سود "آج نہیں جاناں "مصطفی نے شرارت سے کہہ کر آنکھیں بند کر کے چہرہ مزید جھکایا تو ماہا نے تیزی سے لب اسکی گال پر رکھ دیے اس سے پہلے کہ وہ اپنی من مانی کرتا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا کی اس حرکت پر وہ مسکرا کر رہ گیا اور اپنی پیاری سی بیگم کو خود میں بھینچا تھینکیو فور گیونگ می دس مچ ہیپینیس مائ وائفی "ایک دوسرے کی دھڑکنیں سنتے اپنی خوشی محسوس کرتے دونوں نم آنکھوں سے مسکرا دیے۔

پلوشہ آئم لیونگ "احمد تیار شیار ہوئے لیپ ٹاپ بیگ اٹھائے راہداری کی طرف جاتے ہوئے ہانک لگائ تو وہ کچن سے احمد کا ٹفن لیے باہر نکلی "ارے رکیں تو بہت جلدی ہوتی ہے آپکو "وہ تیز تیز چلتی اس تک آئ تو احمد نے فورا اسکا بازو پکڑا میری جان کیوں تیز گام کی طرح چلتی ہو۔۔ آرام سے چلا کرو امی نے کتنی دفعہ کہا ہے ان چیزوں کا دھیان رکھا کرو "پلوشہ نے آنکھیں گھمائیں "اچھا تو آپ کو بھی تو جلدی ہوتی ہے گھر سے نکلنے کی۔۔ پتہ نہیں ایسا کیا ہے آفس میں "پلوشہ نے اسے ٹفن پکڑایا اور گھور کر کہنے لگی۔۔۔ احمد اسے دیکھ کر مسکرایا اور جان بوجھ کر

ہلکی آواز میں بولا "اسسٹنٹ "پلوشہ صاحبہ کی تیز سماعتوں سے یہ لفظ ٹکرایا تو ایک سیکنڈ کی بھی دیر لگائے بغیر ایک زور دار مکا اسکی بازو پر جڑ دیا جس پر وہ کہرایا

آہ--- یا اللہ یہ لڑکی ہے یا ہلک"

(hulk)

کا فی میل ورژن؟ "احمد نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے کہا تو پلوشہ گھورنے لگی "اچھا اب ایسے گھورو تو مت ڈر جاوں گا میں "احمد نے مسکراہٹ دبا کر کہا اور اسکے کندھے پر بازو پھیلایا "اپنا خیال رکھنا، کھانا اور دوا وقت پر کھا لینا میرا ویٹ مت کرنا مجھے کچھ میٹنگز اٹینڈ کرنی ہیں اسلیے دیر ہو جائے گی-- کوئ بھی پروبلم ہو تو کال کر لینا "ہدایات دے کر پلوشہ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اللہ حافظ کہتا چل پڑا---

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پلوشہ دروازے کے پاس کھڑی دیکھتی رہی جب تک وہ پورچ سے گاڑی نکال کر چلا نہ گیا--- وہ دروازہ بند کر کے اندر آئی اب اس کا ارادہ پاکستان فون کرنے کا تھا--

پہلے تائی اماں کو کال ملائی انھوں نے کہا تھا کہ وہ جب بھی فری ہو انھیں کال کرے کیونکہ انھوں نے بلال کے رشتے کے بارے اپنی بڑی بہو سے مشورہ کرنا تھا-- تائی اماں سے ڈیٹیل میں بات کر کے ماہا کو کال ملائی اتنی بڑی خوشی اسکے پیارے بھائی بھابھی کی زندگی میں آنے والی تھی سب سے بات کر کے مبارک باد دی اور کتنی ہی دیر ماہا سے باتوں میں لگی رہی---

---

وہ ٹی وی لاونج میں صوفے پر بیٹھے ہاتھ میں ٹی وی کا ریموٹ پکڑے کسی گہری سوچ میں گم دکھائی دے رہے تھے-- ٹی وی پر غالبا کوئی نیوز چینل لگا ہوا تھا جس پر ہیڈ لائنز چل رہی تھیں لیکن ان کا دھیان کسی اور طرف تھا-- لاونج سے ملحق اوپن کچن سے انکی اہلیہ حنیفہ بیگم نکل کر آئیں تو انھیں یوں ساکت نظروں سے سکرین کو گھورتا دیکھ کر چونکیں "مبین صاحب "حنیفہ بیگم نے انکا کندھا ہلایا تو وہ

ہوش میں آئے "جی؟ "انہوں نے چونک کر اپنی بیگم کی طرف دیکھا "کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں ناں کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں "حنیفہ بیگم نے انکے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "ہم میں ٹھیک ہوں بس ایک بات کرنی تھی آپ سے اسی بارے میں سوچ رہا تھا "مبین صاحب نے اپنے دماغ میں چلتی بات بتانا چاہی "جی کہیں کیا بات ہے "حنیفہ بیگم پوری توجہ سے سننے لگیں "عارف بھائی کا فون آیا تھا انہوں نے ہماری اجالہ کیلیے کسی رشتے کی بات کی ہے "مبین صاحب مزید گویا ہوئے "ماہا بیٹی کے سسرال سے ہے-- اپنے داماد کا تایا زاد بتا رہے تھے-- کہہ رہے تھے کہ میرے داماد کا بزنس پارٹنر بھی ہے خاندان بھی اچھا ہے-- تصویر بھیجی ہے لڑکے کی اور کہا ہے کہہ اگر ہم انٹرسٹڈ ہوں گے تو وہ باقاعدہ رشتہ لے کے آئیں گے "ساری بات بتانے کے بعد مبین صاحب نے اپنے موبائل پر آئ بلال کی تصویر حنیفہ بیگم کو دکھائ جس میں وہ کافی وجیہہ لگ رہا تھا

ماہا، اجالہ اور ردا کی دوستی تو شروع سے بے مثال تھی سکول سے اب تک تینوں ساتھ ساتھ تھیں اسی وجہ سے انکے والدین کے بیچ بھی اچھے تعلقات قائم تھے۔۔ اسی لیے عارف صاحب نے پہلے مبین صاحب سے اس بارے میں بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا "دیکھنے میں تو اچھا ہے پر ایک تصویر سے کیسے پتا چلے گا کہ لڑکا ہماری بیٹی کو خوش رکھے گا کہ نہیں "حنیفہ بیگم نے تصویر دیکھنے کے بعد کہا "آپکی بات ٹھیک ہے بیگم لیکن اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوتی تو عارف بھائی کبھی نہ کہتے اجالہ ان کیلیے ماہا سے کم تھوڑی ہے "مبین صاحب نے انہیں تسلی دی ہمم ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ چلیں میں اجالہ سے بات کرلوں پھر کوئی" فیصلہ کریں گے "حنیفہ بیگم کہہ کر دوبارہ کچن میں چلی گئیں اور مبین صاحب نیوز سننے لگے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اوپر اپنے کمرے میں کمبل میں دبکی دنیا جہاں سے بے خبر خواب خرگوش کے مزے لیتی اجالہ نے خوابوں میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ بلال عرف لڑاکا پھوپھی اسکا لائف پارٹنر بننے والا ہے--

---

اتوار کا دن تھا دوپہر کا ایک بج رہا تھا-- وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف تھیں جب اجالہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پرس ایک سائیڈ پر رکھا اور خود ماہا کے سامنے کمر پر دونوں ہاتھ جماتی کھڑی ہو کر اسے گھورنے لگی-- ان دونوں نے پہلے اچھنبے سے اسے دیکھا پھر ایک دوسرے کو کہ اسے کیا ہوا ہے؟ "کیا ہوا ایسے کیوں گھور رہی ہو؟ بندہ سلام دعا ہی کر لیتا ہے" ماہا نے خفگی دکھانے کی کوشش کی تو ردا نے اپنی ہنسی دبائ "سلام دعا تو میں تجھ سے بعد میں کرتی ہوں پہلے مجھے "یہ بتا تیرے اس پھپھے کٹنے دیور کی جرات کیسے ہوئ میرے گھر رشتہ بھیجنے کی؟

اجالہ غصے سے بھری آستینیں چڑھاتی آگے بڑھی تو ماہا پیچھے کو کھسکی "کیوں تمہیں پسند نہیں آئے بلال بھائی؟ "ردا نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔ ماہا اسے پہلے ہی اس رشتے کی بابت بتا چکی تھی۔۔ "پسند۔۔۔ ہونہہ ایک دم زہر لگتا ہے مجھے وہ پھپھے کٹنا۔۔ دیکھا نہیں تھا ماہا کی شادی پہ کیسے پھپھیوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑ رہا تھا "اجالہ نے ناک چڑھا کر کہا تو وہ دونوں ہنس پڑیں لیکن اجالہ کی زبردست قسم کی گھوری نے انکی ہنسی کو بریک لگائ ردا سے ہنسی روکنا مشکل ہوا تو اس نے سامنے پڑے سیب کا ایک کٹا ہوا ٹکڑا منہ میں ڈالا۔۔ "اچھا بیٹھ تو جا "ماہا نے اسکا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھایا "اب بتا کیا مسئلہ ہے۔۔۔ تجھے شادی نہیں کرنی کیا؟ "ماہا نے اس کی دھکتی رگ پکڑی تھی "وہ تو کرنی ہے یار "تڑپ کر جواب دیا تو ایک بار پھر دونوں کی ہنسی بلند ہوئ اور ایک بار پھر ایک زبردست گھوری انھیں چپ کرا گئ۔ "تو کیا کوئ اور ہے تیری نظر میں؟ "ردا نے اسکے قریب ہو کر پوچھا تو وہ زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی "ہاں تو پھر کیا برائ ہے بلال بھائ میں

"اتنے اچھے تو ہیں "ماہا نے کہا "ٹال اور ہینڈسم بھی۔۔۔ بالکل مصطفی بھائی جیسے
ردا نے لقمہ دینا اپنا فرض سمجھا تھا "لیکن خیر ہے ردا اگر ہماری دوست کو نہیں
پسند تو میں انہیں منع کر دوں گی "ماہا نے ردا سے کہتے ہوئے کن اکھیوں سے اسکے
"تاثرات کا جائزہ لیا جو کسی سوچ میں گم ہوگئ تھی "اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا
وہ فورا ممنائی تو ان دونوں کے قہقہے پر احساس ہوا کہ اسے چپ ہی رہنا چاہیے تھا
تو کیا پسند ہے ؟ "ردا نے ابرو اچکا کر پوچھا "یہ بھی نہیں کہا "پھر ممنائی تو ان"
دونوں نے ماتھا پیٹا "بلال بھائی کو تم پہلی نظر میں پسند آگئ تھی اگر وہ چاہتے تو
تجھے خود اپروچ کر سکتے تھے لیکن دیکھ کتنے اچھے طریقے سے پہلے انہوں نے گھر
والوں سے بات کی شادی کی اور اتنے ایکسائیٹڈ ہیں ناں وہ جیسے کوئی لوٹری لگنے
والی ہو۔۔۔ دیکھنا ہماری دوست کو بہت خوش رکھیں گے۔۔۔ ہی از سو کئیرنگ "ماہا
نے اسے اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی "ٹال اور ہینڈسم بھی "ردا نے پھر اسے لالچ
دینا چاہی تو اب کی بار وہ بھی ان دونوں کے ساتھ ہنس دی "تو پھر کیا خیال ہے

بنے گی میری دیوانی؟ "ماہا کے پوچھنے پر وہ سر اثبات میں ہلا گئ "ہائے مزےےےے "ردا اور ماہا نے نعرہ لگایا "مزے تو ہمارے بھی ہونے والے ہیں "اجالہ نے کینوں کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا "کیسے؟ "ماہا نے ابرو اچکائے "بھئ ہم خالہ بننے والی ہیں "اجالہ نے اسکے کندھے پر کندھا مارا تو ماہا اسے گھورنا چاہا لیکن چہرے پر شرمیلی مسکان گہری ہوتی گئ اجالہ اور ردا نے اسے اپنے ساتھ لگا کر ڈھیر ساری دعائیں دے ڈالیں--

---

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اجالہ--- او نوابزادی جلدی کچن میں آکر اسے بھی اپنے قدموں کا شرف بخش دو "دوپہر سے ہی حنیفہ بیگم رات کی دعوت کا انتظام کرنے لگ گئ تھیں---

ہانڈی میں چمچہ چلاتے ہوئے انھوں نے غصے سے لاونج میں بیٹھی اپنے موبائل

میں مصروف اجالہ کو آواز دی "بیٹا جی رشتہ تمہارا لینے آرہے ہیں کچھ کر بھی لو نہ اپنی تیاری کا ہوش ہے اور نہ کسی کام کا--- بس یہ موئے چینی جپانیوں کے ڈرامے دکھا دو انھیں--- اب آ بھی چکو "انھیں اسکے کے ڈراموں کے بے انتہا شوق پر سخت تپش آتا تھا اب بھی جھنجھلا کر بولیں تو اسے چار و ناچار ڈرامہ آدھا ادھورا چھوڑ کر اٹھ کر کچن میں جانا ہی پڑا "جی مما "دروازے میں ہی کھڑے ہو کر پوچھا گیا انداز ایسا تھا جیسے احسان کیا ہو "مہارانی صاحبہ یہاں تک آکر ماں پر احسان کر ہی دیا ہے تو ایک احسان عظیم اور کردو--- یہ ٹماٹر اور پیاز کاٹ کر دو اگلی ہنڈیہ کیلیے اور سلاد کا سامان بھی تیار کرو اور ہاں ٹماٹر دھو کر کاٹنا--- اب یہ سارے کام دماغ میں رہیں گے ہا وہ مویا چاچو---- "حنیفہ بیگم نے اسے سبزیاں پکڑاتے ہوئے کہا تو وہ فورا سے بولی "چا ایون وو ہے اسکا نام--- اور مما مجھ سے یہ پیاز نہیں کٹتے اتنی جلن ہوتی ہے آنکھوں میں "اسکا عضر سنتے ہی حنیفہ بیگم ڈوئی سمیت پلٹی تھیں "میرا بچہ یہ بہانے ساس نہیں سنے گی پھر چاہے آنکھیں جلیں

یا اندھی ہو جائیں کام تو کرنا پڑے گا "انھوں نے بھی ہر پاکستانی ماں کی طرح فیوچر ساس کا طعنہ دیا تو وہ منہ کے زاویے بگاڑتی ٹماٹر دھونے لگی--- مبین صاحب نے اجالہ سے پوچھنے کے بعد سجاد صاحب کو فون پر ہاں کہہ کر انھیں گھر آنے کی دعوت دے دی تھی-- "جلدی یہ کام ختم کر کے اپنا کوئی اچھا سا ہلکے رنگ کا سوٹ نکال کر استری کرو اور ہاں بالوں کی تمیز والی چوٹی بنانا مجھے تمہارا یہ جوڑا نظر نہ آئے "حنیفہ بیگم نے ہدایات جاری کرتے ہوئے آخر میں اسکے میسی بن کو "نشانہ بنایا جو وہ ہر وقت بنائے رکھتی تھی "مما یہ تمیز والی چوٹی کونسی ہوتی ہے ؟ اجالہ نے پیاز کاٹتے ہوئے آنکھوں سے بہنے والے پانی کو آستینوں سے رگڑتے ہوئے پوچھا تو وہ اسے گھور کر رہ گئیں--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بھابھی یہ پہنوں یا یہ؟ "ماہ رخ نے ایک ہاتھ میں براون سینڈل اور دوسرے" میں بلیک ویلوٹ کا کھسہ پکڑے ڈریسنگ کے سامنے اپنے کانوں میں چھوٹے کٹوری والے جھمکے ڈالتی ماہا کو متوجہ کیا تو اس نے پلٹ کر پہلے اسے دیکھا پھر اسکے ہاتھوں میں پکڑے جوتوں کو اور سوچنے کے بعد اسکے کپڑوں کے مطابق کھسے کی طرف اشارہ کیا۔۔

ماہرخ کھسے پہن کر بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر پھیلا رہی تھی جب بلال ہلکا سا دروازہ ناک کرتا اندر آیا "یہ باجیاں رشتہ میرا دیکھنے جا رہی ہیں اور تیاریاں انکی ختم نہیں ہو رہیں "وہ دونوں ہاتھ کمر پر جماتا ماہ رخ کو تنقیدی نظروں سے دیکھتا کہنے لگا تو ماہ رخ کی تیوری چڑھی "ہاں تو میں اپنی بھابھی دیکھنے جا رہی ہوں تیاری تو بنتی ہے "ماہ رخ شان بے نیازی سے کہتی اس کے سامنے آئ "بھابھی پسند کرنے "جا رہی ہوں کسی فیشن شو کا کانٹیسٹ جیتنے نہیں

بلال نے اسکی تیاری پر چوٹ کی تو وہ چلا اٹھی "بھائییی "ماہا ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر نفی میں سر ہلا کر رہ گئ کہ ان دونوں بہن بھائ کو تو اور کوئ کام نہیں تھا ہر وقت چھتیں کا آکڑا رہتا تھا دونوں میں-- "بھابھی مصطفی آگیا ہے آپ آجائیں-- اور تم چڑیل یہیں رہو ورنہ تمہیں دیکھ کر رشتے سے انکار ہی ہوگا-- ایسی نند کی بھابھی کوئ بھی نہیں بننا چاہے گی "بلال نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو وہ پیر پٹختی کمرے سے نکل گئ "میں بتاتی ہوں مصطفی بھائ کو "اور جاتے ہوئے دھمکی دینا "نہیں بھولی تھی "ہاں ہاں ڈرتا ہوں ناں میں جیسے تمہارے مصطفی بھائ سے بلال اس کے پیچھے ہی چل دیا تھا---

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ تینوں نیچے آئے تو مصطفی سجاد صاحب اور شاہدہ بیگم کے ساتھ محو انتظار تھا آگے بڑھ کر ماہرخ کے سر پر پیار دیا- ماہرخ کیلیے وہ احمد کے بعد دوسرا بیسٹ

بھائی تھا جبکہ بلال صاحب بیسٹ تو کیا بھائی کے کھاتے میں بھی کم ہی آتے تھے مصطفی بھائی بہت کیئرنگ، سویٹ اور سوبر ہیں بلال بھائی کی طرح شوخے نہیں ہیں "ایسا ماہرخ کا کہنا تھا۔۔ مصطفی نے مسکرا کر ایک نظر ماہا پر ڈالی جواب میں وہ بھی مسکرا دی تو پیچھے کھڑے بلال نے زور سے گلا کھنکھارا جس پر مصطفی نے اسے گھوری سے نوازا۔۔۔ "تیرا ویاہ ہو لینے دے پتر گن گن کے بدلے لوں گا "مصطفی جاتے جاتے اسکے کان کے قریب دھمکی دے گیا تھا جس کا خاطر خواہ اثر لیا گیا تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ سب مبین ہاوس کیلیے روانہ ہورہے تھے جبکہ بلال ترسی ہوئی نگاہوں سے انہیں جاتا دیکھ رہا تھا جس کا مزاق اڑاتے ہوئے مصطفی نے اونچی آواز میں کہا اللہ حافظ بلال "اور ڈرایونگ سیٹ سنبھالی تو بلال نے ہاتھ اونچا کر کے اسے" پانچوں انگلیاں دکھائیں جنہیں دیکھ کر مصطفی قہقہہ لگا گیا۔۔

وہ دونوں کلاس کا اختتام ہوتے ہی کلاس سے نکل پڑے۔ دونوں کا ارادہ اب ڈورم میں جا کے آرام کرنے کا تھا ابھی وہ دونوں یونی کے مین گیٹ تک ہی پہنچے تھے کہ انھیں الیزبتھ نے آلیا "ہائے شیری "الیزبتھ کے پکارنے پر وہ دونوں رکے تو وہ ایک ادا سے چلتی ان کے پاس آئ۔۔ اسکو دیکھ کر حسب معمول حسن کی تیوری چڑھی "چڑیل "زیر لب اسے لقب سے نوازا جبکہ شہریار مسکرا کر جواب دیا ہائے ایلی "وہ دونوں اب آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے بے تکلف تھے اور" حسن کو یہی بے تکلفی کھٹکتی تھی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ایلی نے بڑی بے تکلفی سے شہریار کے بازو میں ہاتھ ڈالا "ایکچوئلی آج رات کو ہم پارٹی کر رہے ٹم کے گھر تو میں تمہارا انتظار کروں گی اوکے؟ "الیزبتھ نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا تو شہریار نے ایک نظر ساتھ کھڑے ناک منہ چڑھاتے حسن کو دیکھا جس کی نظروں میں واضح تنبیہہ تھی اور پھر ساتھ کھڑی ایلی کو دیکھا اور بے ساختہ وہ سر اثبات میں ہلا گیا

سالا "حسن نے اب کی بار زیر لب اپنے دوست کو لقب سے نوازا اور یونی سے" باہر چلا گیا "دیٹس مائی فرینڈ۔۔ اوکے سی یو ٹونائٹ "الیزبتھ خوشی سے کہتی واپس چلی گئ تو شہریار بالوں میں ہاتھ پھیرتا حسن کے پیچھے بھاگا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دونوں آگے پیچھے ڈورم بلاک میں داخل ہوئے تھے۔ شہریار نے اپنے آگے چلتے حسن کے کندھے پہ بازو دراز کیا "اوں میلا بے بی ناراج ہو گیا" شہریار نے شرارت سے اسے پچکارا "ابے چھچھورے دور رہ مجھ سے" حسن نے خفگی سے اسے پرے دھکیلا اور خود تیز تیز قدم بڑھاتا آگے نکلا تو شہریار ہنسنے لگا "ہاں تو تو بھی یہ بابو شونا کی طرح بات بات پر روٹھا مت کر"

شہریار بھاگ کر اس کے ساتھ پہنچا جو ابھی بھی خفا دکھائی دے رہا تھا "اچھا ناں ایک پارٹی ہی تو ہے اور تو جانتا ہے ناں اب میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا آئی لو ہر اینڈ آئی ایم گوئینگ ٹو پروپوز ہر ویری سون" شہریار کے کہنے پر حسن ایک دم رکا اور مڑ کر اسے دیکھنے لگا "انہی موقعوں کو پچھتائے گا تو۔۔ شی از آ ویمپ۔۔ شی از ٹو ڈینجریس فار یو مین۔۔ پتا نہیں کب تجھے یہ سب نظر آئیگا" حسن نے اسے باور کروایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

انف حسن تو میرا دوست ہے پر اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تیری ہر بات برداشت کروں گا۔۔ ڈونٹ ٹاک لائک دیٹ آباوٹ ہر اگین "شہریار نے غصے سے اسے ٹوک دیا تو حسن تن فن کرتا کمرے میں چلا گیا اور ٹھا کی آواز سے دروازہ بند کیا شہریار کمرے میں جانے کی بجائے واپس مڑ گیا۔۔۔

لاہور کے ایک پرائیویٹ انگلش میڈیم اسکول کے آڈیٹوریم میں خاصی گہما گہمی تھی۔۔ آڈیٹوریم کی شروع کی نشستوں پر اسکول کے ڈائریکٹر، پرنسپل، مہمان خصوصی اور باقی سٹاف براجمان تھے جبکہ پیچھے تمام نشستوں پر بچوں کے والدین موجود تھے۔۔ بچوں کے سالانہ امتحان کے بعد اسکول میں پرائیز ڈسٹریبیوشن کیلیے فنکشن منعقد کیا گیا تھا جس میں بچوں کے والدین بھی مدوح تھے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

فنکشن شروع ہوا تو ایک ایک کر کے ڈائیریکٹر، پرنسپل اور مہمان خصوصی نے تقاریر پیش کیں اور پھر سکول میں ہر کلاس سے پوزیشنز لینے والے بچوں کو بلایا جانے لگا تقریبا بیس پچیس منٹ بعد روسٹرم پر کھڑی ٹیچر نے سیف علی کا نام پکارا تو وہ سٹیج کے پیچھے سے چلتا ہوا آگے آیا اور کلاس میں ٹاپ کرنے پر اساتذہ اور پرنسپل سے ایوارڈ اور مبارک باد وصول کرنے لگا۔۔

اسکو دیکھتی اسکی ماں اور نانی کی آنکھیں نم ہوئیں "میرا چیمپئن "ماں نے خوشی سے تالیاں بجائیں تو ساتھ بیٹھی فاخرہ بیگم کی آنکھوں کے سامنے چھم سے ایک منظر آیا جہاں شہریار عابد اپنے اسکول کے سٹیج پر کھڑا اپنے اساتذہ سے پہلی پوزیشن لینے پر انعامات وصول کر رہا تھا اور تب وہ بھی ایسے ہی اپنے ہونہار بیٹے کیلیے "تالیاں بجا کر کہہ رہی تھیں "میرا چیمپئن

روسٹرم پر کھڑی ٹیچر نے اگلے بچے کو بلایا تو فاخرہ بیگم ماضی کی یاد سے باہر نکلیں اب سٹیج سے انکے نواسے کی جگہ کوئی اور بچہ کھڑا تھا لیکن فاخرہ بیگم کی آنکھیں مزید بھنے لگی تھیں "کیا ہوا اماں؟ "فرح نے جیسے اپنی ماں کو روتے دیکھا فکرمندی سے پوچھنے لگی "کچھ نہیں "فاخرہ بیگم نے اپنی شال کے پلو سے آنسو پونچھتے کہا "اللہ ہر بیٹے کو ماں باپ کا فرمانبردار اور خدمت گزار بنائے "فاخرہ بیگم کے دل سے اس وقت دعا نکلی تھی جس کے پیچھے چھپی تکلیف کو سمجھتے ہوئے فرح نے انہیں اپنے ساتھ لگایا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

عابد صاحب کے انتقال کے بعد فرح اپنی ماں کو اپنے ساتھ لاہور لے آئی تھی۔ اپنے ماں باپ سے اتنا عرصہ بے پرواہ ہونے کا اسے پچھتاوا تھا جس کا مداوہ وہ اپنی ماں کی خدمت کر کے کرنا چاہتی تھی۔۔

اکثر وہ نوٹ کرتی تھی کہ جب اسکا بیٹا اس سے لاڈ کرواتا وہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ دکھی بھی ہو جاتی تھیں فرح انہیں شروع شروع میں بہت سمجھاتی کہ اسکی فکر چھوڑ دیں اپنی صحت کا خیال رکھیں لیکن وہ عمل نہیں کر پاتی تھیں آخر ماں تھیں کیسے فکر چھوڑ دیتیں

بس کئ کئ دن خاموش ہو جاتیں اور پھر اچانک بیمار پڑ جاتیں کبھی بخار ہو جاتا تو کبھی شوگر اور بلڈ پریشر ہائ ہو جاتا ڈاکٹرز نے انہیں سٹریس لینے سے منع کیا تھا لیکن اولاد کے معاملے میں ایک ماں کیسے نہ پریشان ہو اور یہ بات فرح بھی سمجھتی تھی عہ خود ایک ماں تھی---

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ایک ماہ بعد---

شام کے پانچ بجنے والے تھے اور

The Maliks

کمپنی کے سی ای او کے بڑے سے آفس میں ایک طرف دیوار کے ساتھ لگے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا ملک بلال مسکین صورت بنائے کبھی اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتا تو کبھی پاور سیٹ پر شان بے نیازی سے بیٹھے ملک مصطفی کو گھورتا جو اس سے بے نیاز سامنے کھڑے اسسٹنٹ کو کوئی ہدایات دے رہا تھا--

یار میرے بھائی اب تو جانے دے ناں "اسسٹنٹ کے آفس سے نکلتے ہی" بلال نے دنیا بھر کی مسکینیت چہرے پر طاری کرتے ہوئے کہا جس کو مصطفی نے کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے اب اپنے سامنے کوئی فائل کھول لی تھی۔۔

یا خدا یہ آدمی کونسے جنم کے بدلے لے رہا ہے مجھ سے "بلال کی دہائی پر مصطفی" نے بمشکل اپنی اچانک امڈ آنے والی مسکراہٹ چھپائی

دیکھ میں تیرا لنگوٹیا یار ہوں تو میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔۔ تیری شادی پر" میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی پھر تو کیوں میری مہندی والے دن ہی مجھے سسرال سے کٹ پڑوانا چاہتا ہے۔۔ جانے دے ناں "بلال اب منتوں پر اتر آیا جس پر مصطفی اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسکے پاس آیا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے کہنے لگا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بالکل چلے جانا میرے یار روکا کس نے ہے؟ بس چھے بجے ایمپلائیز کے ساتھ" ایک میٹنگ ہے وہ میرے ساتھ اٹینڈ کر کے چلے جانا "مصطفی کی بات کے شروع میں جہاں اسے تھوڑی رحم دلی کی امید تھی اگلی بات پر وہ بھی گئ---
مصطفی کن اکھیوں سے اسکے بدلتے تاثرات دیکھ کر مسکراہٹ دباتا دروازے کی طرف بڑھا تو بلال جو اسکی بات پر شاک میں تھا ہوش میں آتے ہی چلایا
کمینے ے ے-- رک تجھے بتاتا ہوں "اور اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی بلال" نے ایک زوردار مکا اسکی کمر میں جڑ دیا تو وہ کراہ کر پیچھے مڑا اور خود کو گھورتے بلال کو خشمگیں نظروں سے دیکھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

لہجے میں مصنوعی سنجیدگی لاتے ہوئے کہنے لگا "مسٹر ملک بلال اب آپ آٹھ بجے امپلائیز کو اگلے پروجیکٹ کی بریفنگ دیں گے-- ایم آئ کلئیر؟ "مصطفی کی بات پر

بلال نے ایک اور مکا جڑنا چاہا جسے مصطفی نے اپنے ہاتھ سے بروقت روکا۔۔۔ اور اسکے ہاتھ کو کھینچ کر اسے گلے لگایا اور کھل کر ہنس دیا "چل جا کیا یاد کرے گا۔۔ اس سے پہلے کے اجالہ بھابھی خود یہاں پہنچ جائیں تجھے لینے "مصطفی نے اسے الگ کیا اور خود اپنی ٹیبل سے فائل اٹھانے کیلیے بڑھا

جلدی آجانا میں انتظار کروں گا "بلال نے جاتے ہوئے کہا تو مصطفی نے مسکرا" کر سر اثبات میں ہلایا۔۔۔ آخرکار وہ دن آ ہی گئے تھے جن میں بلال کو گھوڑی چڑھنا تھا اور شادی کیلیے بلال صاحب نے پہلے ہی اپنا حکم جاری کر دیا تھا کہ وہ اگلے بیس پچیس دن آفس نہیں آئے گا لیکن آج مہندی کے دن ہی مصطفی نے اسکی ایک نہ سنی اور صبح ہی آفس آتے ساتھ گھسیٹ لایا تھا اور اب تک اسے جانے نہیں دیا تھا جس کے گھر میں اسکی اپنی مہندی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ساری ارینجمنٹس احمد دیکھ رہا تھا جو اپنے بھائی کی شادی اٹینڈ کرنے پلوشہ کے ساتھ ایک ہفتے کیلیے آیا تھا اس لیے کام کی خاص ٹینشن نہیں تھی لیکن بلال میاں بڑے بے چین تھے انہیں اپنی تیاری کی ہی فکر کھائے جا رہی تھی اور بلآخر اب بیچارے دلہے میاں کی جان خلاصی ہو ہی گئ تھی۔۔

کار پورچ میں آکر رکی تو لان میں گپیں ہانکتے اور اونچے اونچے قہقہے لگاتے ٹولے کے کان کھڑے ہوئے اور ان سب نے ایک دوسرے کو شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پورا ٹولا اپنی کرسیوں سے اٹھ کر بلال کے کار سے نکلتے ہی اس کی طرف لپکا جنہیں اپنی طرف یوں دوڑ کر آتا دیکھ کے بلال دو قدم پیچھے کو ہوا "کیا ہوا یوں آفت کی طرح

کیوں نازل ہو گئے ہو سب؟ "بلال نے انہیں دیکھا جو اب اس کے اردگرد جھمگٹا لگائے کھڑے ہو چکے تھے بلال کے دماغ نے کچھ غلط سگنلز دینے شروع کردیے تھے--

بلال نے اپنے دائیں طرف کھڑے اپنے ماموں زاد اور بائیں طرف کھڑے پھپھی زاد کو دیکھا جو دونوں شادی شدہ تھے-- دونوں کے چہروں پر سجی مسکراہٹیں بلال کو پکے سگنلز دے گئیں کہ لو بیٹا جو بویا تھا وہ کاٹو "ارے دلہے میاں ہم صبح سے یہاں آپکے انتظار میں ہلکان ہوئے جا رہے تھے اور آپ ہیں کہ نو لفٹ-- "ماموں زاد حماد بھائی نے اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر بڑی محبت سے کہا "میں کیا سوچ رہا تھا کہ آج ہم سارے بھائی مل کر کہیں باہر اچھا سا کھانا کھانے چلتے ہیں "پھپھی زاد فرحان بھائی نے کہا

"پیسوں کی تو نے فکر نہیں کرنی آج تیرے بھائی اپنی جیب سے کھلائیں گے"

فٹ سے حماد سے چھوٹے حسیب نے لقمہ دیا جو بلال سے ایک سال ہی چھوٹا تھا

رمادہ چلتے ہیں بوفے اڑائیں گے "بلال کے ایک پرانے دوست نے چمکتی آنکھوں"

سے مشورہ دیا تو سب زوروشور سے راضی ہوگئے

دیکھو بھائیو رمادہ میں کیا رکھا ہے مہندی پہ بڑا زبردست کھانا ہوگا وہ بھی مفت وہی"

کھا لینا "بلال نے آخر کار زبان کھولی وہ ان سب کے ارادے بھانپ چکا تھا اور

کیسے نہ جانتا وہ بھی تو پہلے والوں کے ساتھ ایسی ہی حرکتیں کرتا آیا تھا اور وہ بس

یہی کہتے تھے "اپنا ٹائم آئیگا "اور آج انکا ٹائم آہی گیا تھا۔۔ "وہ بھی کھا لیں گے

دلہے میاں۔۔۔ ویسے میں سوچ رہا تھا کہ ہم اپنے بھائی کو زرہ باہر کی تازہ ہوا کھلا

دیں کیونکہ شادی کے بعد تو میاں یہ ہوا بھی بیویوں کی مرضی سے ہی کھانی پڑتی

ہے "احمد نے بھی سب میں بھرپور حصہ لیا تو

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بلال کا منہ بن گیا پانچ بجے تک مصطفی نے جان نہ چھوڑی پھر تقریبا گھنٹہ بھر ٹریفک نے خجل کیا اور اب یہ سب سر پر سوار ہوگئے تھے سات بجے تک مہمان اکٹھے ہو جانے تھے سات بجنے میں اب پون گھنٹہ باقی تھا اور دلہے میاں ہی تیار نہیں ہوئے تھے۔۔ سب لڑکے اسے ساتھ گھسیٹتے لان میں لے گئے اور وہیں نیچے گھاس پر ڈیرہ جمایا بلال کو درمیان میں بٹھا کر سب اس کے اردگرد بیٹھ گئے کہ کہیں وہ بھاگ نہ جائے "چلو بھئی تھوڑا شغل ہو جائے؟ "سب سے چھوٹا کزن وصی بھاگ کر اندر سے ڈھولک لے آیا اور لا کر درمیان میں رکھ دی "محفل شروع کی جائے "فرحان کے کہنے پر حسیب نے الٹی سیدھی ڈھولک پیٹنی شروع کی اور باقی سب اپنی آوازوں کا جادو دکھانے لگے۔۔

دلہے کا سہرا سہانا لگتا ہے

دلہن کا تو دل دیوانہ لگتا ہے

پل پل میں کیسے بدلتے ہیں رشتے

اب تو ہر اپنا بیگانہ لگتا ہے

اوپر اپنے کمرے میں احمد کی چیزیں تیار کرتی پلوشہ نے جب ان کی سریلی آوازیں سنیں تو کھڑکی کا پردہ ہٹا کر نیچے لان میں جھانکا۔۔ بلال کو ان سب کے نرغے میں پھنسے منہ بناتے دیکھ کر وہ ہنس کر نفی میں سر ہلاتی واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئ۔۔

Visit website For More Novels

---

www.urdunovelbank.com

وہ ساڑھے چھ بجے گھر پہنچا تھا اور کمرے میں پہلا قدم رکھتے ہی چوڑیوں کی کھنک نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔ لیکن وہ چوڑیوں والی کمرے میں کہیں نہیں تھی۔۔۔

مصطفی اپنا لیپ ٹاپ بیگ ٹیبل پہ رکھتا ایک ہاتھ جیب میں ڈالے مسکراتا ہوا ڈریسنگ روم میں داخل ہوا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور دشمن جاں وارڈروب میں گھسی نا جانے کیا تلاش رہی تھی۔۔ مصطفی کے کلون کی خوشبو محسوس کرتے ہی پلٹی تو مصطفی جو اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا ایک دم ساکت ہوا۔۔

وہ ہرے اور پیلے امتزاج کے غرارہ اور گھٹنوں سے تھوڑی اوپر آتی قمیض کے ساتھ ہرا دوپٹہ ایک شانے پر رکھے دوسرے شانے پر کپڑوں سے ملتے رنگوں کا خوبصورت پراندہ ڈالے جس کے آخر میں شیشے اور گھنگھرو جڑے تھے۔۔ ہاتھوں میں بھر بھر کر دونوں رنگوں کی چوڑیاں اور پاوں میں تلے والا کھسہ پہنے ہلکے میک اپ میں بھی وہ پنجاب کی ملکہ اپنے پیا کے دل کو گھائل کر چکی تھی۔۔

السلام علیکم "ماہا نے اسے دیکھ کر نروٹھے پن سے سلام کیا اور اس کا کرتا شلوار" نکال کر اسے تھمایا "جلدی تیار ہو جائیں اب اگر آفس سے فرصت مل ہی گئ ہے۔۔ کتنا اچھا لگے گا ناں پرائے مہمانوں کی طرح پورے پورے وقت پر جائیں گے "وہ ناراض تھی اور وہ جانتا تھا کیوں۔۔ وہ صبح ہی کہہ چکی تھی کہ آج جلدی آئے تاکہ وہ دونوں شام سے پہلے ہی بلال کے گھر چلے جائیں اور باقی سب کے ساتھ کاموں میں ہاتھ بٹا دیں لیکن مصطفی اپنے کام کی وجہ سے لاکھ کوشش کے باوجود جلدی نہیں آپایا تھا

وعلیکم السلام !سوری آئی ٹرائیڈ مائی بیسٹ "مصطفی نے آگے بڑھ کر اسے اپنے" حصار میں لیا اور ماتھے پہ لب رکھے "لیکن سارے کام بھی تو نبٹانے تھے ناں اور یہ بھی تو آپ سب کا ہی حکم تھا کہ آج دلہے میاں سے کوئی کام نہ لیا جائے تو ساری میٹنگز اور کانفرنسز مجھے ہی اٹینڈ کرنی تھیں "مصطفی نے اسکے پراندے کو

چھیڑا تو گھنگھروؤں نے شور مچایا ساتھ ہی چوڑیاں ایک بار پھر زوردار طریقے سے کھنکیں انہیں پہنے ہوئے ہاتھوں نے مصطفی کے سینے پر زور دے کر خود سے دور کرنا چاہا تھا جو بے خودی میں اپنا حصار مزید تنگ کر رہا تھا۔۔ مصطفی کھل کر مسکرا دیا

اب جلدی سے تیار ہوں ورنہ میں آنٹی انکل کے ساتھ چلی جاوں گی "ماہا اسکے" حصار سے نکلتی فورا کمرے کی طرف بھاگی تھی مصطفی مسکراتا اپنے کپڑے لیے تیار ہونے چلا گیا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مبین ہاوس کے پاس والے میدان میں قناطیں لگا کر اچھی خاصی سجاوٹ کر کے مہندی کا فنکشن اریںج کیا گیا تھا۔۔ مہندی کے فنکشن میں دونوں طرف سے قریبی

رشتہ دار اور دلہا دلہن کے دوست مدوع تھے--- رات آٹھ بجے تک تمام مہمان اکٹھے ہو چکے تھے--- ماہا اجالہ کے پاس چلی گئ---

پہلے لڑکے کی دھواں دار انٹری ہوئ-- بلال نے سفید شلوار کے ساتھ پیلے کرتے پر پیلی پرنٹڈ واسکٹ پہنے چہرے پر اپنی مخصوص دل چرانے والی مسکراہٹ سجائے گیندے کے پھولوں سے سجی سائیکل پر انٹری ماری--- پیچھے اسکے تمام کزنز اور دوستوں کا لشکر تھا وہ سب بھی اسی کی طرح پھولوں سے سجی سائیکلوں پر سوار تھے--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ڈھول والا پورے جوش سے ڈھول پر تھاپ بجا رہا تھا-- لڑکے سٹیج کے پاس پہنچ کر سائیکلوں سے اترے اور ڈھول کی تھاپ پر جھومر اور بھنگڑے ڈالنے لگے سب نے بلال کو بھی ساتھ گھسیٹ لیا اور وہ ناں ناں کرتے آخر ان سب کے بیچ

بھنگڑے ڈالنے لگا۔ کچھ دیر خوب ہنگامہ کرنے اور ناچنے کے بعد سب لڑکے تھک کر ایک طرف ہوگئے لیکن دلہے میاں رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے "اسے کچھ زیادہ ہی خوشی ہے "مصطفی نے ہنس کر احمد سے کہا "ہاں آخر اتنی منتوں سماجتوں کے بعد جو صاحب بہادر کو دلہے کے مقام پر فائز کیا گیا ہے "مصطفی اور احمد دونوں ہنس دیے اور پھر احمد نے ہی اسے روکا۔۔۔

وہ اپنے ساس سسر سے مل کر سٹیج پر جا بیٹھا۔۔۔ پانچ منٹ بعد گولڈن غرارے اور نارنجی گھٹنوں سے کچھ اوپر آتی قمیض کے ساتھ ہلکے گلابی رنگ کا دوپٹہ سر پر ٹکائے پھولوں کا زیور پہنے ہاتھوں کو گہرے رنگ کی مہندی سے سجائے وہ نظریں جھکائے اپنی کزنوں اور دوستوں کے ساتھ انٹر ہوئی

وہ سب اسے لال دوپٹے کے سائے تلے سٹیج تک لائیں۔۔ مبین صاحب نے آگے بڑھ کر اپنی اکلوتی لاڈلی بیٹی کو اپنے ساتھ لگایا اور اسے بلال کے پہلو میں بٹھا دیا۔۔ سب نے آگے بڑھ کر اس جوڑے پر سے کئ نوٹ وارے۔ پہلی ملاقات کے برعکس آج اسے یوں شرمایا گھبرایا دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیا۔۔۔ تمام رشتہ داروں اور دوستوں نے مہندی کی رسم ادا کی ان دونوں کو ڈھیر ساری دعائیں دیں۔

جیسے ہی ڈیک پر گانوں کا شور گونجا بلال کے دوستوں اور کزنز نے ڈانس فلور پر دھاوا بول دیا۔۔ سب سے آگے احمد مصطفی اور رضا (بلال کے کزن جس نے ان سب کو ڈانس سکھایا تھا) تھے۔۔ انکا بنایا گیا میڈلے شروع ہوا تو انہوں نے ڈانس شروع کیا

ڈھولک پہ تال ہے، پائل میں چھن چھن

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ڈھولک پہ تال ہے، پائل میں چھن چھن

سب لڑکے برابر سٹیپس کر رہے تھے--- مصطفی کو اتنا اچھا ڈانس کرتا دیکھ ماہا کا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

اس نے کبھی سوچا ہوگا کہ مصطفی جیسا سیریس اور بزنس فریک بندہ اتنا کمال ڈانس کر سکتا ہے-- "واہ بھئ ہمیں تو پتا نہیں تھا مصطفی بھائ بھی اتنا اوسم ڈانس کرتے ہیں "ردا ماہا کے کان میں گھسی تو ماہا بھی ہنس دی "آپس کی بات ہے مجھے بھی آج پتا چلا ہے"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

گھونگھٹ میں گوری ہے، سہرے میں ساجن

جہاں بھی یہ جائیں، بہاریں ہی چھائیں

یہ خوشیاں ہی پائیں میرے دل نے دعا دی ہے

سب لڑکوں نے بلال اور اجالہ کی طرف اشارہ کرتے گانے کے بول پر سٹیپس کیے

میرے یار کی شادی ہے
میرے یار کی شادی ہے

ان بولوں پر مصطفی اور رضا بھاگ کر سٹیج پر چڑھے اور بلال کو اپنے ساتھ ڈانس فلور تک لے آئے اور پھر سب نے مل کر بلال کو اوپر اٹھایا

میرے یار کی شادی ہے

میرے یار کی شادی ہے

سب نے جیسے ہی بلال کو درمیان میں کھڑا کیا گانا چینج ہوا اور ان تینوں نے پہلے سے ڈیسائیڈڈ پوزیشنز سنبھالیں--- اب فلور پر صرف مصطفی اور احمد کے ساتھ درمیان میں بلال کھڑا تھا

حال قلبی یا حبیبی، جلتا بجھتا کبھی کبھی

تیری طلب یا حبیبی، کوئ حور نہ پر کردی

ملا ملا دل ماہیا، تو ہے میری جند ماہیا

سارے منڈے تیرے بھائ بھائ یا

میں اک تیرا پیار

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ان تینوں نے اپنے سینوں پر ہاتھ رکھ کے اپنی اپنی بیگمات کو باور کروایا۔۔ ان تینوں کے ڈانس اور انداز دیکھ کر انکی بیگمات کو تو غش آنے کو تھی۔۔۔ بلال سے تو امید کی جا سکتی تھی مگر احمد اور خاص طور پر مصطفی سے ہرگز نہیں جس نے اپنی شادی پر زرہ سی جھومر تک نہیں ڈالی تھی

چن مکھڑاں تے بل برفی، من مٹھڑاں کر گئ

نور نظر خوشبوئے کلی، چن چڑھیا کر گئ

تارے فلک سے لے آوں تو جو کہے ابھی ابھی

سات سمندر ڈوبوں تیری دید نے حد کر دی

ملا ملا دل ماہیا، تو ہے میری جند ماہیا

سارے منڈے تیرے بھائ بھائ یا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میں اک تیرا پیار

اب تینوں اپنی بیگمات کو فلور پہ لے آئے تھے اور ان کے ہاتھ پکڑے ہلکے ہلکے سٹیپس کر رہے تھے۔۔ آخر میں تینوں نے اپنی بیگمات کے گرد گول گھوم کر پروپوز کرنے کے سٹائل میں نیچے بیٹھ کر اپنی باہیں پھیلائیں تو وہ تینوں نے صدقے واری جاتی نظروں سے اپنے قدموں کے پاس بیٹھے اپنے محرم کو دیکھا۔۔ ان لڑکیوں کے چہروں پر شرمیلی مسکراہٹ رقصاں تھی۔ سب نے خوب ہوٹنگ کی اور تینوں کپلز پر نوٹ وارے۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بلال اجالہ کا ہاتھ تھامے واپس سٹیج پر چلا گیا جبکہ مصطفی اور احمد بھی ایک طرف رکھی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔۔ احمد کا تو سانس ہی چڑھ گیا تھا پلوشہ نے فٹافٹ اسے پانی کا گلاس بھر کر دیا "کیا ضرورت تھی اس عمر میں اتنا ڈانس کرنے کی چڑھ گیا

ناں سانس "پلوشہ نے شرارت سے کہا تو احمد نے خونخوار نظروں سے اپنی پیاری بیگم کو دیکھا "بوڑھا ہوگا تیرا باپ--- اچھا بھلا جوان لڑکا ہوں ابھی تئیس کا بھی نہیں ہوا اور تم مجھے عمر والا کہہ رہی کچھ تو شرم کرو "احمد نے اسے گھور کر کہا تو پلوشہ کے ساتھ مصطفیٰ، ماہا اور ماہ رخ کا بھی قہقہہ چھوٹا "بھائی دل پر لے گئے ہیں "ماہ رخ نے ہنستے ہوئے کہا تو احمد اسے بھی گھوری سے نوازتا اٹھ کر چلا گیا پیچھے چاروں ایک بار پھر ہنس دیے

بڑے چھپے رستم نکلے آپ "پلوشہ اٹھ کر احمد کے پیچھے گئی اور ماہ رخ کو بھی کسی کزن نے بلا لیا تھا تو ماہا نے برابر بیٹھے مصطفیٰ کو دیکھ کر کہا-- وہ کھل کر مسکرا دیا تو پھر کیسا لگا میرا ڈانس؟ پتا ہے رضا نے جہاں دو ہفتوں میں باقی سب کو سکھایا" "وہاں مجھے ایک مہینہ لگ گیا سیکھتے لیکن اپنی جند کیلیے یہ تو کرنا تھا ناں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی نے اسکے ہاتھوں پر مہندی سے بنے نقش و نگار پر انگلی پھیرتے ہوئے بتایا ماہا نے صدقے واری جاتی نظروں سے اسے دیکھا---

---

شیری-- یار اٹھ جا اب ناشتہ تیار ہے مجھے یونی بھی جانا ہے "حسن شہریار کے بیڈ" کے پاس کھڑا اسے جگا رہا تھا جسکی بوجھل آنکھیں کھلنے کا نام نہیں لے رہی تھیں وہ کل سے بخار میں تپ رہا تھا-- کچھ دنوں سے طبیعت عجیب سی ہو رہی تھی لیکن اس نے خاصی توجہ نہ دی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ کل سے شدید بخار میں تپ رہا تھا--

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

شہریار میں ناشتہ لے آیا ہوں "حسن نے ناشتے کی ٹرے لا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔"
شہریار نے بامشکل آنکھیں کھولیں حسن نے اس اٹھ کر بٹھایا اور ناشتے کی ٹرے اس کے سامنے رکھ دی۔۔ وہ خود بھی بیڈ پر اسکے مقابل بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا
جوان بن یار تو ابھی سے ڈھیلا پڑ گیا ہے "شہریار کو بخار کی شدت نے نقاہت زدہ" کر دیا تھا۔

میں نے برش نہیں کیا "شہریار نے کہہ کر قدم نیچے اتارے اور اٹھ کر کھڑا ہوا"
لیکن اگلے ہی لمحے لڑکھڑا گیا تو حسن بے اسے بازو سے پکڑ کر واپس بٹھایا "چھوڑ یار یہ لے کلی کر کھڑا تو ہوا نہیں جا رہا تجھ سے "حسن نے اسے پانی دیا اور بیڈ کے دوسری طرف پڑی ڈسٹ بن کی طرف اشارہ کیا تو وہ کلی کر کے ناشتہ کرنے لگا

حسن جلدی سے ناشتہ کر کے اٹھ کھڑا ہوا "ویسے مجھے کل سے ایسے لگ رہا ہے کہ میں اپنی اولاد کا خیال رکھ رہا ہوں دوائی تک تیرے منہ میں دے رہا ہوں۔۔ مجھے نہیں پتا تھا تو اتنا لاڈلا ہے "حسن نے ہنس کر کہتے ہوئے اس کو دوائی اور پانی کا گلاس تھمایا شہریار نے دوائی منہ میں ڈالی اور پانی کے گھونٹ بھرے

شہریار کے ذہن میں یہ بات گونجی تو دل نے بہت کچھ باور کرایا۔۔۔ ہاں وہ سچ میں لاڈلا تھا ماں باپ نے تو اسے ہمیشہ ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا اسکی ہر بات کہنے سے پہلے پوری کی جاتی وہ کبھی بیمار ہو جاتا تو شہر کے سب سے بڑے ڈاکٹر کو دکھایا جاتا اسے بستر سے اترنے نہیں دیتے تھے اسکی ماں کھانا دوائیاں یوں ہی اسے ہاتھوں میں دیتیں ایک قدم نیچے نہ اترنے دیا جاتا تھا۔۔ نا جانے آج یہ احساس کیوں ہو رہا تھا

اوکے بڑی میں چلا۔۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو فون کر دینا "حسن اپنا بیگ اٹھائے یونی کیلیے نکلنے سے پہلے اسے ہدایت کر گیا۔۔ شہریار کتنی ہی دیر غائب دماغی سے سامنے دیوار کو گھورتا رہا۔۔۔

بڑی امی آپکا کونسا سوٹ استری کروں؟ "نور نے سٹور سے نکل کر فاخرہ بیگم سے" پوچھا جو بالکل ساکت بیٹھیں خلا میں نا جانے کیا تلاش کر رہی تھیں۔۔ ایسی حالت انکی عابد صاحب کے جانے کے بعد سے ہی تھی وہ کتنی کتنی دیر یوں ہی خالی دماغ سے دیکھتی رہتیں کسی کی پہلی پکار پر کوئ رد عمل نہ آتا جب تک انہیں ہلا کر دو تین بار نہ بلایا جاتا

اب بھی نور کی بات پر کوئی رد عمل نہ آیا تھا وہ پچھلے دس دن سے ملتان آئی ہوئی تھیں اور سب انکی حالت نوٹ کر چکے تھے مصطفی بیٹا ہونے کے فرض ادا کرنے کی پوری کوشش کرتا رہتا تھا۔۔ جب سے یہاں آئی تھیں تقریبا روز ہی وہ ان سے ملنے آتا اور ان سے کتنی ہی دیر باتیں کرتا رہتا تو وہ بھی ٹھیک ہو جاتیں لیکن اس کے جانے کے بعد پھر ویسی ہو جاتیں

انہیں یوں دیکھ کر نور کی آنکھیں بھر آئیں وہ فورا سے موبائل لے کر اپنے کمرے میں آگئی اور نمبر ملانے لگی "السلام علیکم بھائی "دوسری ہی بیل پر مصطفی نے "فون اٹھا لیا تھا "وعلیکم السلام بچے۔۔ کیسی ہو آج کیسے یاد آگئی بھائی کی؟ مصطفی نے نرمی سے شکوہ کیا "میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔ آپ تین دن سے آئے نہیں؟ "نور نے فٹ پوچھا "کیا بتاوں بیٹا بہت مصروف ہوں آفس کے کام اور پھر بلال کی شادی۔۔ فرصت ہی نہیں ہے "مصطفی فون کان سے لگائے پاور سیٹ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کی پشت سے ٹیک لگائے بتا رہا تھا "بھائی تائی امی ٹھیک نہیں ہیں آپ آتے ہیں تو کچھ بہل جاتی ہیں لیکن دو دن سے پھر ویسی ہی گم صم ہیں اور کبھی یوں ہی بیٹھے بیٹھے رونے لگتی ہیں مجھے بہت فکر ہو رہی ہے "نور نے تفصیل سے بتایا تو مصطفی گہرا سانس بھر کر رہ گیا

اچھا پریشان نہیں ہو بچے ابھی شادی ختم ہونے تک تو وہ یہیں ہیں ناں تو کچھ" دن میں انہیں اپنے پاس رکھوں گا یقینا اپنے بیٹے کے پاس رہ کر ٹھیک ہو جائیں گی "مصطفی نے تسلی دی "بھائی --- اگر شہریار بھائی ---- "نور نے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی "نور بیٹا اگر وہ واپس نہیں آنا چاہتا تو دنیا کی کوئی طاقت اسے واپس نہیں لا سکتی لیکن جس دن اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا یا وہ خود واپس آنا چاہے گا تو دنیا کے آخری کونے سے بھی واپس آجائیگا "مصطفی نے اسے سمجھایا "اس نے خود تک کا ہر راستہ ہمارے لیے بند کر دیا ہے ہم نہیں ڈھونڈ

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پائے اسے اس لیے اب اسکی واپسی کا خیال نکال دو ذہن سے وہ کسی سے رابطہ بھی نہیں رکھنا چاہتا "مصطفی کی بات پر نور نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا

اچھا ٹھیک ہے بھائی پھر رات کو ملتے ہیں "نور کے دل کو اب تسلی ہو چکی تھی۔۔۔ مصطفی اسکے لیے بالکل بڑے بھائی جیسا تھا اپنی ہر پریشانی اس سے بلا جھجک شئیر کرلیتی یہاں تک کہ وہ جب آتا تو اپنی ریاضی کی کتاب اٹھا کر اسکے سر پر پہنچ جاتی اور ہر مشکل سوال سمجھ کر ہی جان چھوڑتی مصطفی بھی نور اور حارث کی ہر پریشانی سنتا اور منٹوں میں دور کر دیتا تھا۔۔۔ پچھلے دنوں حارث کو سکول میں کچھ بڑے لڑکوں نے اپنے ساتھ فٹبال نہ کھلانے پر بڑا پیٹا تو اس نے اپنے گھر آکر بتانے کی بجائے سیدھا مصطفی کو فون ملایا اور اگلے ہی دن مصطفی بغیر کسی کو بتائے اسکے سکول پہنچ گیا اور ان لڑکوں کے ساتھ ساتھ پرنسپل کو بھی اچھا خاصہ

شرمندہ کیا۔۔ حارث نے فخر سے اپنے بہنوئی کو دیکھا جو ان کیلیے بڑے بھائی سے کم نہ تھا

وہ صرف اپنی ماہی سے ہی نہیں اپنی ماہی سے جڑے ہر رشتے سے محبت کرتا تھا اور انکی عزت کرتا تھا

ڈھول اور شہنائی کے شور کے ساتھ برات میرج ہال پہنچ چکی تھی۔۔۔ قطار در قطار گاڑیاں ہال کے سامنے رکیں۔ آہستہ آہستہ سب لوگ گاڑیوں سے نیچے اترنے لگے۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بلال بلیک شیروانی کے ساتھ میرون کلہ پہنے آنکھوں میں الوہی چمک، ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اپنی دلہن کو لینے آچکا تھا۔۔۔ سب لڑکوں نے خوب بھنگڑے ڈالے۔۔ دلہن والوں نے بھی خوب استقبال کیا۔۔ ہال میں انٹر ہو کر اپنے والدین کے ساتھ سٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔

مصطفی مبین صاحب اور ماہا کے ساتھ برائیڈل روم کی طرف بڑھ گیا۔۔ نکاح خوان پہنچ چکے تھے۔۔ پہلے اجالہ سے اجاب و قبول کا مرحلہ طے ہوا تو اللہ کا نام لے کر اس نے دستخط کر دیے۔۔ مبین صاحب نے جب اسے اپنے ساتھ لگایا تو دونوں کی آنکھیں بھر آئیں سب نے اسے مبارک باد اور دعاوں سے نوازا مصطفی نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ اس مان پر مسکرا دی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اس کے بعد مصطفی نکاح خواں کو لے کر بلال کے پاس آیا نکاح خواں کے پوچھنے کی دیر تھی اور بلال صاحب نے دھڑا دھڑ دستخط کر ڈالے اسکی اس حرکت پر وہاں کھڑے سب لوگ ہنس پڑے تو وہ جھینپ گیا

تھوڑی ہی دیر میں اجالہ اپنے ماں باپ کے ہمراہ ہال میں داخل ہوئ۔۔ سٹیج کے پاس آنے پر بلال نے اٹھ کر ہاتھ آگے بڑھایا اور اسے سٹیج پر لا کر اپنے پہلو میں بٹھایا۔۔۔ سرخ بھاری کام والے جوڑے، بھاری جیولری اور میک اپ میں وہ بلال کے دل کی وائیرنگ ہلا گئ تھی

جوائینٹ فنکشن تھا سب اپنی فیمیلیز کے ساتھ بیٹھے خوشگپیوں میں مصروف تھے۔۔ کھانا لگا تو احمد، مصطفی، رضا اور فرحان بھائ نے سارے انتظامات دیکھنے شروع کر دیے

تائی امی یہ لیں کھانا کھائیں۔۔ میں آپ کیلیے میٹھا ڈال کے لاتی ہوں "ماہا اپنا" دوپٹہ سنبھالتی کھانے کی پلیٹ فاخرہ بیگم کے سامنے رکھتی کہنے لگی "میرے بچے تم اس حالت میں خود کو کیوں تھکا رہی ہو مجھے کچھ چاہیے ہوگا تو میں نور یا حارث سے کہہ دوں گی "فاخرہ بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا۔۔ "جی جی لادوں گا تائی امی "حارث جو اسی ٹیبل پر بیٹھا تھا اپنی پلیٹ سے انصاف کرتا ہوا بولا تو ماہا اسے دیکھ کر مسکرا دی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تمہیں کچھ اور چاہیے ؟ "ماہا نے اسکے سامنے سجی پلیٹیں دیکھ کر شرارت سے پوچھا" کیوں کہ وہ قورمہ نان، بریانی، ٹرائفل سب کی پلیٹیں بھرے اپنے آگے رکھ کے ایک ایک سے انصاف کر رہا تھا "آپی اب آپ میرے کھانے کو نظر نہ لگائیں خود تو

کھاتی نہیں ہیں دوسروں کو بھی نہیں کھانے دیتیں "حارث اس کی بات سمجھ چکا تھا اس لیے مصنوعی گھور کر بولا تو سب ہنس دیے

آپی آپ کا کھانا "نور نے لا کر ایک چاولوں سے بھری پلیٹ اسکے سامنے رکھی تو وہ" حیرت سے اسے دیکھنے لگی "پر میں نے تو نہیں منگائ "ماہا نے نور کو دیکھ کر کہا جو اب اپنی جگہ پر بیٹھی کھانا شروع کر رہی تھی اسی وقت پاس سے گزرتے مصطفی نے اسکی بات سن کر قدم روکے اور اسکی کرسی کے پیچھے زرا سا جھک کر کہنے لگا میں نے بھیجی ہے بیگم اور اب میں کوئ کوتاہی برداشت نہیں کروں گا "ماہا نے" پلٹ کر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں تنبہیہ تھی۔۔ ماہا نے معصوم سی شکل بنا کر ایک ہاتھ ماتھے تک لے جا کر کہا "راجر باس "تو مصطفی کے ساتھ ساتھ وہاں بیٹھے سب لوگ مسکرا اٹھے۔۔

کچھ وقت سے کھانے سے دور بھاگنے کی وجہ سے مصطفی اب اس پر سختی کرتا تھا کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھے کھانا وقت پر کھائے لیکن اسکی غیر موجودگی میں وہ ڈنڈی مار جاتی۔۔ اب بھی صبح کے ناشتے کے بعد اس نے کچھ خاص کھانا نہیں کھایا تھا تبھی نور سے کہہ کر اسنے کھانا بھجوایا۔۔ مصطفی نے بے ساختہ جھک کر اسکے بالوں پر لب رکھے تو وہ اچھا خاصہ جھینپ گئ۔۔ وہ آج میرون کلر کے فراک کے ساتھ چوڑی دار پہنے بالوں کا جوڑا بنائے بھر بھر چوڑیاں پہنے ہونٹوں پر میرون شیڈ کی لپ اسٹک لگائے پارٹی میک اپ میں بھی مصطفی کو کوئ اپسرا لگ رہی تھی۔۔

Visit website For More Novels

---

www.urdunovelbank.com

مبین صاحب اور حنیفہ بیگم نے ڈھیر ساری دعاوں کے سائے تلے اپنی اکلوتی بیٹی کو بلال کے ہمراہ رخصت کر دیا تھا اور اب وہ اپنے مجازی خدا کی سیج سجائے بیٹھی

تھی لیکن اس مجازی جدا کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔ صبح سے سیدھا بیٹھ بیٹھ کر کمر تختہ ہوگئ تھی پہلے پارلر پھر بارات اور اب یہاں۔۔۔

اسے بیٹھے بیٹھے بھی بیس منٹ ہونے کو تھے سب لڑکیاں اسے اوپر لا کر پانچ دس منٹ گپ شپ کرنے کے بعد ہی واپس گئ تھیں اسکے باوجود بیس منٹ گزر گئے تھے

جبکہ بلال نیچے لاونج میں اپنے کزنز اور دوستوں کے نرغے میں پھنسا وہاں سے نکلنے کیلیے پر تول رہا تھا لیکن سب اپنا حساب پورا کر کے ہی جان چھوڑنے والے تھے۔۔ یہ تو بھلا ہو افتخار صاحب کا کہ انہوں نے آکر اسکی جان خلاصی کرائ اور وہ پیچھے سے آنے والے قہقہوں کو نظر انداز کرتا جھٹ سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر بھاگا

بلال نے کمرے میں داخل ہو کر اپنے پیچھے دروازہ بند کیا تو وہ جو بگڑے موڈ کے ساتھ لہنگا سنبھالتی ڈریسنگ روم کی طرف جا رہی تھی پلٹ کر کڑے تیوروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔ بلال کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا

سوری بیوی لیٹ ہو گیا "کسی معصوم بچے کی طرح دونوں کان پکڑے لیکن اجالہ" تو اب بھی غصے میں تھی "کیا ضرورت تھی اب بھی آنے کی جب بیٹھے بیٹھے جم جاتی ناں تب آجانا تھا "اجالہ کی آنکھوں میں نمی گھلنے لگی ایک تو اتنے دنوں کی تھکن اوپر سے ماں باپ کے گھر سے رخصت ہونے کا غم اور پھر اتنے انتظار کے بعد وہ بھری ہوئی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ارے ارے میری لڑاکا طیارہ رو تو نہیں پلیز یار ورنہ میں کبھی خود کو معاف نہیں کر پاوں گا کہ میں نے پہلی رات اپنی اتنی خوبصورت بیوی کو رلا دیا "بلال نے نرمی سے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اسکی گال پر بہہ جانے والے آنسوں کو چنا۔۔

اچھا یہ بتاو منہ دکھائی آئی فون پر چاہیے یا نوکیا 3310 پر؟ "اسکی بات پر اجالہ" نے نا سمجھی سے دیکھا "میرا مطلب ہے ابھی دوں یا جب تمہارے منہ دھونے کے بعد جب آئی فون کے ڈبے سے نوکیا 3310 نکلے گا "بلال کی بات سمجھتے ہوئے اسنے ایک مکا اسکی بازو پر جڑدیا۔۔ بلال نے زور سے قہقہا لگایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میرا لڑاکا طیارہ تم ایسے ہی اچھی لگتی ہو لڑتی منہ پھلاتی بس رویا نہ کرو۔۔ اور ہاں آئندہ ہتھ زرا ہولا رکھنا "بلال نے اسکی کمر میں بازو حائل کرتے کہا اور پھر اسکے ابھی مارے گئے مکے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔۔

اسکے ماتھے پہ بوسہ دے کر محبت پاش نظروں سے اسکے سجے سنورے روپ کو دیکھنے لگا جو اب اسکی نظروں سے مسلسل کنفیوز ہوئ جا رہی تھی۔۔۔ "آو شکرانے کے نفل ادا کر لیں "بلال کہہ کر وضو کرنے چلا گیا تو اجالہ نے گہرا سانس بھرا ورنہ شوہر نامدار کی نظروں کی وجہ سے دھڑکنیں تو ابھی بھی کچھ ایکسٹرا سپیڈ میں چل رہی تھیں۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

—

حسن کو یونی کیلیے نکلے آدھ گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔ شہریار آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا دروازے تک گیا اور جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ایلی کو بوکے تھامے کھڑا پایا "ہائے شیری کیسے ہو؟ سوری بغیر انفارم کیے آگئ "الزبیتھ نے مسکرا کر بوکے اسے تھمایا "اٹس اوکے ایلی۔۔ اندر آو "شہریار اسے لیے اندر آگیا اور ایک طرف پڑے صوفے کی طرف اشارہ کیا بوکے ٹیبل پر رکھے وہ خود بھی اسکے مقابل صوفے پر بیٹھ گیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تمہاری طبیعت کا پتا چلا تو میں فورا آگئ۔۔ اب کیسا فیل کر رہے ہو؟ "ایلیزبیتھ" چہرے پر مسکراہٹ سجائے پوچھنے لگی "کافی بہتر ہوں حسن میرا بہت خیال رکھتا ہے اگر وہ نہیں ہوتا تو میں اب تک بستر پہ پڑا ہوتا "شہریار نے خلوص دل سے کہا

ڈیٹس گڈ "ایلی نے اردگرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا "تم بتاو کیا لو گی کافی یا کچھ اور؟ "شہریار نے صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھا تو ایلی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا ارے نہیں رہنے دو شیری میں صرف تمہاری خیریت پوچھنے آئ تھی-- اچھا یہ بتاو" تم نے ناشتہ کیا؟ "ایلی نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر واپس بٹھایا "نہیں ابھی نہیں کیا کچھ دیر میں کروں گا "شیریار نے بتایا

یہ کیا بات ہوئ تمہیں پھر میڈیسنز بھی تو لینی ہونگی ناں "ایلی کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئ "میں تمہارے لیے ناشتہ تیار کرتی ہوں اور وہ تمہیں کھانا ہوگا "ایلیزبیتھ کے کہنے پر وہ نا نا کرتا رہ گیا لیکن ایلی فورا کچن میں گھس گئ اور کچھ ہی دیر میں وہ دو فرنچ ٹوسٹ، ایک فرائ انڈہ اور ایک گلاس فریش جوس ٹرے میں سجائے شہریار کے سامنے رکھے تو وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

یہ--- یہ سب تم نے بنایا ہے؟ "شہریار نے پوچھا "ہاں کیوں؟ "ایلی واپس اپنی جگہ پر بیٹھتی ہوئی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی "تم بنا لیتی ہو؟ "شہریار اب بھی حیران تھا "اب ایسے تو مت کہو-- کیا ہوا اگر میں کسی بلینیئر کی بیٹی ہوں اور میرے گھر سینکڑوں ملازم ہیں تو--- میں یہ سب شوق سے کرتی ہوں-- شاید تم نہیں جانتے کہ مجھے ککنگ اور بیکنگ کا کتنا شوق ہے "شہریار سمجھ کر ناشتہ کھانے لگا اس دوران وہ اس سے ہلکی پھلکی گفتگو کرتی رہی--

تھوڑا سا ہی کھانے کے بعد وہ ہاتھ روک گیا تھا "ارے پورا کرو ناں "ایلی نے اسے دیکھ کر کہا "اونہوں بس نہیں کھایا جا رہا یار "شہریار نے منہ بنایا "اچھا چھوڑو یہ جوس پی لو پلیز پھر میڈیسنز بھی لینی ہیں "الیزبیتھ نے جوس کا گلاس اسکے ہاتھ میں تھمایا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ مظلوم سی صورت بنا کر گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔۔ اس کے بعد وہ دوا لے کر ایلی کے ساتھ ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گیا "ایلی مجھے اچانک بہت نیند آرہی ہے میں تمہیں نہیں کہتا بٹ پتا نہیں کیوں اچانک ذہن بوجھل ہو رہا ہے "اچانک شہریار کی آنکھیں بند ہونے لگی اور دماغ سن ہوتا جا رہا تھا "او کے تم ریسٹ کرو میں چلتی ہوں "الیزبیتھ اپنا پرس کہنی پہ لٹکائے دروازے کی طرف بڑھنے لگی

شہریار اسے سی آف کرنے کیلیے اٹھا تو پہلے ہی قدم پر زور سے چکر آیا اور وہ لڑکھڑا گیا۔۔ خود کو گرنے سے بچانے کیلیے اس نے کوئی سہارا لینا چاہا تو ہاتھ خود بخود ایلی کے کندھے پر جا پڑا۔۔ آنکھوں کے سامنے اتنی دھند تھی کہ وہ صحیح سے کچھ دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ایک اور چکر آیا اور اس بار وہ خود کو سنبھال نہیں پایا تھا اور منہ کے بل گرنے لگا ایلی کے سامنے کھڑے ہونے کی وجہ سے وہ بھی پیچھے صوفے پر جا گری اور شہریار کا وجود بھی اس پر گرا۔۔ شہریار ہوش سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔ ایلی اسے پرے دھکیل کر اٹھی اور اپنا پرس اٹھائے اسے کمینی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتی کمرے سے نکل گئ۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

تھوڑا سا ہی کھانے کے بعد وہ ہاتھ روک گیا تھا "ارے پورا کرو ناں "ایلی نے اسے دیکھ کر کہا "اونہوں بس نہیں کھایا جا رہا یار "شہریار نے منہ بنایا "اچھا چھوڑو یہ جوس

پی لو پلیز پھر میڈیسنز بھی لینی ہیں "الیزبیتھ نے جوس کا گلاس اسکے ہاتھ میں تھمایا

وہ مظلوم سی صورت بنا کر گھونٹ گھونٹ بنا کر پینے لگا۔۔۔ اس کے بعد وہ دوا لے کر ایلی کے ساتھ ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گیا "ایلی مجھے اچانک بہت نیند آرہی ہے میں تمہیں نہیں کہتا بٹ پتا نہیں کیوں اچانک ذہن بوجھل ہو رہا ہے "اچانک شہریار کی آنکھیں بند ہونے لگی اور دماغ سن ہوتا جا رہا تھا "او کے تم ریسٹ کرو میں چلتی ہوں "الیزبیتھ اپنا پرس کہنی پہ لٹکائے دروازے کی طرف بڑھنے لگی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

شہریار اسے سی آف کرنے کیلیے اٹھا تو پہلے ہی قدم پر زور سے چکر آیا اور وہ لڑکھڑا گیا۔۔ خود کو گرنے سے بچانے کیلیے اس نے کوئی سہارا لینا چاہا تو ہاتھ خود بخود ایلی

کے کندھے پر جا پڑا۔۔ آنکھوں کے سامنے اتنی دھند تھی کہ وہ صحیح سے کچھ دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

ایک اور چکر آیا اور اس بار وہ جود کو سنبھال نہیں پایا تھا اور منہ کے بل گرنے لگا ایلی کے سامنے کھڑے ہونے کی وجہ سے وہ بھی پیچھے صوفے پر جا گری اور شہریار کا وجود بھی اس پر گرا۔۔۔ شہریار ہوش سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔ ایلی اسے پرے دھکیل کر اٹھی اور اپنا پرس اٹھائے اسے کمینی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتی کمرے سے نکل گئ۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

لاونج کے صوفے پر بلیک ڈنر سوٹ اور بلیک چمکتے بوٹ پہنے بال پیچھے کی طرف سیٹ کیے ہلکی داڑھی میں نک سک سا تیار مصطفی موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے میں

مصروف تھا جب سیڑھیوں پر کسی کی چاپ سنائی دی--- اپنی بلیک ساڑھی کی فال درست کرتی جس کے پلو پہ سفید نگ جڑے تھے-- سیاہ لمبی زلفوں کو آخر سے کرلز ڈالے پیروں میں چھوٹی سی بلوک ہیل والے سینڈلز پہنے کانوں میں وائٹ پرلز والے ٹاپس اورگلے میں ویسا ہی نیکلس پہنے ہلکے میک اپ میں بھی وہ آج ویسے ہی مصطفی کے دل میں اتری تھی جیسے دلہن بن کر وہ اسے دیوانہ بناگئ تھی---

ماشاءاللہ "مصطفی نے دل میں اسکی نظر اتاری"

چلیں؟ "مصطفی کے قریب آکر وہ کہنے لگی تو مصطفی اپنا موبائل جیب میں ڈالتا" اٹھ کر اسکے پاس آیا "چلاکو ماسی تم چاہتی ہی نہیں ہو ہم کہیں جائیں "مسکراکر محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ کر کہنے لگا تو وہ حیران ہوئ "ہیں-- میں نے کیا کیا ہے؟ "ماہا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا بغیر ہیلز کے وہ با مشکل اسکے کندھے تک آتی تھی

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ میرا چاند۔۔ خوبصورت، آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون دینے والا چاند۔۔ امی ابو نے میرے لیے تمہارا انتخاب کرکے میری زندگی بہت خوبصورت کردی ہے میں سنتا تھا کہ شادی کے بعد عورت سے ہی مرد کے دل کو سکون اور راحت ملتی ہے چاہے وہ کتنا ہی تھکا ہوا گھر آئے دروازے میں اسکی منتظر کھڑی عورت کو دیکھتے ہی وہ ساری تھکن بھول جاتا ہے۔۔ اور اب جب میں گھر آکر تمہیں دیکھتا ہوں ناں تو لگتا ہے سب سچ کہتے تھے "مصطفی نے کہہ کر محبت اور نرمی سے اسکے ماتھے پر بوسہ لیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

یو آر موسٹ بیوٹیفل وومن انسائیڈ آوٹ۔۔۔ آئی لو یو۔۔ اینڈ آلویز ول "ماہا کی آنکھوں میں نمی ابھرنے لگی تو مصطفی نے نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔

اپنے محرم کے سینے پر سر رکھے ماہا کو لگا جیسے یہ الفاظ اس کیلیے آب حیات ثابت ہونے والے تھے--- مصطفی نے زور سے اسے خود میں بھینچا--

اسی پل مصطفی کا فون رنگ ہوا "لو اس کمینے کو آج بھی چین نہیں ہے--- اجالہ سے کہنا کہ اسے قابو کرے-- مجھے دو گھڑی میری بیوی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا سوکن کہیں کا" مصطفی نے فون پر بلال کا نمبر دیکھا تو چڑ کر کہنے لگا

اچھا چلیں اب دیر ہو رہی ہے "ماہا نے ہنس کر اسکی بازو میں ہاتھ ڈالا اور وہ" دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی نے پہلے اسکی طرف کا دروازہ کھول کر بٹھایا پھر آکر ڈرائیگ سیٹ سنبھالی

ویسے تم پر ابھی سے اتنا روپ آیا ہے اگلے کچھ ماہ میں تو میرے لیے مشکل کھڑی"

ہونے والی ہے "مصطفی نے مسکرا کر اسکے بھرے بھرے وجود کو دیکھا تو ماہا کی گالوں پر تیزی سے حیا کی لالی آئ اور وہ نظریں چرا گئ۔۔۔

وہ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے اسی صوفے پر شرٹ سے بے نیاز بے سدھ پڑا تھا۔۔ دروازہ کتنی دیر سے بج رہا تھا ڈورم بلاک سے سب لوگ اکٹھے ہو چکے تھے دروازہ اب دھڑ دھڑ کی آواز سے بجنے لگا جیسے کوئ پیٹ رہا ہو شہریار کو ہوش آیا تو اسے صرف شور سنائ دینے لگا لیکن وہ ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے آنکھیں ابھی بھی بوجھل تھیں۔۔ خالی دماغ سے وہ کچھ سوچنے سمجھنے کی کوشش کرنے لگا اور کچھ لمحوں بعد وہ پوری جان لگاتا اٹھ بیٹھا اور زور سے آنکھیں مسلیں۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اسی وقت دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا اور چار پانچ لوگ اندر داخل ہوئے "مسٹر شہریار عابد۔۔ یو آر انڈر اریسٹ "شہریار غائب دماغی سے اندر داخل ہونے والے اشخاص کی شکلیں دیکھتا رہا۔۔ سمجھ آنے پر وہ بوکھلا کر کھڑا ہوا اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں اریسٹ وارنٹ کو دیکھنے لگا جو وہ اسکے سامنے لہرا رہے تھے۔۔ اچانک اپنے حلیے کا خیال آیا اور پھر نظر بے اختیار ساتھ پڑی چھوٹی سی ٹیبل پر جا پڑی جہاں دو شراب کی خالی بوتلیں پڑی تھیں

اسے لگا کہ وہ اب اگلا سانس نہیں لے پائے گا "اریسٹ ہم "ایک افسر نے پیچھے "کھڑے اہلکار کو حکم دیا تو وہ ہتھکڑی لیے آگے آیا "نہیں میں نے کچھ نہیں کیا حلق سے گھٹی گھٹی آواز آئ پولیس والے نے اس کے دونوں ہاتھ ہتھکڑی میں جکڑے تو وہ مزاہمت کرنے لگا

Visit website For More Novels www.urdunovelbank.com

چھوڑو مجھے۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا کیوں آئے ہو یہاں "شہریار نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا "مسٹر شہریار آپ اتنی جلدی بھول گئے۔۔ اوہ ہاں دو بوتلیں پینے کے بعد ویسے اپنا آپ بھی یاد نہیں رہتا۔۔ پر فکر نہ کریں ہم آپکو یاد کرانے ہی تو آئے ہیں "پولیس افسر مزاحقہ خیز انداز میں کہہ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتا باہر نکل گیا

ایک نے کمرے میں پڑا سامان اکٹھا کرنا شروع کیا اور باقی اسے ساتھ گھسیٹتے باہر لے جانے لگے جو مسلسل مزاہمت کر رہا تھا۔۔۔ دھکیل کر اسے گاڑی میں ڈالا شہریار کے ہتھکڑی میں جکڑے ہاتھ کپکپانے لگے آنکھوں سے آنسو بھل بھل بہے جا رہے تھے۔۔۔ ابھی طبیعت اچھی طرح ٹھیک ہوئی نہیں تھی کچھ پچھتاوے گلے پڑنے لگے تھے کہ اب یہ ہو گیا تھا۔۔ وہ سر جھکائے خاموشی سے انسو بہاتا اپنے آخری سہارے اپنے رب کو پکارنے لگا۔۔

ولیمے کا فنکشن اپنے عروج پر تھا دونوں طرف بس خوشیاں اور رونقیں سجی تھیں۔۔
دلہا دلہن کے تو ٹھاٹ ہی الگ تھے وہ دونوں ہی آج ہر نظر کا محور تھے

بلال ہلکے گرے کلر کے تھری پیس سوٹ کے ساتھ اپنی دلہن کے جوڑے سے میچنگ کاسنی رنگ کی ٹائی لگائے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سجائے کتنی لڑکیوں کو آہ بھرنے پر مجبور کر گیا تھا جبکہ وہ جسکی نظر اپنے پہلو میں بیٹھی اسکی شریک حیات سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی جو کاسنی رنگ کی زمین کو چھوتی کامدار میکسی کے ساتھ ہم رنگ بھاری کام والا دوپٹہ سر پر ٹکائے پیروں میں ہائی ہیلز پہنے ڈارک میک اپ کے ساتھ حیا کی لالی چہرے پر سجائے ملک بلال کو آزما رہی تھی

سٹیج کے تھوڑے فاصلے پر احمد کھڑا تھا جو تیوری چڑھائے سامنے سے تیز تیز آتی پلوشہ کو دیکھ رہا تھا "او میری تیز گام-- کیا کروں میں تمہارا "احمد نے آگے بڑھ کر جلدی سے اسکا بازو پکڑ کر روکا "کتنی دفعہ کہا ہے آرام سے چلا کرو خدانخواستہ کوئ اونچ نیچ ہوگئ تو "احمد نے خفگی سے اسے دیکھا جو بھرے بھرے وجود پر اپنے شوہر کے ڈنر سوٹ کے ہم رنگ لائٹ براون بنارسی ساڑھی پہنے بالوں کے جوڑے پر موتیے کے گجرے سجائے دو شریر لٹیں چہرے پر ڈالے سلیقے سے کیے میک اپ میں بے حد حسین لگ رہی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سوری احمد میں کیا کروں مجھے ہمیشہ سے تیز تیز چلنے کی عادت ہے "معصومیت" سے صفائ پیش کی گئ تو احمد نے بے ساختہ ہاتھ بڑھا کر ایک لٹ کو ذرا سا پیچھے کھسکایا اور کتنے لمحے اسے دیکھتا گیا "احمد "پلوشہ نے اسے متوجہ کیا تو اسکا سحر ٹوٹا

آئندہ دھیان رکھنا ورنہ ہر جگہ میں تمہیں اٹھا کر لے جایا کروں گا "احمد نے کہہ کر اسکا ہاتھ پکڑا اور سٹیج کی طرف بڑھا۔۔

ائیں بھائی بھابھی جلدی سے میری سلامی نکالیں شاباش۔۔۔ اور میری منہ مانگی ہونی چاہیے "ان دونوں کو آتے دیکھ کر بلال نے شرارت سے کہا "ہاں ہاں دیتا ہوں تجھے تیری منہ مانگی سلامی۔۔ تو گھر تو چل "احمد نے اسکا کان کھینچا "نہیں نہیں پھر تو میں نہیں جا رہا گھر شادی کے دنوں میں اپنی مرمت نہیں کروا سکتا میں "بلال نے ہاتھ اٹھائے تو تینوں قہقہہ لگا گئے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اسی وقت احمد نے سامنے کھڑے مصطفی کو آواز لگائ اور سٹیج پر آنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی ماہا کا ہاتھ تھامے سٹیج پر آیا ماہا اور پلوشہ کو انھوں نے دلہا دلہن کے دائیں بائیں کرسیوں پر بٹھایا اور خود ان کی کرسیوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے

آو باس۔۔ ویسے آپ سے تو سلامی کی امید نہیں لگانی چاہیے آپ تنخواہ بھی ترسا" ترسا کر دیتے ہیں "بلال نے مصطفی کو کہا تو وہ گھور کر کہنے لگا "بیٹا جی اب آپ کی شادی ہوئ ہے ناں تو اب پتا چلے گا کہ جو ترس ترس کر ملتی تھی وہی ٹھیک تھی۔۔ اب تو سب ادھر جائے گا "مصطفی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہمدردانہ انداز میں کہا اور آخری اشارہ اجالہ کی طرف کیا سب نے پہلے چہرے پر ہمدردانہ تاثرات سجائے پھر بلال کی شکل دیکھ کر ہنس پڑے۔۔ اسی پل فوٹوگرافر نے یہ زندگی سے بھرپور لمحہ جس میں صرف خلوص اور محبت سے گوندھے گئے رشتے اور دوستیاں تھیں، اپنے کیمرے میں قید کیے۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

—

ملاقاتی خانے میں وہ دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھے تھے درمیان میں شیشے کی دیوار تھی اور ان دونوں کے سامنے ریسیورز پڑے تھے۔۔ شہریار سر جھکائے ہتھکڑی میں بندھے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

حسن بھی شیشے کے پار شہریار کو انتہائی فکرمند اور بے بس نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے جتنی کوششیں اور بھاگ دوڑ وہ اپنے دوست کیلیے کر سکتا تھا اس نے کی لیکن سب بے سود۔۔

اس پرائے ملک میں کوئی ایسا جاننے والا ہی نہ تھا کہ ان کو اس مصیبت سے نکال سکتا اور نہ اتنا پیسہ تھا کہ وہ کوئی اچھا وکیل ہی ہائر کر لیتا کیونکہ الظامات بڑے گہرے تھے جن کو جھوٹ ثابت کرنے کیلیے ایک قابل اور اثرو رسوخ والے وکیل کی ضرورت تھی

ایلزبیتھ کے والد نے شہریار عابد پر اپنی بیٹی کی ہراسمنٹ کا کیس کر ڈالا تھا۔۔ نیو یارک کے جانے مانے بزنس مین اور انتہائی اثر و رسوخ رکھنے والے کے آگے شہریار عابد کو کون اہمیت دیتا تھا بلکہ جہاں جہاں یہ خبر پہنچی نیو یارک کا ہر شہری اسے سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتا۔۔۔ بلکہ ساتھ یہ بھی کہہ دیتا کہ "ہی مسٹ بی آ ٹیریرسٹ"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دونوں کے پاس اب سوائے اللہ کو پکارنے کے کچھ نہ تھا۔۔ حسن نے دیکھا شہریار بے آواز رو رہا تھا۔۔ اس کے دل کو کچھ ہوا لاکھ برائ صحیح لیکن انہوں نے بہت وقت ساتھ گزارا تھا اور وقت کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے درمیان دوستی گہری ہوتی چلی جا رہی تھی حسن کیلیے یہ دیکھنا بہت مشکل تھا

میں نے کیا غلط کیا حسن؟ یہ کس گناہ کی سزا ہے؟ میں نے کبھی نہیں سوچا" تھا یہ سب ہوگا میرے ساتھ۔۔ "شہریار کی بھیگی آواز ریسیور میں ابھری جسے حسن غور سے سن رہا تھا "مانتا ہوں پہلے میں غلط تھا لیکن تو تو جانتا ہے میں اس سب سے ہٹ گیا تھا اسکے بعد میری نیت صاف تھی پھر بھی۔۔؟ "حسن خاموشی سے سنتا رہا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

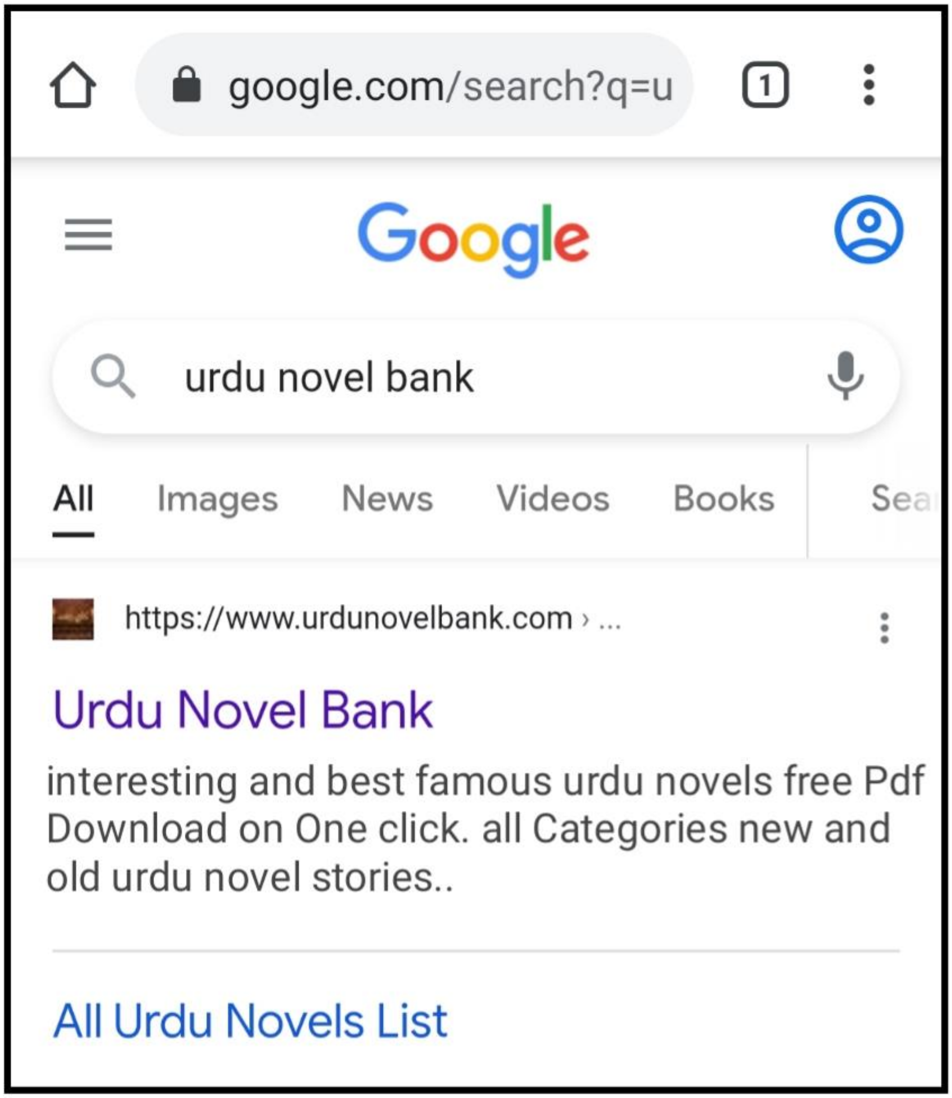

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

ایک بات کہوں شیری اگر تجھے برا نہ لگے؟ "حسن نے دھیمی آواز میں پوچھا تو پہلے تو شہریار چونکا پھر آہستہ سے سر ہلا دیا "ایک ماہ پہلے ایک رات میں نے تجھے تیرے والد سے بات کرتے سنا تھا۔۔ اور اس دن میں بہت ڈر گیا تھا مجھے ہر پل تیری فکر رہتی تھی۔۔ کیونکہ میں نے پڑھا تھا کہ ماں باپ کو ناراض کرنے والے "کیلیے اللہ قیامت کا انتظار نہیں کرتے۔۔۔ تجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا شیری۔۔ حسن اس کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا

تو نے قرآن پڑھا ہے ناں جس میں والدین کے آگے اف تک کرنا بھی گناہ قرار دیا" گیا ہے۔۔ جس میں والدین کی ناراضگی پر اولاد کو جہنم کی وعید سنائ گئ ہے۔۔ جس میں کہا گیا ہے کہ والدین کا نافرمان چاہے وہ کتنا ہی نمازی اور حاجی ہو اسکی کوئ عبادت قبول نہیں ہے۔۔ اللہ بھی اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا جب تک

والدین میں سے کوئی ایک بھی ناراض ہو۔۔۔ تو اس قرآن کو پڑھنے والا اتنی عقل سمجھ رکھنے والا کیسے یہ کر سکتا ہے؟"

شہریار عابد کو محسوس ہوا جیسے کسی نے چابک سے بڑا گہرا وار کیا ہو وہ یک ٹک حسن کو دیکھے گیا آنکھوں کا پانی یک دم خشک ہو گیا تھا۔۔ "پیسہ اہم نہیں ہوتا شیری فیملی اہم ہوتی ہے پیسے کے بغیر زندگی ہے لیکن اپنوں کے بغیر کچھ بھی نہیں۔۔ تمہیں جو بھی کرنا تھا وہ آرام سے بھی ہو سکتا تھا لیکن اس رات صرف چند ٹکے کمانے کی خاطر تم نے جو الفاظ اپنے والد کو کہے تھے اور جس طرح انکی محبت اور پرورش پر سوال اٹھائے تھے وہ میرے لیے نا قابل برداشت تھے تو سوچ انکل پر کیا گزری ہوگی "اور یہ کہنے اور سننے والے دونوں نہیں جانتے تھے کہ جس پر گزری تھی وہ اسی وقت دنیا سے گزر گیا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

جس نے اپنی اولاد کی خاطر لوگوں کا مقابلہ کیا تھا لوگوں کے ہر سوال کا جواب دیا تھا وہ اپنی اولاد سے ہار گیا تھا وہ ان سوالوں سے ہار گیا تھا جو بڑی بے دردی سے اسکی اولاد نے اسکی محبت اور پرورش پر اٹھائے تھے

"ابھی بھی وقت ہے شیری توبہ کر لے اور میں کوشش کرتا ہوں کسی طرح تیرے گھر والوں سے رابطہ ہو جائے کیونکہ یہ تیرے لیے بہت ضروری ہے "حسن کہہ کر اسے تسلی دیتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔ اسی وقت پولیس والا شہریار کو دوبارہ سیل میں گھسیٹ کر لے گیا اور اسے اندر بٹھا کر سیل کو تالا لگاتا چلا گیا۔۔ شہریار ایک کونے میں دیوار کے پاس جامد بیٹھا تھا۔۔ کچھ دیر میں سیل میں اسکی سسکیاں گونجنے لگیں اور پھر وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ جانتا تھا اب اسکے گھر رابطہ نہیں ہوگا ہر کشتی وہ خود جلا چکا تھا ہر راستہ اسنے خود بند کر ڈالا تھا اور یہاں تو کوئی تھا ہی نہیں جو وہاں تک خبر پہنچاتا کہ شہریار عابد کس حال میں ہے--- شہریار نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ کسی کو مدد کا نہیں کہے گا وہ سزا کا حقدار ہے اور وہ سزا پوری کرے گا جتنی اللہ نے اس کیلیے لکھی ہے--

اللہ نے ہمیں ماں باپ سے سوال کرنے کا حق نہیں دیا چاہے وہ دنیا ہماری جھولی میں بھر دیں یا ہمیں دو وقت کی روٹی بھی نہ دے سکیں-- یہ حق تو صرف اللہ کو حاصل ہے کہ وہ ماں باپ سے سوال کرے کہ تم نے اپنی اولاد کیلیے کیا کیا ہے-- لیکن جس دن اولاد ماں باپ کی قربانیوں کی لسٹ مانگ لیتی ہے یہ کہہ کر کہ آپ نے ہمارے لیے کیا کیا ہے اور جب بیٹے باپ سے زیادہ کمانے لگیں یا شادی شدہ ہو جائیں تو انہیں بوریا بستر لپیٹنے کو کہہ دیں کہ اب ہم آپکا بوجھ نہیں اٹھا سکتے اور جب بیٹیاں ماں باپ کے سامنے زبان کھولنے لگیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اسی دن سے اولاد کی سزا کا آغاز ہو جاتا ہے اللہ کی بے آواز لاٹھی حرکت میں آجاتی ہے اور پھر اللہ قیامت کا انتظار نہیں کرتا--- ماں باپ کی آنکھوں کا پانی خشک ہونے سے پہلے انکے دل کا درد شروع ہونے سے پہلے ہی بد قسمت اولاد کی سزا شروع ہو جاتی ہے مصائب اور پریشانیوں پر وہ سمجھتا ہے کہ ستارے گردش میں ہیں یا کسی نے جادو ٹونے کر ڈالیں ہیں-- سینکڑوں پیروں فقیروں کے چکر کاٹتا ہے لیکن مصیبت نہیں ٹلتی

کیوں؟ کیونکہ وہ وہاں نہیں لوٹتا جہاں لوٹنا چاہیے پیر فقیروں کی بجائے ان قدموں میں نہیں بیٹھتا جہاں بیٹھ کر ہی ہر مصیبت ٹل جاتی ہے--- ماں باپ کے قدم ہی تو اصل رحمت اور برکت ہیں-- گھر میں گونجتی ماں باپ کے قدموں کی چاپ ہی تو دل کا سکون ہے-- پھر کیوں انھی قدموں کو بد قسمت اولاد اپنے گھر سے

بے گھر کر دیتی ہے-- کیوں ان قدموں میں لگے زخم اور ان قدموں میں اٹی در در کی مٹی نہیں دیکھتی جو باپ اسی اولاد کی پرورش کی خاطر ساری عمر چھانتا ہے--

کیوں ماں کے قدموں میں پڑے چھالے نہیں دیکھتی جو اولاد کے پیچھے وہ ساری زندگی کھڑی رہ کر پڑوا لیتی ہے کہ اسکی اولاد پر کوئی انگلی بھی نہ اٹھائے اسکی اولاد کو کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے

زرہ کبھی ان چھالوں اور زخموں پر مرحم رکھنا کبھی ان قدموں کی مٹی کو جھاڑنا کبھی ان قدموں میں بیٹھ کر اس درد کو سہنا جو وہ قدم روز سہتے ہیں تب اندازہ ہوگا کہ ماں باپ سے جس دن انکی قربانیوں کی لسٹ مانگ لی جائے اس دن یہ مضبوط قدم بھی لڑکھڑا جاتے ہیں اور پھر کبھی سیدھے کھڑے نہیں ہو پاتے اور یہیں سے اولاد کی سزا شروع ہو جاتی ہے---

Visit website For More Novels www.urdunovelbank.com

شادی کے تین دن بعد ہی بلال اور اجالہ دبئ چلے گئے تھے تاکہ انہیں دو ہفتے دعوتوں پر نہ ضائع کرنے پڑیں۔۔ بلال نے صاف کہہ دیا کہ دعوتیں بے شک بعد میں رکھ لینا میں اپنی ٹیکٹس کرا چکا ہوں اسلیے سب کو ماننی پڑی۔۔ احمد اور پلوشہ بھی واپس چلے گئے تھے

ایک ہفتے بعد فاخرہ بیگم نے بھی واپسی کا سامان باندھا تو نور اور حارث نے بھی ان کے ساتھ لاہور جانے کی ضد کی اور جیسے ہی فرح کو پتا چلا تو اس نے اپنے چاچو چاچی اور ماہا مصطفی کو بھی لاہور آنے پر اصرار کیا۔۔ مصطفی تو اپنی مصروفیت کی وجہ سے نہیں جا پایا بلال کی غیر موجودگی میں سارا کام اسے ہی سنبھالنا تھا اور کم بخت میٹنگز، کانفرنسز اور فارن ڈیلیگیٹس بھی اسی ہفتے آنے تھے مصطفی بری طرح پھنس گیا تھا

ماہا اپنے میکے والوں کے ساتھ لاہور آئی ہوئی تھی۔۔۔ نور اور حارث کے آنے سے فرح کے گھر بھی رونق سی لگ گئی تھی دونوں اپنے بھتیجے بھتیجیوں کے ساتھ بچے بنے ہوتے تھے اس طرح بچوں کے ہنگامے اور شرارتوں میں فاخرہ بیگم کا بھی دل لگا رہتا تھا

اب رات کے دس بجے تھے اور ڈنر کے بعد سارے بچے لان میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔ فرح اور ماہا بھی وہاں ایک طرف بیٹھی چائے کے ساتھ ساتھ انکے میچ سے بھی لطف اندوز ہو رہی تھیں جبھی ماہا کا فون رنگ ہوا "لو جی آگیا آپ کے ساجن جی کا فون تمہاری بے چین روح کو آرام آگیا ہوگا "فرح نے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی فرح کب سے اسکی بار بار موبائل کی طرف اٹھتی نظریں نوٹ کر چکی تھی

ماہا چائے کا کپ رکھتی موبائل اٹھاتی اندر کی جانب بڑھ گئ لاونج سے گزرتی ہوئ سیڑھیاں پھلانگتی اوپر کمرے میں آئ جو فرح نے اسکے اور نور کیلیے مختص کیا تھا

السلام علیکم "موبائل اٹینڈ کر کے دروازہ اپنے پیچھے بند کرتی بیڈ کے کونے پر ٹک "گئ "وعلیکم السلام۔ طبیعت کیسی ہے؟

مصطفی ٹائ کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے صوفے پر نیم دراز ہوا "میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ بتائیں اتنے ڈاون کیوں لگ رہے ہیں؟ "مصطفی کی آواز سے ہی وہ اسکی حالت کا اندازہ لگا چکی تھی آخر بیوی تھی کیسے نہ پتا چلتا "ہم بزڈن بہت ہے آجکل اور میں ہوں بھی اکیلا۔۔ آج بھی 10 بج گئے واپس آتے "مصطفی نے تھکے تھکے انداز میں بتایا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بوٹ اتار کر پیر سامنے ٹیبل پہ دراز کیے اور صوفے کی پشت سے سر ٹکاتا آنکھیں موند گیا۔۔ "چندہ اب واپس آجاو ناں "مصطفی نے آنکھیں موندے جذب سے کہا تو ماہا مسکرا دی دل نے الگ شور مچایا۔۔ "وہ مصطفی ابھی دو تین دن اور رکوں گی اصل میں دو دن بعد میرب کی سالگرہ ہے اور فرح آپی نے فنکشن رکھا ہے اس لیے ہمیں بھی روک لیا "ماہا نے بتایا تو مصطفی کی آنکھیں پٹ سے کھلیں

کیا مطلب ہے؟ مطلب تم سنڈے کو واپس نہیں آرہی ہو؟ "مصطفی نے" جلدی سے پوچھا "نہیں منگل کو فنکشن اٹینڈ کر کے ہم سب بدھ کو آجائیں گے۔۔ اب فرح آپی نے اور بچوں نے اتنے پیار سے روکا ہے تو اچھا نہیں لگتا کہ ہم نہ رکیں "ماہا نے آرام سے بتایا لیکن وہ نہیں جانتی تھی دوسری طرف بیٹھے مصطفی کی رگیں تن گئ ہیں

ہمم آلرائٹ تو تمہیں فرح آپی اور انکے بچوں کا پیار نظر آرہا ہے لیکن ایک بار بھی" اپنے شوہر کی پرواہ نہیں ہوئی کہ وہ اکیلا ہے کیسے رہ رہا ہوگا کیسے کھاتا پیتا ہوگا۔۔ دو دن سے امی ابو بھی گھر پر نہیں ہیں اور تمہارے منہ سے ایک دفعہ نہیں نکلا کہ "میں واپس آجاتی ہوں آپ اکیلے ہونگے

مصطفی تو آج شاید کچھ زیادہ ہی تھکا ہوا تھا دو دن پہلے ہی اس نے ماہا کو بتایا تھا کہ امی ابو شہر سے باہر کسی کی فوتگی پر جا رہے ہیں اور اسے لگا تھا کہ شاید یہ سن کر ماہا واپس آنے کی تیاری باندھے لیکن وہ تو مزید 3 دن رکنے کے ارادے کیے بیٹھی تھی جس نے مصطفی کا دماغ ہی گھما دیا تھا

تمہیں اندازہ بھی ہے کتنی ہیکٹک روٹین ہے آجکل میری 10 10 بجے تک گھر" آتا ہوں اور گھر سنسان پڑا ہوتا ہے اس وقت صرف دروازے پر چچا ملتے ہیں آنٹی

بھی اپنے گھر جا چکی ہوتی ہیں۔۔ صبح کا زلیل ہو کر گھر آتا ہوں اور ایک وقت کی تازہ روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔۔ پھر بھی میں نے تم سے شکایت نہیں کی کہ چلو سنڈے کو واپس آجائیں گے سب لیکن نہیں تمہارے تو کوئ پلین ہی نہیں ہے۔۔ ٹھیک ہے کوئ بات نہیں تم برتھڈے پارٹیز انجوائے کرو میرا کیا ہے میں مزید دو دن بھوکا سو جاوں گا سنڈے کو ویسے امی واپس آجائیں گی "مصطفی تو پھٹ ہی پڑا تھا ماہا ششدر سی اسے سنتی گئ

مصطفی اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہیں مجھے لگا تھا راشدہ آنٹی ہیں تو وہ کھانے کا" انتظام کر دیتی ہونگی اور میں کونسا ہر وقت آتی ہوں پہلی دفعہ تو اتنے دن کہیں رکی ہوں "ماہا نے کام والی آنٹی کا ذکر کیا اور پھر خفگی سے کہا جس پر مصطفی اچھا خاصہ تلملا گیا "ہاں ٹھیک ہے بالکل صحیح کہہ رہی ہو میں تو تمہیں کہیں جانے ہی نہیں دیتا دو تین دن تو میکے میں میں لگا کے آتا ہوں۔۔ ٹھیک ہے تم رہو وہیں

تمہیں میری پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے کھانا ملے نہ ملے میں سکون کی نیند سووں نہ سووں یو ڈونٹ نیڈ ٹو وری "مصطفی کی آواز آہستہ آہستہ اونچی ہوتی جا رہی تھی اور ماہا تو اسکا یہ روپ دیکھ کر ڈر گئ تھی

اسے پھولوں کی طرح رکھنے والا آج اتنی سی بات پر اس سے کس لہجے میں بات کر رہا تھا لیکن مصطفی نے بھی ایک ہفتہ دوری برداشت کی تھی اور اس قدر کوتاہی وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی کو اسکے آرام اور کھانے کی بھی پرواہ نہ ہو ماہا کو بھی احساس ہو رہا تھا کہ اس نے ایک دفعہ نہیں پوچھا تھا کہ آپ کو روٹی تو وقت پر مل رہی ہے یا نہیں لیکن اس وقت احساس ندامت سے زیادہ بے انتہا محبت کرنے والے شوہر کا غصہ رلا گیا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میرا وہ مطلب نہیں تھا مصطفی۔۔ اگر آپ کو میرا کہیں جانا برا لگتا ہے تو اب" کہیں نہیں جاوں گی اور میں کل ہی حارث کے ساتھ واپس آجاوں گی "ماہا سوں سوں کرتی کہنے لگی مصطفی اس کے رونے پر کچھ ڈھیلا پڑا۔۔ ماہا کا رونہ مسلسل جاری تھا جو اب مصطفی کی برداشت سے باہر تھا ایک تو پہلے ہی اسکی حالت ایسی تھی کہ وہ زرہ زرہ سی بات پر عجیب ہونے لگتی تھی اوپر سے مصطفی کے غصے نے سونے پے سوہاگا کر ڈالا تھا آہستہ آہستہ اسکے رونے میں شدت آنے لگی

ماہی پلیز۔۔۔ اچھا آئیم سوری۔۔ رو تو مت "مصطفی نے پریشانی سے بالوں میں" ہاتھ پھیرا "ماہی پلیز رونا بند کرو میں ہی کمینہ ہوں ساری فرسٹیشن تم پر اتار دی۔۔ اتنے دنوں کا تھکا ہوا ہوں اور پھر تم بھی پاس نہیں ہو تو سوچو کیا حالت ہوگی "میری بس اس لیے اتنی بکواس کر گیا۔۔ سوری

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ ایسا ہی تھا غصہ تو کوئی سالوں بعد اسے آتا تھا آج آیا بھی تو الٹا اسی کے گلے پڑ گیا "ماہی جان "ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ کال یک دم ڈس کنیکٹ ہو گئ دونوں نے فون کان سے ہٹا کر سکرین کو گھورا تو ماہا کی موبائل سکرین بالکل بلیک ہو گئ "تھی دو تین بار آن کرنے کی کوشش کی مگر بے سود "شاید چارجنگ ختم ہو گئ ہوگی فورا بیڈ کے ساتھ لگے سوکٹ میں پہلے سے لگے چارجر کو موبائل سے کنیکٹ کیا

مصطفی اپنی جگہ پریشان ہوا سہ بار ماہا کا نمبر ٹرائ کیا مگر پاورڈ آف۔۔ اسکو اب اصل پریشانی نے گھیرا تھا۔۔ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ اب کیا ہوگا ماہا نے فون ہی بند کر دیا کسی اور کے نمبر پر کر کے تماشہ نہیں بنانا چاہتا تھا اس لیے انتظار کرنے لگا کہ کب ماہا فون آن کرے گی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا نے چارجر لگا کر آن کرنے کی کوشش کی مگر پھر بے سود "اسے کیا ہو گیا ہے۔۔۔ ویسے اچھا ہے اب بند ہی رہے میں بھی بات نہیں کروں گی "ماہا ناراضگی سے کہتے آنسو صاف کرتی بیڈ پر بیٹھ گئ مگر آنسو کا بندھ جیسے ٹوٹ چکا تھا اور وہ بہے ہی جا رہے تھے غم و غصہ ہی اتنا تھا

نیو یارک کے سب سے مشہور اور مالدار بزنس مین کے عالیشان محل کے ڈرائینگ روم میں وہ پچھلے بیس منٹ سے محو انتظار تھا۔۔ آخر انتظار ختم ہوا اور وہ شاہانہ چال چلتی ہوئ اندر آئ۔۔ "ہائے حسن۔ کیسے ہو؟ تمہیں یہاں دیکھ کر خوشی ہوئ "الیزبیتھ ایک ادا سے اسکے مقابل صوفے پر بیٹھی۔۔ حسن نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی اور تنے نقوش سے گویا ہوا "میں کوئ لمبی چوڑی گفتگو نہیں کرنے آیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

صرف اتنا پوچھنے آیا ہوں کہ تم کیا چاہتی ہو۔۔ اور شہریار کو چھوڑنے کا کیا لوگی؟ مجھے "کوئی تمہید نہیں چاہیے بس سیدھا سیدھا جواب دو

وہ اسے سننے کے بعد قہقہہ لگا گئی "میں نے تو کچھ نہیں کیا حسن۔۔ یہ سب اسکی اپنی خواہش تھی بہت شوق تھا اسے مجھ سے دوستی کا بس اسے اندازہ نہیں تھا کہ میں کتنی خطرناک دوست ہوں "الیزبیتھ نے بے نیازی سے شان اچکائے

شہریار نے کچھ نہیں کیا تمہارے ساتھ وہ بے قصور ہے اسے صرف پھنسایا گیا" ہے یہ بات تم بھی جانتی ہو اور میں بھی۔۔۔ لیکن میں صرف اتنا جاننا چاہتا ہوں کہ اس سب کے پیچھے تمہارا کیا مقصد ہے "غصے اور بے بسی کی وجہ سے حسن کی آواز قدرے اونچی ہوگئی تھی "حسن ڈئیر مت بھولو کہ تم میرے میرے گھر پر

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

موجود ہو اونچی آواز تو میں اپنے پیرنٹس کی بھی برداشت نہیں کرتی "ایلی نے اب کی بار تنبیہہ انداز میں کہا

"آئی نیو کہ شہریار کو مجھ میں یا میری دوستی میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا میرا گھر، میری گاڑی، بینک بیلنس، سوشل سرکل اور میری بیوٹی اٹریکٹ کرتی تھی۔۔ ہی از ٹوٹلی آ میٹیریلسٹک گائے اور میں ایسے لالچی اور میٹیریلسٹک دوست نہیں بنایا کرتی"

حسن کی آنکھیں جلنے لگیں اسے بیک وقت شہریار پر غصہ بھی آرہا تھا اور ترس بھی۔۔ وہ شروع سے کتنا روکتا تھا سمجھاتا تھا اپنے دوست کو لیکن وہ کان تک نہ دھرتا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"خاص طور پر تم پاکستانی مرد۔۔ تم یہاں آتے ہی اسی پیسے کی وجہ سے ہو۔۔ یہاں آکر کسی بھی دولت مند لڑکی سے دوستی کر کے اور چار محبت کے الفاظ جھاڑ

کر شادی کرتے ہو اور پھر یہاں کی نیشنیلیٹی حاصل کر کے ڈولرز کمانا ہی تمہارا مقصد ہوتا ہے اور جب وہ پورا ہو جائے تو کون سی محبت کون دوست سب ختم۔۔۔ رائٹ؟ "استہزائیہ انداز میں کہہ کر اس نے تائید چاہی

اب تو سچ میں حسن کا دماغ گھوم گیا تھا "یو آر رانگ الیزبیتھ ڈیوڈ۔۔ میں نہیں جانتا کہ تمہارے دماغ میں یہ سوچ کس نے ڈالی ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا معاشرے میں رہنے والا ہر انسان ایک سا نہیں ہوتا۔۔۔ دماغ کو درست جگہ پر لا کر زرہ اپنے اطراف کا جائیزہ لینا تو تمہیں یہاں سینکڑوں مشرقی مرد نظر آئیں گے جو اپنی ذمہ داریوں اور مجبوریوں کی خاطر دن رات اپنی جان لگا کر تمہارے ملکوں میں کام کرتے ہیں کیوں کہ کہیں اور انکو وہ نہیں ملتا جو انہیں ضرورت ہوتی ہے جو ان کے گھر والوں، بیوی بچوں کی ضروریات اور خواہشات پوری کر سکے تو اس لیے وہ بچارے پردیس کا رخ کرتے ہیں"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

حسن نے آگے ہو کر کہنا شروع کیا "ایسے مرد اپنے گھر والوں سے اپنے ماں باپ بیوی بچوں سے دور رہتے ہیں-- کسی کے گھر میں کوئ خوشی غمی ہو تو وہ نہیں جا پاتے کیونکہ تم لوگوں کو کیا فرق پڑتا ہے تمہیں تو بس کام چاہیے-- عید ہو یا کوئ اور تہوار وہ اپنے والدین بیوی بچوں کو سینے سے نہیں لگا سکتے-- ماں باپ میں سے کوئ مر بھی جائے تو وہ انکی آخری رسومات ادا نہیں کر سکتے-- اچھے خاصے مضبوط مرد بھی اکیلے بیٹھے روتے دیکھے ہیں میں نے-- اپنی فیملیز کے سامنے کمزور نہیں پڑتے بیمار بھی ہو جائیں تو وہ سخت جان لوگ سارا سارا دن اسی طرح کام کرتے ہیں اور رات کو آکر فیملی کے ساتھ فیس ٹائم کرتے زرہ ظاہر نہیں ہوتے دیتے کہ وہ کتنی تکلیف میں ہیں"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

حسن تو پھٹ پڑا تھا الیزبیتھ ناگواری سے سنتی رہی "اور جہاں تک بات ہم سٹوڈنٹس کی ہے تو ہم یہاں اپنے اور والدین کے لاکھوں خواب اور والدین کی زندگی بھر کی جمع پونجی لے کر اچھی ڈگریز لینے آتے ہیں ہمیں نہ تم لوگوں میں انٹرسٹ ہے نہ تمہارے اس ملک میں۔۔ کتنا ہی خوبصورت ہو یہ پر میرے پیارے پاکستان کی مٹی کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا "حسن بات مکمل کر کے کھڑا ہوا

آئندہ پاکستان پر یا پاکستانیوں پر بات کرتے ہوئے ہزار بار سوچنا مس الیزبیتھ۔۔" دہشتگرد نہیں ہیں ہم لیکن اپنے وطن کی بے حرمتی کرنے والے اور اس کے بارے میں فضول بات کرنے والے کیلیے ہمارا بچہ بچہ بڑا خطرناک ہے۔۔ کورٹ میں ملاقات ہوگی "حسن کہہ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا اور پیچھے وہ بے نیازی سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھی اسے جاتا دیکھتی رہی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالہ ہو جائے "بلال نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کے دعا پڑھی تو چہرے پر نائٹ کریم لگاتی اجالہ نے پلٹ کر اسے گھوری سے نوازا جو بیڈ کی دوسری طرف نیم دراز اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ آنکھوں میں شرارت نمایاں تھی

شادی کے بعد سے وہ جب بھی اسے میک اپ کرتے یا کوئی کریم لگاتا دیکھتا تو ایسے ہی اسے تنگ کرتا اور وہ گھور کر رہ جاتی۔۔ آخر کو اماں کا آرڈر تھا کہ مجازی خدا سے کسی قسم کی بدتمیزی نہیں کرنی ورنہ وہ کب کا اچھا سا جواب دے چکی ہوتی۔۔۔

اب وہ بیڈ پر بیٹھ کر آج والی تصاویر دیکھنے لگی۔۔ آج وہ دونوں جمیرہ بیچ پر انجوائے کرنے گئے تھے اور وہاں اجالہ نے خوب ساری تصویریں بنوائ تھیں کہ آخر موبائل کی سٹوریج بھی پناہ مانگنے لگی تھی "اگر میں تمہاری تصویروں کا چارج کرنے لگوں تو ایک ہی دن میں لاکھوں کما لوں "بلال کا کہنا تھا۔۔ بیچ میں کہیں دو چار تصویریں وہ بچارے اپنے شوہر نامدر کی بھی بنا لیتی تھی اور بلال کو یہی احسان لگتا تھا

یہ بندہ زندہ و سالم تمہارے پہلو میں بیٹھا ہے موبائل کی بجائے ادھر نظر کرم فرما لو "بلال نے موبائل پر نظر ڈالی تو وہ بلال کی ہی تصویر کو زوم کر کے دیکھ رہی تھی۔۔ "اونہوں تصویر ہی ٹھیک ہے کم از کم جملے نہیں کستی یہ مجھ پر "اجالہ نے خفگی سے کہا تو وہ مسکراہٹ دبا کر پوچھنے لگا "کون ہے جو میری بیوی پر جملے کستا ہے بتاو مجھے "شرارت ہنوز قائم تھی

میرے فرشتے "جل کر جواب دیا "اوہ اچھاااا "اچھا پر خاصہ زور دیا گیا اور اسی پل" اجالہ کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا "کیا ہے؟ "اجالہ نے چڑ کر موبائل واپس لینا چاہا "محبت "گھمبیر لہجے میں جواب آیا "تو میں کیا کروں؟ "اس لہجے اور لفظ پر چہرہ تمتما اٹھا دل نے شور مچایا لیکن اپنی حالت چھپانے کو تڑخ کر بولی "ناچو "اب کی بار بلال چڑ گیا ہر رومینٹک مومنٹ کی وہ ایسے ہی دھجیاں اڑایا کرتی تھی۔۔ اجالہ ہنس دی

اسکی جلترنگ بکھیرتی ہنسی میں گم وہ کتنی دیر اسے ہنستا دیکھا گیا اور اچانک اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا "میرا لڑاکا طیارہ "سرگوشی کی صورت پیار بھرے لہجے میں کہا پیچھے کٹنے کہیں کے "مسکرا کر حساب چکتا کیا گیا"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دیے-- اجالہ نے غور کیا تھا وہ ہنستے ہوئے مزید دلکش لگتا تھا--

---

کیس کی آخری سماعت ہو چکی تھی فیصلہ بھی آگیا تھا شہریار عابد کو پانچ سال کی قید ہوگئ تھی یہ تو حسن کی محنت اور لگن تھی کہ ایک اچھا وکیل مل گیا تھا تبھی سزا کم ہوئ تھی--

قسمت میں لکھی سزا مل گئ تھی اور آج شہریار کو لگا تھا کہ وہ صرف کیس ہی نہیں اپنے ماں باپ، اپنی فیملی، اپنے خواب اور اپنا سب کچھ ہار چکا ہے اور یہی سزا اس کیلیے بہت تھی کہ اب وہ اپنی ڈگری بھی پوری نہیں کر سکتا تھا--

یہاں آکر اسنے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔۔ حسن سے اسے اپنے ساتھ کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن اب شہریار کو کسی کی کیا ضرورت تھی جب اللہ ہی اس سے ناراض تھا۔۔ وہ چپ چاپ حسن سے ملتا پولیس کے ساتھ اپنی سزا کاٹنے چل نکلا تھا اب وہی ہونا تھا جو لکھ دیا گیا تھا۔

وہ ڈرائیونگ کے دوران سارا وقت ماہا کی ناراضگی کے بارے میں سوچتا رہا۔۔ دو راتیں اس نے کس برح آنکھوں میں کاٹی تھیں یہ وہی جانتا تھا ایک طرف بزنس کی سٹریس دوسری طرف اپنی رگ جاں کی ناراضگی۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اگلے ہی دن وہ لاہور کے لیے نکلنا چاہتا تھا لیکن امپورٹنٹ میٹینگز کی وجہ سے نہیں نکل پایا۔ ماہا کا فون بھی اس رات سے بند جا رہا تھا۔۔ کل وہ سہ بار عارف صاحب

اور ثمینہ بیگم کا نمبر بھی ملا چکا تھا لیکن نہ جانے سب کیوں فون نہیں اٹھا رہے تھے۔۔

ماہا کی حالت بھی ایسی تھی کہ اسے ہر پل اس کی فکر رہتی اب بھی وہ علی الصبح لاہور کیلیے نکل گیا اور اب وہ تقریبا چار گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد فرح کے گھر کے باہر موجود تھا۔ گارڈ نے دروازہ کھولا تو وہ اپنا تعارف کراتا گاڑی اندر لے آیا۔۔

لاونج میں داخل ہوتے ہی سب نے حیرت سے اسے دیکھا "ارے مصطفی بیٹا وٹ آ سرپرائیز "عارف صاحب نے کھڑے ہو کر اسے گلے لگایا فرح کے شوہر احد نے اسکا پر تپاک استقبال کیا "کہاں تھے آپ سب کل سے اتنی کالز کر چکا ہوں سب کو لیکن کسی نے نہیں اٹھایا اتنا پریشان ہو گیا تھا میں "عارف صاحب کے ساتھ صوفے پر نشست سنبھالتے ہوئے کہنے لگا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اوہو معذرت بیٹا بس کل اچانک بھابھی کی طبیعت خراب ہوگئ تھی اس اچانک" افتاد میں کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہا۔۔ سارا دن تو ہسپتال میں لگ گیا۔۔ بچے گھر پر تھے پر شاید انہوں نے دھیان نہیں دیا ہوگا "ثمینہ بیگم نے تفصیل سے بتایا

کیا ہوا تائی جان کو سب خیریت ہے ناں؟ "وہ فکر مند ہوا "ہاں پریشانی کی بات" "نہیں ہے۔۔ سٹریس لینے کی وجہ سے بی پی شوٹ کر گیا تھا اب کافی بہتر ہیں احد نے بتایا "میں مل سکتا ہوں؟ "اس نے فرح سے پوچھا "نہیں ابھی میڈیسن لے کر سوئی ہیں جیسے ہی اٹھتی ہیں آپ مل لیجیے گا "فرح نے بتایا تو وہ سر ہلا گیا

مصطفی بھائی کھانے کا وقت ہو رہا ہے آپ جب تک فریش ہو جائیں میں کھانا" لگاتی ہوں۔۔ جاو حارث بھائی کو کمرہ دکھا دو "فرح نے کہہ کر حارث کو ہدایت دی تو

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ مصطفی کے ہاتھ سے بیگ لینے لگا "یہ مجھے دیں اینڈ فالو می "حکم دیتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا مصطفی بھی اس کے ساتھ چل پڑا

حارث اسے کمرہ دیکھا کر واپس پلٹ گیا۔ مصطفی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ اسے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تولیے سے بال خشک کرتی نظر آئ۔ "آپ؟ "دفعتا آئینہ میں اپنے پیچھے اسکا عکس دیکھ کر پلٹی "جی میں "مصطفی اپنا بیگ بیڈ پر رکھتا اسکی جانب بڑھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

آپ نے بتایا ہی نہیں آپ آرہے ہیں "ماہا نے تولیہ ایک طرف رکھا اور اسکی" طرف متوجہ ہوئ "تمہارا فون آن ہوتا تو کچھ بتاتا اور اسی وجہ سے کتنا پریشان ہوا ہوں تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے "اس کے سامنے کھڑے ہو کر سینے پر ہاتھ باندھے شکوہ کر رہا تھا

اوہ۔۔ فون کی بیٹری اچانک خراب ہوگئ ہے اس لیے آن نہیں ہو رہا اور کل" سب پریشان تھے تو ٹھیک کرانا یاد ہی نہیں رہا "ماہا نے ماتھے پر ہاتھ مارا "ہاں بھئ شوہر کی یاد کیسے آتی "ایک اور شکوہ

ہاہ۔۔ ایسا کب کہا میں نے اور اب آپ پھر اس رات کی طرح عجیب و غریب" باتیں کر رہے ہیں "ماہا نے منہ بسورا تو مصطفی نے مسکرا کر اسکے قدرے بھرے بھرے وجود کو اپنے حصار میں لیا اور پورے استحقاق سے اس کے نقوش کو چھوا تو خوبصورت نقوش والا چہرہ پورے ذوق و شوق سے تمتما اٹھا۔۔ گالوں پر حیا کی لالی بکھری

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی نے اسکے چہرے پر بکھرتے رنگ دیکھے تو کھل کر مسکرا دیا "مم-- مجھے یاد آیا-- میں تو-- آپ سے ناراض ہوں "اپنی شرم چھپانے کو خفگی دکھانے کی کوشش کی گئ جس پر مصطفی ہلکا سا قہقہہ لگا کر ہنس دیا

اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکا کر گایا ہوا "اتنی دور سے تمہاری ناراضگی ہی تو دور کرنے آیا ہوں میری جان--- میری ماہی "جذب کے عالم میں اس گھمبیر لہجے پر وہ جھینپ گئ اور اسے کے سینے میں منہ چھپائے پناہ ڈھونڈنے لگی مصطفی نے اسکے گرد حصار مضبوط کیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی یہ جنت ہے یا مجھے لگنے لگی ہے؟ "یوں ہی اس کے سینے میں منہ" چھپائے پوچھا "یہ میرا پیار ہے میری جان "ماہا کی آنکھوں میں نمی اور ہونٹوں پہ دلکش مسکراہٹ نے اپنی چھب دکھائ "آپکا پیار ہی میری جنت ہے "مصطفی نے

اسکے الفاظ پر آنکھیں موندیں اور اسکے بالوں پر لب رکھ دیے۔۔ ماہا کی گال پر ایک آنسو بہہ نکلا۔۔

ان دونوں کے دل آج اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوئے تھے۔۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کا ساتھ پا کر سکون میں تھے اور یہ سکون اللہ ہی نے تو انہیں دیا تھا۔۔ بے شک اللہ ہمیشہ ہمارے لیے وہی کرتا ہے جو ہمارے حق میں بہترین ہو اور ہمارا سکون بھی اللہ ہی کے فیصلوں میں پوشیدہ ہوتا ہے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

چھے سال بعد

ملتان کے قدرے پوش علاقے میں بڑی شان سے سجی کوٹھی کے بڑے سے گیٹ پر بڑے سائیز کی تختی پر دور سے ہی "ملک ہاوس "لکھا نظر آجاتا تھا اور یہی اسکی شان بڑھاتا تھا۔۔ گیٹ سے اندر داخل ہو کر لمبا سا پورچ تھا۔۔ پورچ کی بائیں جانب وسیع و عریض لان تھا جس میں آج کے دن کیلیے سجاوٹ کی گئ تھی

ایک طرف کھڑا بلال پورے لان میں نگاہ ڈالتا انتظامات دیکھ رہا تھا وہاں پھرتے ایونٹ پلینیرز اور گھر کے ملازموں کو کچھ مزید ہدایات دیتا وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔ چھوٹی سی راہداری سے ہوتا ہوا لاونج میں داخل ہوا۔۔ سامنے ہی صوفوں پر سجاد صاحب اور افتخار صاحب براجمان تھے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

دائیں طرف والے صوفے پر احمد اور بائیں والے پر مصطفی بیٹھا تھا۔۔ احمد اپنے والد اور چچا سے اپنی کمپنی کی نئ ڈیلز ڈسکس کر رہا تھا۔۔ بلال بھی مصطفی کے ساتھ صوفے میں دھنس گیا۔۔

احمد نیو یارک سے اپنا بزنس وائنڈ اپ کر کے پلوشہ کے ساتھ پاکستان واپس آگیا تھا۔۔ احمد کے آنے کے بعد سجاد صاحب اور افتخار صاحب نے اپنا مشترکہ بزنس ان تینوں کے حوالے کر دیا تھا۔ اب احمد، مصطفی اور بلال تینوں اپنا اور اپنے والد اور چچا کا بزنس اکٹھا کر کے ایک ہی کمپنی بنا چکے تھے کام تو سارا ایک ہی تھا اس لیے انہیں اکٹھا کرنے میں مشکل نہیں ہوئ تھی۔۔

ان تینوں کی محنت، قابلیت اور یک جہتی سے بزنس دن دگنی رات چگنی ترقی حاصل کر رہا تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"The Maliks"

اب ملتان سے باہر کئ علاقوں میں جانی مانی کمپنی تھی--

پانچ سال پہلے یہ جگہ جیسے ہی احمد اور مصطفی کی نظر میں آئ انہوں نے خرید کر یہاں کوٹھی تعمیر کرانا شروع کر دی اور تین سال بعد کوٹھی مکمل ہوگئ-- اب سجاد صاحب اور افتخار صاحب دونوں کی فیملیز اکٹھی رہتی تھیں اور جب سے سب ایک ہی گھر میں رہنے لگے تھے ان میں اتفاق اور محبت مزید بڑھ گیا تھا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بڑے نیچے والے پورشن میں جبکہ احمد، مصطفی اور بلال اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اوپر والے پورشن میں رہتے تھے لیکن صبح سے رات تک سب نیچے والے پورشن میں ہی پائے جاتے-- بچوں کا شور شرابا ہی اس گھر کی رونق تھا-- اس گھر کے بیٹوں میں ہی نہیں بہوؤں میں بھی قابل دید اتفاق تھا وہ تینوں گھر کے

کاموں سے لے کے بچوں کے کاموں تک ایک دوسرے کے مشورے سے ہی کرتیں

پھر ان کے بچے جو ایک پل کو ایک دوسرے کی جان نہیں بخشتے تھے۔۔ سکول جانا ہو یا کہیں گھومنے، ماں باپ سے کوئی فرمائش کرنی ہو یا گھر میں کوئی نئی شرارت وہ سب ہم قدم ہی رہتے۔۔

ارے بھئی ہماری رونقیں کہاں ہیں؟ "بزنس ڈسکشن ختم ہوئی تو سجاد صاحب کو" خیال آیا۔۔ شاہدہ بیگم اور انعم بیگم بھی تیار ہو کر وہیں لاونج میں بیٹھی تھیں "لیں آگئے "بلال نے دیکھا وہ تینوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔۔

دائیں بائیں سوہان اور روحان دونوں جڑواں بھائ سفید پاجاموں ساتھ ایک جیسے ہی ہلکے گلابی کرتے پر گلابی پرنٹڈ واسکٹ پہنے پاوں میں پشاوری چپلیں ڈالے اپنے درمیان میں آرام آرام سے قدم رکھتی مائرہ کے ہاتھ تھامے آرہے تھے جس نے گولڈن غرارے کے ساتھ گلابی کرتی اور پیروں میں کھسے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنی ہوئ تھیں۔۔

ارے آگئے میرے بچے تینوں جیسے ہی سیڑھیاں اترے سجاد صاحب نے باہیں" پھیلائیں۔۔ تینوں بھاگ کر ان کی بازووں میں سما گئے "اب میری باری "افتخار صاحب نے باہیں پھیلائیں تو اب وہ ان سے پیار لینے بھاگے۔۔

سوہان اور روحان احمد اور پلوشہ کے پانچ سالہ جڑواں بیٹے تھے جن کی صرف شکل ہی نہیں حرکتیں بھی ایک ہی جیسی تھیں۔۔ ہر شرارت اور الٹے سیدھے کاموں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میں دونوں ہی پیش پیش رہتے تھے پلوشہ تو ان دونوں سے سخت عاجز آجاتی تھی اور الگ کمرے میں لے جا کے مرمت بھی کر دیتی لیکن وہ دونوں چالاک لومڑ فورا اپنے دادا دادی کو ماں کی شکایت لگا دیتے اور پھر اسے ڈانٹ پڑ جاتی۔۔

جبکہ ان دونوں کے مطابق انکے الٹے کاموں کی شکایت لگانے والی مائیرہ عرف جیو نیوز تھی جو ہر خبر پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ پورے گھر میں اعلان بھی کرتی تھی۔۔ "مائیرہ اپنے دادا دادی سے پیار لینے کے بعد اپنا غرارہ سنبھالتی اپنے باپ کے پاس آئی "تیار ہو گئی میری پرنسس "مصطفی نے اسے گود میں بٹھا کر اسکے بالوں پر لب رکھے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

پانچ سالہ مائیرہ بالکل ماہا جیسی دکھتی تھی جیسے کوئی فوٹو کاپی ہو لیکن مزاج بالکل باپ جیسا دھیما اور ٹھہرا ہوا۔ اسنے ہاتھ بڑھا کر اپنے باپ کو مہندی اور چوڑیاں

دکھائیں "واہ میری بیٹی کی مہندی تو بہت پیاری لگ رہی ہے "مصطفی نے محبت سے اس کے ہاتھ چومے تو وہ کھلکھلا دی--

دادا ابو ہماری عیدی؟ "سوہان نے اپنے دادا کی گود میں چڑھتے ہوئے کہا "عیدی تو عید پر ملتی ہے میرے بچے "انھوں نے بتایا "تو کیا آج عید نہیں ہے؟ "دونوں بھائی پریشان ہوئے کہ اگر انہیں عیدی نہ ملی تو--- ہر عید پر وہ تیار ہو کر فورا عیدی بٹورتے آج بھی انہیں عید ہی کا گمان تھا-- "نہیں میری جان آج تم لوگوں کا عقیقہ ہے "انھوں نے کہا "تو کیا ہوا آپ ہمیں پھر بھی عیدی دے دیں "سوہان نے لاڈ سے کہا تو سب ہنس دیے

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ندیدے--- اس معاملے میں میرے بیٹے بالکل تم پر گئے ہیں "احمد نے بلال کی طرف اشارہ کیا تو وہ فخر سے سینہ چوڑا کر کے بیٹھ گیا جیسے بڑا کوئ تمغہ ملا ہو

سب نے قہقہہ لگایا سجاد صاحب نے تینوں بچوں کو خرچیاں دیں اسی وقت زوردار آواز میں کسی کے رونے کی آواز آئ ''لو تمہارا سائرن بج گیا'' بلال نے مصطفی کو دیکھ کر کہا تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔۔

ماہا اپنے دو سالہ پھولے پھولے گلابی گالوں والے ننھے شہزادے کو اٹھائے سیڑھیاں اتر رہی تھی جو حلق پھاڑ کر رونے میں مصروف تھا رونے کی شدت سے گال مزید لال ہو گئے تھے اس نے تو اپنی ماں باپ کو تگنی کا ناچ نچایا ہوا تھا۔۔

زرہ زرہ سی بات پر وہ گلا پھاڑ کر روتا تھا بلال اسی لیے اسے سائرن کہتا تھا جو ہر دو منٹ بعد بجنے لگتا تھا۔۔۔ اب بھی نا جانے کس بات پہ شہزادہ صاحب اتنا رونے لگے تھے۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا نیچے آئ تو مصطفی نے آگے بڑھ کر اپنے سائن اوہ میرا مطلب ہے نہیان مصطفی کو گود میں لیا اور اسے چٹا چٹ چوم ڈالا "ارے میرا نینوں بس بھئ نہیں روتے۔۔۔ شہزادہ میرا "مصطفی نے اسے گدگدایا تو وہ رونا بھول کر اپنے باپ کو غور "سے دیکھنے لگا اور اگلے ہی لمحے اس کی قلقاریاں پورے لاونج میں گونجنے لگیں "ڈرامہ ماہا نے اپنے سپوت کو ہنستا دیکھ کر آنکھیں گھمائیں

ماہا چٹا پٹی کے غرارہ چولی میں ہلکا پھلکا زیور پہنے نک سک سی تیار آج بھی مصطفی کو دلربا لگی تھی۔۔ مصطفی نے اسے نظر بھر کر دیکھا اور پھر نہیان میں مصروف ہو گیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ارے بھئ میری والیاں کہاں رہ گئ ہیں "بلال نے انھیں دیکھ کر کہا "آتی ہوں" گی ضرور عشاء دیر لگا رہی ہوگی "شاہدہ بیگم نے کہا۔۔ ٹھیک دو منٹ بعد اجالہ اپنی

چار سالہ عشاء کا ہاتھ پکڑے سیڑھیاں اترتی آرہی تھی۔۔ عشاء سیڑھیاں اترتے ہی بھاگ کر بلال کی گود میں چڑھ کر اسکی بازوؤں کا حصار اپنے گرد باندھ کر اس کے سینے میں منہ چھپانے لگی

یہ پکڑیں بہت شوق تھا آپکو اپنے ماہی منڈے کیلیے چوڑیاں خریدنے کا اب خود ہی" پہنا دیں "اجالہ نے منہ بنا کر ہاتھ میں پکڑی چوڑیاں بلال کو پکڑائیں تو وہ مسکرا دیا سارا گیم سمجھ میں آگیا تھا ضرور اجالہ اسے چوڑیاں پہنانا چاہتی تھی اور عشاء میڈم پہننا نہیں چاہتی تھیں تبھی ہمیشہ کی طرح ماں کو تنگ کر کے وہ بلال کے پاس پناہ ڈھونڈتی تھی

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اجالہ بھی جاماوار کے غرارے کے ساتھ گوٹے والی چولی میں ماہا کی طرح ہی ہلکا پھلکا زیور اور میک اپ میں ناک پہ غصہ چڑھائے بلال کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

عشاء ٹام بوائے تھی اسے ہمیشہ سوہان اور روحان کی چیزیں ہی اٹریکٹ کرتی تھیں انہی جیسے کپڑے پہننا پسند کرتی تھی کام والے کپڑوں اور چوڑیوں سے تو اسے خاص چڑ تھی۔۔ "بابا کے ہاتھ سے پہنے گی ناں میری لاڈو۔۔ پھر بابا اپنی بیٹی کو آئسکریم بھی کھلائیں گے وہ بھی میری بیٹی کی فیورٹ "بلال کے لالچ دینے پر اس نے فٹا فٹ بازو آگے کیے جن میں بلال نے چوڑیاں پہنا کر اپنی بیگم کو دیکھا جو منہ کھولے اس کی چالاکی دیکھ رہی تھی

اتنی دیر میں پلوشہ بھی تیار ہو کر آگئ تھی اس نے بھی چٹا پٹی کا غرارہ چولی پہن رکھا تھا ہلکے میک اپ اور پہلے کی نسبت کچھ بھری جسامت میں پیاری لگ رہی تھی۔۔

جبکہ ان تینوں لڑکوں نے اپنی اپنی بیگم کے کپڑوں سے ہم رنگ بوسکی کے شلوار سوٹ کے ساتھ کھیڑیاں پہن رکھی تھیں۔۔

اس پل اپنے بچوں اور پوتے پوتیوں کو یوں ہنستا کھیلتا دیکھ کر چاروں بڑوں نے ان کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔ "چلو بھئ سب بچے میرے پاس آو" شاہدہ بیگم نے ملازمہ سے مرچیں منگوا کر بچوں کو اپنے پاس بلایا اور سب کے سروں سے وار کر ملازمہ کو جلانے کا حکم دیا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سارے بچے اپنے چاروں دادا دادی کے اردگرد جمع ہو گئے۔۔ پورے لاونج میں انھی کی کھلکھلاہٹیں اور قلقاریاں گونج رہی تھیں۔۔ آج ملک ہاوس مکمل تھا اس گھر کا ہر مکین خود کو خوش نصیب اور مکمل محسوس کر رہا تھا۔۔

پھپھو جان "سوہان، روحان اور مائیرہ بھاگ کر ماہ رخ سے لپٹ گئے "میرے منچکنز، بوا کے شونے بچے "اس نے جھک کر تینوں کو گلے لگایا "ہیلو انکل "سوہان نے آگے بڑھ ماہ رخ کے شوہر کو ہاتھ ملایا "ہیلو لٹل بوائیز، ہیلو پرنسس "اس نے بھی جھک کر تینوں کو پیار کیا۔۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہ رخ کی ڈگری کمپلیٹ ہونے کے بعد اچھا رشتہ آنے پر آپس میں مشورے اور ماہ رخ کی رضا مندی کے بعد تینوں بھائیوں نے دھوم دھام سے اپنی بہن کی شادی کی تھی۔۔ لڑکا نیو یارک سے پڑھ کر وہیں امریکہ کے شہر میں نوکری کر رہا تھا۔۔

شادی کے بعد ماہ رخ بھی امریکہ سیٹیل ہوگئ تھی اور اب پورے دو سال بعد پاکستان آئ تھی اس لیے بہن کی موجودگی میں ہی انھوں نے بچوں کا عقیقہ رکھنے کا سوچا تھا تاکہ وہ بھی شریک ہو سکے۔۔ سب نے ان دونوں کا پرتپاک استقبال کیا

لان مہمانوں سے بھرا ہوا تھا بچے اپنے کھیل کود میں مگن نا جانے کس میراتھون میں حصہ لیے ہوئے تھے کہ ہر چیز بھلائے بس ادھر ادھر بھاگے ہی جا رہے تھے۔۔ کوئ گروپ کی صورت کرسیوں پر بیٹھا گپیں کر رہا تھا تو کوئ ٹولیاں بنائے ادھر ادھر کھڑا قہقہے لگا رہا تھا۔۔

احمد، بلال اور مصطفی اپنے کزنز اور دوستوں کے ساتھ ٹولی کی صورت کھڑے گپیں لگا رہے تھے جب ان کے ساتھ کھڑے حسن کی نظر سامنے وہیل چیئر پر بیٹھی خاتون پر گئی تو کچھ دیر غور کرنے کے بعد وہ دھک سے رہ گیا "مصطفی بھائی یہ۔۔ یہ مسز عابد ملک ہیں ناں؟ "اس نے مصطفی کو مخاطب کر کے سامنے اشارہ کیا ہاں وہی ہیں۔۔ تم جانتے ہو انہیں؟ "مصطفی نے فاخرہ بیگم کو دیکھ کر بتایا جو" اب بہت کمزور اور عمر رسیدہ لگنے لگی تھیں۔ کچھ عرصہ پہلے ہونے والے فالج نے انہیں بستر سے ہی لگا دیا تھا۔ آج بھی مصطفی کے اصرار پر وہ آگئ تھیں۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

میں بہت اچھے سے جانتا ہوں انہیں "حسن کو یاد آیا اس نے شہریار کے موبائل" میں ایک دفعہ اسکے پیرنٹس کی تصویر دیکھی تھی اور اسکے جیل جانے کے بعد شہریار کا موبائل حسن کے پاس ہی تھا جس میں وہ بار بار اس تصویر کو دیکھ کر حفظ کر چکا

تھا کیونکہ اسے شہریار کے ماں باپ کو ڈھونڈتا تھا اور آج وہ اس کے سامنے تھیں لیکن پہلی والی مسز عابد سے بالکل الگ حسن کو انہیں اس حال میں دیکھ کر دکھ ہوا۔۔

میں آتا ہوں۔۔ ایکسکیوز می "حسن مصطفیٰ کو حیرت میں چھوڑ کر اپنا موبائل نکالتا" ایک سائیڈ پر چلا گیا "شیری میں تجھے ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں فورا پہنچ "شہریار کے فون اٹھاتے ہی حسن نے تیزی سے کہا "میں کچھ نہیں سن رہا بس جلدی پہنچ۔۔ ورنہ تو پچھتائے گا میں بتا رہا ہوں تجھے "حسن نے اس کے بہانے رد کیے

Visit website For More Novels

www.urdunovelbank.com

شہریار کی سزا ڈیڑھ سال پہلے ہی ختم ہوئی تھی حسن نے کیس دوبارہ اوپن کروا کر اس پر لگے الزامات جھوٹے ثابت کروائے تھے لیکن اس سب میں بھی بہت وقت لگ گیا تھا۔۔ پچھلے ایک سال سے شہریار پاکستان ہی میں ایک چھوٹی سی

کمپنی میں سیلزبوائے کا کام کر رہا تھا کیونکہ ڈگری بھی اس کے پاس مکمل نہیں تھی

کام ختم کرتے کرتے اسے ڈھائی گھنٹے لگ گئے تھے اور حسن نے سختی سے کہا تھاکہ کام ختم کر کے ہر حال میں پہنچ اس لیے اب وہ پہنچا تھا اور حسن نے گیٹ پہ ہی اسے پکڑ لیا تھا "یہ کہاں بلایا ہے تو نے مجھے کس کا گھر ہے یہ؟ "شہریار نے پوچھا لیکن حسن نظر انداز کر کے اسے ساتھ گھسیٹتا اندر لے آیا

فنکشن ختم ہو چکا تھا اور اب سب گھر والے لاونج میں براجمان تھے لاونج میں قدم رکھتے ہی وہ ٹھٹک کر رکا حسن اسے لیے ٹھیک فاخرہ بیگم کے سامنے کھڑا ہوا "تجھ سے وعدہ کیا تھا تیری جنت سے تجھے ضرور ملواوں گا آج قسمت نے میرا ساتھ دیا ہے "حسن نے کہہ کر اسے آگے کیا

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

شہریار کو لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گا یہ اسکی ماں تھی جو ایک وقت میں دنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھتی تھیں اور آج وہ خود دوسروں کی محتاج تھیں۔۔ شہریار کو لگا اسکی اصل سزا تو یہ ہے کہ وہ اپنی ماں کو اس حال میں دیکھ رہا تھا اور اس سب کا زمہ دار بھی تو وہی تھا

عارف صاحب اسے دیکھ کر آگے بڑھے اور سب کچھ بھلائے اسے زور سے خود میں بھینچا "کہاں چلے گئے تھے تم شہریار بیٹا کیوں ہمیں اکیلا چھوڑ کے اتنی دور چلے گئے کہ ہم تمہیں ڈھونڈ ہی نہیں پائے" عارف صاحب نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر کر شکوہ کیا تو شہریار کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

وہ جو کب سے سر جھکائے نا جانے کس سوچ میں گم تھیں اچانک عارف صاحب کے منہ سے شہریار کا نام سن کر سر اٹھایا "میرا شہریار "انھوں نے اتنا ہی کہا کہ شہریار زاروقطار روتا ان کے قدموں میں گر گیا کتنی دیر وہ وہیں انکے قدموں میں پڑا روتا رہا فاخرہ بیگم نے اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ اوپر کیا "میرا بیٹا آیا ہے ماں کا لال تو کہاں رہ گیا تھا "فاخرہ بیگم کا اپنا چہرہ بھی تر تھا لیکن وہ اپنے دوپٹے سے اپنے بیٹے کے آنسو پونچھ رہی تھیں

ماں۔۔ امی "انکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر ان پہ چہرہ گرائے وہ پھر" رونے لگا وہ بلک بلک کر رو رہا تھا اتنا رونا تو اسے جیل کی سزا میں بھی نہیں آیا تھا جتنا آج اپنی ماں کو اس حال میں دیکھ کر آرہا تھا۔۔ دونوں ماں بیٹا پچھلے چھے سالوں کا غم نکال رہے تھے کسی نے انہیں چپ نہیں کرایا تھا چھے سالوں کا غبار تھا ایسے ہی نکلنا تھا

فرح آگے بڑھ کر نم آنکھوں سے اپنے چھوٹے بھائ کے ساتھ بیٹھی اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔ اس پل سب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔۔ شہریار پاکستان آتے ہی اپنے پرانے گھر گیا تھا اور وہاں سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ یتیم ہو گیا ہے اس کا شفیق اور اس پر جان چھڑکنے والا باپ اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے. جو اپنے بیٹے کے سوالوں کے جواب نہیں دے پایا تھا

لیکن ماں بہنوں کا اتا پتا وہ نہیں ڈھونڈ پایا تھا محلے دار بھی کچھ نہیں جانتے تھے اور رشتہ داروں کے پاس وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔۔ آج اپنی ماں کو مل کر وہ سب بھول گیا تھا فاخرہ بیگم کبھی اسکا سر چومتیں تو کبھی اسکا منہ۔۔ وہ بہت بدل گیا تھا بال بڑھ گئے تھے آدھا چہرہ داڑھی سے چھپ گیا تھا چہرے پر سنجیدگی ہی سنجیدگی تھی وہ پہلے والا شہریار کسی کو نہیں لگا تھا

مجھے اپنے گناہوں کی سزا مل گئ امی میں بدنصیب اپنے باپ کے جنازے کو" کندھا بھی نہیں دے پایا میں انہیں آخری دفعہ دیکھ بھی نہیں پایا اتنے سال آپ سے دور رہا آج آپ کو اس حال میں دیکھنا ہی میری سزا ہے امی "وہ تڑپ رہا تھا

اماں مجھے معاف کردو۔۔ ابو سے بھی سفارش کردو ناں مجھے معاف کر دیں جیسے" ہمیشہ کرتی تھیں۔۔ مجھے معاف کردو ورنہ اللہ بھی مجھے معاف نہیں کرے گا میری غلطی بہت بڑی ہے میں نے اپنے باپ کی جان لے لی "وہ کہہ رہا تھا کہ فاخرہ بیگم نے تڑپ کر اسکو سینے سے لگایا "نہ ایسا نہ کہہ انکی آئ تھی سو وہ چلے گئے بس تو اب مجھے چھوڑ کر نہ جانا تیرا باپ تو نہیں لوٹے گا تو تو اب میرے پاس رہے گا ناں "وہ التجا کر رہی تھیں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

نہیں جاوں گا اب کبھی نہیں۔۔ اللہ نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ میں آپ کے" بغیر کچھ نہیں ہوں آپ ہیں تو سب کچھ ہے میں پہلے ایک سایہ کھو چکا اب اور نہیں سہہ پاوں گا "شہریار نے ماں کے ہاتھ چومے بہن کو اپنے ساتھ لگایا۔۔

مصطفی نے آگے بڑھ کر اسے کندھوں سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا ماہا پانی کا گلاس بھر کر لائی۔۔ "پانی پیئیں شہریار بھائی "ماہا کی آنکھیں بھی نم تھیں جو بھی تھا وہ اسکا دوست رہ چکا تھا ہر وقت اسکا ساتھ دینے والا چاہے کسی مطلب میں لیکن تھا تو وہ اسکا خون ہی۔۔ شہریار نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اسکے سر پہ ہاتھ رکھا "خوش رہو۔۔ پتہ ہے ابو کہتے تھے میری ماہا ہیرا ہے اسے کوئی ایسا ہی ملنا چاہیے جو ہیرے کی قدر جانتا ہو اور مصطفی جانتا ہے ہیرے کی قدر یا شاید وہ خود ہیرا ہے "شہریار کے کہنے پر مصطفی مسکرا دیا "ابا بہت خوش ہونگے ان کی پگ اس بیٹے کے سر پر ہے جو اس قابل ہے۔۔ تم ہی اسکی حفاظت کر سکتے ہو

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مصطفی "ایک محلے دار نے بتایا تھا کہ عابد صاحب کی پگ اب انکے داماد مصطفی کے سر ہے اور شہریار خوش تھا اس فیصلے سے کیونکہ وہ خود کو اس قابل ہی نہیں سمجھتا تھا

حسن نے انہیں ساری تفصیل سے آگاہ کیا اسکی جیل جانے کی کہانی سن کر سب کا ہاتھ دل پر پڑا تھا۔۔ مصطفی کو اس پر ترس آیا تھا وہ سوچ چکا تھا کہ جتنی سزا اسے ملنی تھی وہ مل چکی تھی۔۔ فاخرہ بیگم نے اسے بیٹا بنایا تھا تو اسکا بھی فرض تھا وہ بیٹا بن کر دکھائے اور شہریار کو بڑے بھائی کی ضرورت تھی جو اس نے بننے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہیں سب کے سامنے اپنے آدھے شئیرز شہریار کو دینے کا اعلان کیا تھا جس پر شہریار بالکل ماننے کو تیار نہیں تھا لیکن مصطفی بھی بضد تھا۔۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

ماہا کو آج ایک بار پھر اپنے شوہر پر فخر محسوس ہوا تھا جسے اللہ نے اتنا اعلی ظرف بنایا تھا۔۔ ماہا فخر سے مصطفی کو دیکھ رہی تھی جب مصطفی نے اسکی جانب دیکھا تو مسکرا کر آنکھ دبائ۔۔ ماہا اسکی حرکت پر نظر جھکا کر مسکرا دی۔۔ زندگی مکمل تھی۔ ماہا کا مصطفی اور مصطفی کی ماہی ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تھے۔

ختم شد

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سبسکرائب کریں۔
https://youtube.com/channel/UCQo-i6Ll32LDErKmnsfQ5MQ